الاقوال المرضیه
من
الفتاوی الرضویه

المعروف

اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات

ومعہ

صلوا علی الحبیب ﷺ

علامہ مولانا حافظ ضیاء احمد قادری رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

الاقوال المرضیہ
من
الفتاوی الرضویہ

المعروف

اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات

ومعہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ مولانا حافظ ضیاء احمد قادری رضوی

ناشر

فالکن ایڈورٹائزر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات
مولف	علامہ حافظ ضیاء احمد قادری رضوی
	0304-4161912
تعداد	300
کمپوزنگ	قادری کمپوزنگ سینٹر
پروف ریڈنگ	علامہ افتخار رضوی وعلامہ شہریار رضوی
ناشر	فالکن ایڈورٹائزر
مطبع	اظہار سنز پرنٹرز

ملنے کے پتے

الانتساب

جامع المعقول والمنقول حضرت العلام مولانا

عارف باللہ حضرت اقدس

الشیخ مفتی محمد فیاض احمد سعیدی صاحب

حفظہ اللہ تعالیٰ

مہتمم جامعہ سراج الحرمین

و

فضیلۃ الشیخ

حضرۃ علامہ مولانا

میاں غلام حیدر

صاحب قریشی

دامت برکاتہم العالیہ

الاھداء

حضرت علامہ مولانا عالمی مبلغ اسلام

جامع المعقول والمنقول

مفتی محمد منور عتیق رضوی صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بریلی شریف

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدردِ اہلِ سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالی

مختصر تذکرہ امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ

وِلادت باسعادت

میرے آقا اعلیٰحضرت، امامِ اَہلسنّت، ولی نعمت، عظیم البَرَکت، عَظیم المَرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیِ سُنّت، ماحیِ بدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ولادت باسعادت بریلی شریف کے محلّہ جَسولی میں ۱۰ شوّالُ المُکرّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو ہوئی۔ سِنِ پیدائش کے اِعتبار سے آپ کا تاریخی نام اَلمختار (۱۲۷۲ھ) ہے۔ آپ کا نامِ مبارَک محمد ہے، اور آپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱ ص ۵۸، مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

بچپن کی ایک حکایت

حضرت جناب سیّد ایوب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گھر پر ایک مولوی صاحب قرانِ مجید پڑھانے آیا کرتے تھے۔ ایک روز کا ذِکر ہے کہ مولوی صاحب کسی آیت کریمہ میں بار بار ایک لفظ آپ کو بتاتے تھے۔ مگر آپ کی زبان مبارک سے نہیں نکلتا تھا۔ وہ زَبَر بتاتے تھے آپ زَیر پڑھتے تھے یہ کیفیت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا جان حضرت مولانا رضا علی خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھی حضور کو اپنے پاس بلایا اور کلام پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتب نے غلطی سے زَیر کی جگہ زَبَر لکھ دیا تھا، یعنی جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے نکلتا تھا وہ صحیح تھا۔ آپ کے دادا نے پوچھا کہ بیٹے جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے تم اُسی طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے۔ عرض کی میں ارادہ کرتا تھا مگر زبان پر قابو نہ پاتا تھا۔ اس قسم کے واقعات مولوی صاحب کو بارہا پیش آئے تو ایک مرتبہ

تنہائی میں مولوی صاحب نے پوچھا، صاحبزادے! سچ سچ بتادو میں کسی سے کہوں گا نہیں، تم انسان ہو یا جن؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں، ہاں اللہ کا فضل و کرم شامل حال ہے بچپن ہی سے نہایت نیک طبیعت واقع ہوئے تھے۔

(حیات اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۶۸، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

ناظرہ قرآن

صرف چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھ لیا

انوار رضا ص ۳۵۵

ربیع النور میں تقریر

صرف چھے سال کی عمر میں بڑے مجمع کے سامنے آپ رضی اللہ عنہ نے ماہِ ربیع الاول میں میلاد شریف کے موضوع پر پہلی طویل تقریر فرمائی

اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۳۰

شرفِ بیعت

امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن میں روتا ہوا سو گیا حضرت جدِّ امجد رحمۃ اللہ علیہ خواب میں تشریف لائے ایک صندوقچی عطا فرمائی اور فرمایا کہ عنقریب وقت آنے والا ہے وہ شخص جو تمہارے درد کی دوا کرے گا دوسرے یا تیسرے دن حضرت مولانا عبد القادر بدایوں سے تشریف لائے مارہرہ لے جا کر حضرت شاہ آلِ رسول رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کروادیا

الملفوظ ص ۸۹

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

قبلہ کا ادب

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کبھی کسی نے قبلہ کی طرف پشت کرتے نہ دیکھا

حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۱۷۹

بغداد شریف کا ادب

صرف چھے سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معلوم کرلیا کہ بغداد شریف کس طرف ہے پھر اس وقت سے آخرِ دم تک بغداد شریف کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے

سوانحِ اعلیٰ حضرت ص ۸۹

حاجی کا ادب

جب کوئی شخص حج کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو پہلا سوال ہی یہ کرتے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری ہوئی؟ اگر وہ کہتے کہ ہاں تو فوراً اس کے پاؤں چوم لیتے اور اگر وہ کہتے کہ نہیں تو اس کی طرف بلکل توجہ نہ فرماتے

سوانحِ اعلیٰ حضرت ص ۱۷۹

پہلا فتویٰ

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنّان سے کر کے سَنَدِ فراغت حاصل کر لی۔ اُسی دن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پا کر آپ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتاء آپ کے سپرد کر دی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۲۷۹، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

فتوی نویسی کی خدمت

امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ نے پورے چون سال فتوی نویسی کی

الملفوظ ص ۲۸۰

حرمِ مکہ کی امامت

امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے جلیل القدر علمائے حنفیہ مولانا شیخ کمال و مولانا سید اسماعیل حنفی وقت پر اپنی جماعت کرتے وہ اکابر اس فقیر کو امامت پر مجبور کرتے

الملفوظ ص ۳۸

مال سے محبت

الحمدللہ کہ میں نے مال من حیث ہو مال سے کبھی محبت نہیں کی صرف انفاق فی سبیل اللہ کے لئے اس سے محبت ہے

الملفوظ حصہ ۴ ص ۶۷

اعلیٰ حضرت کی رِیاضی دانی

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے اندازہ عُلُومِ جَلیلہ سے نوازا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کم وبیش پچاس عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ توقیت، (عِلم ۔تَو۔قِی۔ت) میں اِس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ علمِ رِیاضی میں آپ یگانہ رُوزگار تھے۔ چُنانچہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا، فرمایئے! اُنہوں نے کہا، وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، کچھ تو فرمایئے۔ وائس چانسلر صاحب نے سوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسی وقت اس کا تشفی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے انتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس

مسئلہ کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا اتفاقاً ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیّد سُلیمان اشرف صاحِب نے میری راہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضر ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اِسی مسئلہ کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحِب بصد فرحت ومُسرّت واپس تشریف لے گئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت سے اِس قدر متأثر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہو گئے۔ عِلاوہ ازیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علمِ تکسیر، علمِ ہَیئَت، علمِ جَفَر وغیرہ میں بھی کافی مَہارت رکھتے تھے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۲۲۳، ۲۲۸، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

حیرت انگیز قوتِ حافظہ

دوجلدیں ایک دن رات میں ازبر

ایک دن رات میں تنقیح الفتاوی الحامدیہ کی دوجلدیں دیکھ کر مولانا وصی احمد محدث سورتی کو واپس کر دیں اور جب انہوں نے فرمایا کہ جب ملاحظہ فرمالیں تو بھیج دینا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ دو تین مہینے تک تو جہاں کی عبارت کی ضرورت ہوگی فتوی میں لکھ دوں گا اور مضمون تو ان شاء اللہ تعالیٰ عمر بھر کے لئے محفوظ ہوگیا

اعلی حضرت بریلوی ص ۸۲

الدولۃ المکیہ کی تصنیف

۱۳۲۳ھ میں دوبارہ حج کرنے گئے تو مکہ مکرمہ میں مسئلہ علمِ غیب میں عظیم کتاب الدولۃ المکیہ صرف آٹھ گھنٹوں میں لکھوادی بخار بھی ہے اور کتابوں سے دور

الدولۃ المکیہ ص ۱۵۱

کتبِ فقہ حفظ تھیں

حضرت ابو حامد سیّد محمد محدِّث کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تکمیلِ جواب کے لیے

تُجزیاتِ فِقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے تو اُسی وقت آپ فرمادیتے کہ رَدُّ المُحتار جلد فُلاں کے فُلاں صَفحہ پر فُلاں سَطر میں اِن الفاظ کے ساتھ جُزئیہ موجود ہے۔ دُرِّ مُختار کے فُلاں صَفحے پر فُلاں سَطر میں عبارت یہ ہے۔ عالمگیری میں بقیدِ جلد وصَفحہ وسَطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ ہندیہ میں خیریہ میں مَبسُوط میں ایک ایک کتاب فِقہ کی اصل عبارت مع صَفحہ وسَطر بتادیتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وُہی صَفحہ وسَطر وعبارت پاتے جو زبانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا۔ اِس کو ہم زِیادہ سے زِیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ خُداداد قوتِ حافِظہ سے چودہ سو سال کی کتابیں حِفظ تھیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۲۱۰، مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

صرف ایک ماہ میں حِفظِ قراٰن

حضرتِ جناب سیِّد ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایوب علی صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی روز سے دَور شُروع کر دیا جس کا وَقت غالباً عشاء کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بالتَّرتیب بکوشش یاد کرلیا اور یہ اِس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غلط ثابت نہ ہو۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۲۰۸، مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

اے عشق خوش سودائے ما
عِشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سراپا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا نُمونہ تھے، آپ رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام (حدائقِ بخشش شریف) اس اَمر کا شاہد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نوکِ قلم بلکہ گہرائی قَلب سے نِکلا ہوا ہر مِصرَعہ آپ کی سرورِ عالم ﷺ سے بے پایاں عقیدت و مَحبّت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی کسی دُنیوی تاجدار کی خوشامد کے لیے قصیدہ نہیں لکھا، اس لیے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور تاجدارِ رسالت ﷺ کی اِطاعت و غلامی کو دل وجان سے قبول کرلیا تھا۔ اس کا اظہار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک شعر میں اس طرح فرمایا۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

سیرت کی جھلکیاں

چغلخور خاموش ہوگیا

امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ اپنے چھوٹے بھائی مولانا محمد رضا خان رحمہ اللہ سے بڑی محبت کرتے تھے ایک بار مولانا محمد رضا خان نے اپنی بیوی کے لئے سونے کنگن بنوائے کسی چغلخور نے امام اہلِ سنت کو شکایتاً ذکر کیا تو امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر مولانا محمد رضا خان نے اپنے مال سے بنوائے ہیں تو مجھے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی کو اتنا مال عطا کیا اور اگر میرے مال سے بنوائے ہیں تو بھی خوشی ہے کہ میرے بھائی میرے مال کو اپنا سمجھتے ہیں یہ سن کر چغلخور خاموش ہوگیا امام احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری ص ۳۷

اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے، اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کردے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ ﷺ لکھا ہوا پائے گا۔

(سوانح امام احمد رضا، ص۹۶، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادہ اعلیٰحضرت حُضور مفتی اعظم ہند مولینا مصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ الحنّان سامانِ بخشش میں فرماتے ہیں

خدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد
اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

مَشائخ زمانہ کی نظروں میں آپ واقعی فَنافِی الرَّسول تھے۔ اکثر فراقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں غمگین رہتے اور سرد آہیں بھرتے رہتے۔ جب پیشہ ور گستاخوں کی گستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفےٰ ﷺ کی حمایت میں گستاخوں کا سختی سے رَدّ کرتے تاکہ وہ جھنجھلا کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بُرا کہنا اور لکھنا شروع کر دیں۔ آپ اکثر اس پر فخر کیا کرتے کہ باری تعالیٰ نے اس دور میں مجھے ناموسِ رسالت مآب ﷺ کے لیے ڈھال بنایا ہے۔ طریقِ استعمال یہ ہے کہ بدگویوں کا سختی اور تیز کلامی سے ردّ کرتا ہوں۔ کہ اس طرح وہ مجھے برا بھلا کہنے میں مصروف ہو جائیں۔ اس وقت تک کے لیے آقائے دو جہاں ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے سے بچے رہیں گے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

غُرباء کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی اِمداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخری وَقت بھی عزیز و اقارِب کو وصیّت کی کہ غُرباء کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطرداری سے اچھے اچھے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مطلق نہ جھڑکنا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر تصنیف و تالیف میں لگے رہتے۔ نماز ساری عمر باجماعت ادا کی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خوراک بہت کم تھی، اور روزانہ ڈیڑھ دو گھنٹہ سے زیادہ نہ سوتے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۹۶، مکتبۃ المدینہ کراچی)

سونے کا مُنفرِد انداز

سوتے وَقت ہاتھ کے اَنگوٹھے کو شہادت کی اُنگلی پر رکھ لیتے تاکہ اُنگلیوں سے لفظ اللہ بن جائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیر پھیلا کر کبھی نہ سوتے، بلکہ داہنی کروٹ لیٹ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارک سمیٹ لیتے۔ اس طرح جسم سے لفظ محمد بن جاتا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۹۹، مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

وقت کی پابندی

مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات کا ٹائم ٹیبل بنا کر رکھا ہوا تھا ایک منٹ بیکار نہیں جاتا تھا ہر کام وقت پر کرتے تھے اب مثلاً کھانے کا وقت آیا ہے، کھانا پیش کیا گیا، اور کہہ دیا ہے اور حضرت اپنے کام لگے ہوئے ہیں لکھنے میں مشغول ہیں ان کو بھول گیا ہے کہ کھانا، کھانا ہے کہ نہیں وہ پڑا ٹھنڈا ہو گیا وہ اٹھا کر لے جائیں گے پھر کھانا نہیں کھائیں گے اور نہ ہی دوبارہ آئے گا پھر جب کھانے کا وقت آئے گا تو اسی وقت ہی کھائیں گے۔

سیدی ضیاء الدین احمد مدنی القادری جلد اول ص ۳۷۰

بیداری میں دیدارِ مصطفٰی ﷺ

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوسری بار حج کے لیے تشریف لے گئے تو زیارتِ نبیِ رحمت ﷺ کی آرزو لیے روضہ اطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اس موقع پر وہ معروف نعتیہ غزل لکھی جس کے مَطلَع میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمید دکھائی ہے۔

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

لیکن مَقطع میں مذکورہ واقعہ کی یاس انگیز کیفیت کے پیشِ نظر اپنی بے مائیگی کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

یہ غزل عرض کر کے دیدار کے اِنتظار میں مُؤدّب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت جاگ اٹھی اور چشمانِ سر سے بیداری میں زیارتِ حُضورِ اقدس ﷺ سے مشرّف ہوئے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۹۲، مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

سُبْحٰنَ اللہ عزوجل! قربان جائیے ان آنکھوں پر کہ جنہوں نے عالمِ بیداری میں محبوبِ خدا ﷺ کا دیدار کیا۔ کیوں نہ ہو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر عشقِ رسول ﷺ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فنافی الرسول کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام اس اَمر کا شاہد ہے۔

دربارِ رسالت میں انتظار

۲۵ صفر المُظفّر کو بیت المقدس میں ایک شامی بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت ﷺ میں پایا۔ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ دربار میں حاضر تھے، لیکن مجلس میں سکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتظار ہے۔ شامی بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کی، حُضور! (ﷺ) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا انتظار ہے؟ سیّدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہمیں احمد رضا کا اِنتظار ہے۔ شامی بزرگ نے عرض کی، حُضور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا، ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشقِ رسول کا اسی روز (یعنی ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ) کو وصال ہو چکا ہے جس روز انہوں نے خواب میں سرورِ کائنات ﷺ کو یہ کہتے سنا

تھا کہ ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔

(سوانح امام احمد رضا، ص ۳۹۱، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

دعاء پر یقین

ایک روز بعد نماز ظہر باہر تشریف فرما ہوئے۔ عالی جناب، فواضلِ اکتساب مولوی چودھری عبدالحمید خاں صاحب رئیس سہاور مصنف کنزالاخرۃ بھی حاضر تھے۔ ان سے ارشاد فرمایا کہ اس بار مجھے ۳۴ دن کامل بخار رہا۔ کسی وقت کم نہ ہوا۔ انہوں نے عرض کیا: جاڑا (یعنی سردی کا بخار) بھی آتا تھا؟ اس پر ارشاد ہوا: جاڑا، طاعون اور وبائی اَمراض جس قدر ہیں اور نابینائی و یک چشمی، برص، جُذام وغیرہ وغیرہ کا مجھ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعدہ ہے کہ یہ امراض تجھے نہ ہوں گے جس پر میرا ایمان ہے۔

الملفوظ ص ۴۸۰

ٹرین رُکی رہی!

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بار پیلی بھیت سے بریلی شریف بذریعہ رَیل جا رہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر ایک دو منٹ کے لیے ریل رُکی، مغرب کا وَقت ہو چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نَماز کے لیے پلیٹ فارم پر اُترے۔ ساتھی پریشان تھے کہ رَیل چلی جائے گی تو کیا ہوگا لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اطمینان سے اذان دِلوا کر جماعت سے نَماز شُروع کر دی۔ اُدھر ڈرائیور انجن چلاتا ہے لیکن رَیل نہیں چلتی، اِنجن اُچھلتا اور پھر پٹری پر گرتا ہے۔ ٹی ٹی، اسٹیشن ماسٹر وغیرہ سب لوگ جمع ہو گئے، ڈرائیور نے بتایا کہ انجن میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ اچانک ایک پنڈت چیخ اُٹھا کہ وہ دیکھو کوئی دَرویش نَماز پڑھ رہا ہے، شاید رَیل اسی وجہ سے نہیں چلتی؟ پھر کیا تھا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرد لوگوں کا ہُجوم ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اطمینان سے نَماز سے فارغ ہو کر جیسے ہی رُفَقا کے ساتھ ریل میں سُوار ہوئے تو ریل چل پڑی۔ سچ ہے جو اللہ کا ہو جاتا ہے کائنات اسی کی

ہو جاتی ہے

ہو میرا کام غریبوں کی حمایت کرنا

غریب نوازی

موسم سرما میں آپ رحمۃ اللہ کا ہمیشہ کا معمول تھا کہ آپ رضائیاں بنوا کر غریبوں میں تقسیم فرماتے سب رضائیاں تقسیم ہونے کے بعد ایک ایک صاحب نے عرض کی تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ننھے میاں کی رضائی اس کو عطا فرمادی   حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۴۲

کوئی بھی سائل خالی نہ جاتا

مولانا بدرالدین احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کاشانہ ءاقدس سے کوئی سائل خالی واپس نہ جاتا بیوگان کی مدد ضرورت مندوں کی حاجت روائی آپ کے ہاں سے رقوم مقرر تھیں جو ماہانہ روانہ کی جاتی تھیں اور یہ امداد صرف مقامی لوگوں کے لئے ہی خاص نہ تھی بلکہ بیرون جات میں بذریعہ منی آڈر امدادی رقم بھیجی جاتی تھی

سوانح اعلیٰ حضرت ص ۹۰

زکوۃ بھی فرض نہ ہوئی

امامِ اہلِ سنت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کبھی بھی ایک پیسہ زکوۃ کا نہیں دیا اور یہ بلکل ٹھیک ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر زکوۃ فرض ہی نہ ہوتی تھی کہ ایک طرف سے آیا دوسری طرف خرچ فرمادیتے یعنی مال کو نصاب تک ہی نہ پہنچنے دیتے پہلے خرچ فرمادیتے۔

حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۵۲

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے بیش قیمت مینڈھا قربان کرنا

میں ہمیشہ سے روزِ عید ایک اعلیٰ درجے کا بیش قیمت (یعنی قیمتی) مینڈھا اپنے سر

کارِ عالَم مدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کیا کرتا ہوں اور روزِ وصال حضرت والد ماجد قدس سرہ، سے ایک مینڈھا ان کی طرف سے اور اب اس سُنّتِ کریمہ کے اتباع سے یہ نیت کرلی ہے کہ اِن شآءَ اللہُ تَعَالٰی تابقائے زندگی اپنے ان اہلسنّت بھائیوں کی طرف سے کیا کروں گا، جنہوں نے قربانی نہ کی خواہ گزر گئے ہوں یا موجود ہوں یا آیندہ آئیں۔

الملفوظ ص ۳۲۲

بیداری میں دیدارِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک بار جبل پور میں میلاد شریف کی محفل میں کئی علماء کرام نے مفتی برہان الحق رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ مجھے دوران سلام نیند آگئی تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہو گیا اور اس وقت امامِ اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا۔

شرح حدائق بخشش ص ۳۵۷

سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضری

جب امامِ اہلِ سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ جب جنت البقیع میں روضہ ءسیدہ ءکائنات پر حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں کہ ادب واحترام مانع تھا میں کچھ بول ہی نہ سکا تو فرشتوں نے بڑھ کر میری ترجمانی فرمائی کہ اے بنتِ رسول ﷺ تیرے بابا کے نور کا منگتا حاضرِ دربار ہوا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

مجھ کو کیا منہ عرض کا لیکن فرشتوں نے کہا   شاہزادی حاضر ہے در پہ منگتا نور کا

شرح حدائق بخشش ص ۱۰۵۰

فریاد جو امتی کرے حالِ زار میں

ایک بار مدینہ منورہ سے ایک صاحب نے ۵۰ روپے طلب کئے اس وقت آپ رحمۃ

اللہ علیہ کے پاس ایک روپیہ بھی نہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی حضور میں نے بندگانِ خدا کے مہینے آپ کی عنایت کے بھروسے پر مقرر کئے ہوئے ہیں رات ساری بے چینی میں گزری صبح ایک سیٹھ صاحب آئے انہوں نے اکیاون روپے بطور نذرانہ پیش کیا آپ پر رقت طاری ہوگئی ارشاد فرمایا یہ یقیناً سرکاری عطیہ ہے یعنی پچاس روپے بھیجنے کے لئے اور ایک روپیہ ڈاک خرچ کے لئے چنانچہ ڈاک خانہ کھلنے پر منی آرڈر روانہ کردیا۔

حیات اعلیٰ حضرت ص۵۲

یقینِ محکم اللہ تعالیٰ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام پر

اللہ کی قسم یہ جہاز نہ ڈوبے گا

سفرِ حج کے دوران سمندری طوفان کی وجہ سے جہاز ڈوبنے لگا لوگوں نے کفن پہن لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلا خدا کی قسم یہ جہاز نہیں ڈوبے گا یہ قسم آپ نے حدیث کے اطمینان پر کھائی کیونکہ آپ نے سوار ہوتے وقت دعا پڑھ لی تھی لہذا آپ حدیث کے وعدہ صادقہ پر مطمئن تھے آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگی وہ مخالف ہوا جو تین دن سے چل رہی تھی دو گھڑی میں بلکل موقوف ہوگئی اور جہاز نے نجات پائی۔

تذکرہ مجدددین ص ۳۴۲

طاعون مجھے نہیں ہوسکتا

بریلی میں طاعون شدت کے ساتھ تھا امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کے مسوڑھوں میں ورم آگیا اور اتنا زیادہ ہوا کہ حلق اور منہ بلکل بند ہوگیا مشکل سے تھوڑا سا دودھ حلق سے اتارتے اور اسی پر اکتفا کرتے بات بھی نہ کرسکتے یہاں تک کہ قراءت سرّ یہ بھی نہ ہوسکتی جو کچھ کسی سے کہنا ہوتا لکھ کر کرتے بخار بہت شدید تھا کان کے پیچھے گلٹیاں تھیں طبیب نے کہا یہ طاعون ہے حالانکہ میں خوب جانتا تھا کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں اور نہ ان شاء اللہ مجھے طاعون ہوسکتا ہے اس لئے کہ میں نے طاعون

زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لی تھی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے وہ اس مرض سے محفوظ رہے گا میں نے جن جن مریضوں کو دیکھ کر پڑھی تھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں ان بیماریوں سے محفوظ ہوں اور بعونہ تعالیٰ محفوظ رہوں گا۔

حیاتِ اعلیٰ حضرت ص۹۱

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا

یعنی تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے اس سے بچایا جس میں تُو مبتلا ہے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کثیر لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات باب مایقول اذا رای مبتلی، الحدیث ۳۴۴۲، ج۵، ص۲۷۲)

ادبِ حدیث

۱ آپ درسِ حدیث ہمیشہ بحالتِ قیام دیا کرتے

۲ بغیر وضو حدیث شریف کی کتب کو ہاتھ نہ لگاتے

۳ کتبِ احادیث پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے

۴ درسِ حدیث کے دوران کوئی شخص بات کاٹ دیتا تو سخت ناراض ہوتے یہاں تک کہ چہرہ مبارک کا رنگ سرخ ہوجاتا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ دیکھ کر حدیث پڑھاتے

علامہ نور احمد فریدی رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا فرمایا کہ امام اہلِ سنت حضرتِ اعلیٰ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی غرض سے بریلی شریف حاضر ہوا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف پڑھا رہے تھے مجھے یوں لگا کہ کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

زیارت شریف کے انوار کی روشنی میں حدیث پڑھا رہے ہیں۔

حضرت سیدنا اعلیٰ حضرت ص ۱۸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ پوچھ کر حدیث بیان کرتے

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ کا اس وقت نائب کون ہے؟ حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہند میں احمد رضا تو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی غرض سے بریلی شریف تشریف لے گئے درسِ حدیث میں شرکت کی جب واپس تشریف لائے تو بابا شیخ عاشق محمد بونگہ مرحوم کو فرمایا عاشقا میں بریلی شریف گیا تھا یار جب مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا درس سنا تو مجھے یوں محسوس ہوا مولانا اس طرح درسِ حدیث دیتے ہیں گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست پوچھ پوچھ کر بیان کرتے ہیں۔

عظمتِ ابرار نمبر ص ۱۸۷ ماہنامہ مصلح الدین کراچی

درسِ حدیث پر انوار کی بارش

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار دینی مدارس کے لئے معاینہ ٹیم تشکیل دی اس ٹیم کی سربراہی حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سونپی آپ کی قیادت میں یہ ٹیم بریلی شریف اور دیوبند گئی اور دونوں مدارس کا تنقیدی جائزہ لیا مختصر دورہ کے بعد جب ٹیم واپس آئی حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دریافت کرنے پر سید نور الحسن شاہ صاحب نے عرض کیا کہ حضور بریلی شریف کے مدرسہ منظر اسلام کے درس حدیث میں فیوض و برکات اور انوار کی بارش کا نزول دیکھا جب کہ دوسرے مدرسے دیوبند میں اس کا فقدان تھا۔

تذکرہ حضرت شیرِ ربانی شرقپوری اور انکے خلفاء ص ۲۹۱

انگریز و انگریزی سے نفرت

نفرت

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو انگریز، انگریز حکومت، انگریزی تعلیم، انگریزی زبان، انگریزی تہذیب و تمدن، انگریزی عدالتوں اور انگریز کے خیر خواہوں سے شدید نفرت تھی حد یہ کہ آپ کارڈ اور لفافہ الٹا کر کے پتہ لکھتے تھے۔

اندھیرے سے اجالے تک ص ۲۴۶

انگریزی لباس کا حکم

انگریزی وضع کا لباس پہننا حرام، اشد حرام اور انہیں پہن کر نماز مکروہ تحریمی قریب بحرام، واجب الاعادہ کہ جائز کپڑے پہن کر دوبارہ پڑھنا واجب اگر نہ پڑھے تو گنہگار مستحق عذاب۔

فتاوی رضویہ جلد ۳ ص ۴۴۲

ایک لفظ بھی نہ لکھا

امام اہلِ سنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اتنا زمانہ گزر گیا مگر میں نے آج تک ایک حرف بھی انگریزی کا تختی پر نہ لکھا۔

گناہِ بے گناہی ص ۸۳

انگریزی تعلیم کا حکم

ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں

ایسی انگریزی پڑھنا جس سے عقائد فاسد ہوں اور اور جس سے علماء کی توہین دل میں آئے انگریزی خواہ کچھ بھی ہو پڑھنا حرام ہے اور یہ لفظ کہ مولوی لوگ کیا جانتے ہیں اس سے ضرور علماء کی تحقیر نکلتی ہے اور علماء کی تحقیر کفر ہے۔ فتاوی رضویہ جلد ۶ ص ۸۳

تعلیمات

غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے

عرض: کیا واعظ (یعنی مذہبی بیان کرنے والے) کا عالم ہونا ضروری ہے؟

ارشاد: غیرِ عالم کو وعظ کہنا (یعنی مذہبی باتوں کا بیان کرنا) حرام ہے۔

الملفوظ ص ۵۸

سائل کا کُتُب کے حوالے طلب کرنا کیسا؟

پھر ایک مسئلہ معمولی پیش ہوا جس کے اخیر میں لکھا تھا کہ جواب بحوالہ کتب ارقام فرمایا جائے (یعنی کتابوں کے حوالے سمیت لکھا جائے)۔

ارشاد: صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بھی استفتا پیش ہوتے تھے جن کے جواب فرمادیئے جاتے تھے۔ حوالہ کتب وہاں کہاں تھا اور آجکل مُدَلَّل (یعنی دلیل سے ثابت کیا ہوا)، مفصل (یعنی بالتفصیل) صفحہ سطر دریافت کرتے ہیں حالانکہ سمجھتے کچھ بھی نہ ہوں۔

الملفوظ ص ۱۱۶

بڑے بڑے گن گاتے ہیں تیرے
دلوں میں ایمان بسانے والے

حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار اپنے استاذِ محترم حضرت محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا حضرت آپ مرید تو حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی سے ہیں لیکن آپ کو جتنی عقیدت امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اتنی اور کسی سے نہیں؟ تو محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا سب سے بڑی دولت علم نہیں جو میں نے مولوی اسحاق جو محشی ہیں بخاری کے سے حاصل کیا اور نہ ہی سب سے بڑی دولت بیعت ہے جو کہ میں نے حاصل کی حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی سے سب سے بڑی دولت ایمان ہے جس کو میں نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے پایا اس لئے ان کے تذکرہ سے میری روح میں

بالیدگی پیدا ہوتی ہے میرے سینہ میں مدینہ کو بسانے والے اعلیٰ حضرت ہی ہیں میں ان کے ایک ایک کلمہ کو اپنے لئے مشعلِ ہدایت جانتا ہوں۔

سوانح امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۳۹

پیشانی میں نورِ خدا کی چمک

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی بار جب والدین کے ساتھ حج کیا تو ایک دن آپ نے مقام ابراہیم پر نماز ادا کی امامِ شافعیہ حضرت حسین بن صالح جمال الیل نے جب آپ کا چہرہ انور دیکھا تو بغیر کسی سابقہ جان پہچان کے آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو دولت خانہ پر لے آئے اور بہت دیر تک آپ کی پیشانی مبارک پر نظر جمائے بیٹھے رہے پھر انہوں نے فرمایا اِنِّیْ لَاَجِدُ نُوْرَ اللّٰہِ فِیْ ھٰذَا الْجَبِیْن ترجمہ میں اس پیشانی میں اللہ تعالیٰ کا نور دیکھ رہا ہوں۔

سوانح امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۴۰

شکر ہے کفارہ ادا ہوگیا۔

حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک بار میں مکہ مکرمہ میں حرم شریف حاضر تھا کہ ایک بے ادب مولوی کالا کلوٹا مجھے آکر گلے لگ گیا بعد میں پتہ چلا کہ یہ تو گستاخ مولوی ہندوستان کا تھا یہ سن کر میرے دل پر جو گزری وہ میں ہی جانتا ہوں میں بار بار سوچتا یا اللہ کونسا ایسا گناہ مجھ سے ہوگیا کہ یہ گستاخ میرے سینے آلگا حسنِ اتفاق سے تھوڑی دیر بعد مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ وہیں سے گزرے تو مولانا سراج الحق کے تعارف کرانے پر پھر ان سے معانقہ ہوا اور میں نے سجدہ شکر ادا کیا کہ ایک دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے بعد ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات سے تلافی مافات ہوگئی۔

عظمۃ ابرار نمبر ص ۱۷۱

حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ ایک بار حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی غرض سے مرادآباد تشریف لے گئے ایک جگہ قیام فرما کر ہمراہیوں کو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روانہ کیا اور فرمایا صرف اتنا کہنا کہ بریلی سے ایک شخص آیا ہے اور ملنا چاہتا ہے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا کہ وہ یہاں کیوں آئے؟ ان کے دادا اتنے بڑے عالم اور ان کے باپ اتنے بڑے عالم، اور وہ خود اتنے بڑے عالم ہیں فقیر کے پاس کیا ہے؟ پھر نرم ہو کر بکمال لطف فرمایا بلایئے تشریف لائیں۔

میلاد شریف کا حکم

بعد ملاقات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا کہ میلاد شریف کے متعلق کیا فرماتے ہیں ارشاد فرمانے لگے کہ تم عالم ہو پہلے تم بتاؤ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں مستحب جانتا ہوں فرمانے لگے کہ آپ لوگ اس کو بدعتِ مستحبہ کہتے ہیں اور میں اسے سنت جانتا ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب جہاد پر جاتے تھے تو کیا کہتے تھے؟ یہی نا کہ مکہ مکرمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآن اتارا ان کو یہ معجزات عطا کئے اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ فضائل عطا کئے اور میلاد شریف میں ہوتا کیا ہے؟ یہی کچھ میلاد کی محفل میں ہوتا ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مجمع میں کرتے تھے فرق صرف اتنا ہے کہ تم محفل میں لڈو بانٹتے ہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی مجلس میں سر بانٹا کرتے تھے۔

تین دن قیام

حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو تین دن اصرار کر کے اپنے پاس ٹھہرایا اور بوقتِ رخصت صحنِ مسجد کے کنارے تک خود تشریف لائے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ کوئی وصیت فرمادیں فرمانے لگے کہ تکفیر میں جلدی نہ کرنا

اعلیٰ حضرت نے دل میں ہی سوچا کہ میں تو ان کو کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں جیسے ہی یہ خیال آیا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا کہ جو ادنیٰ سا حرف گستاخی کا شانِ اقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بکے ضرور کافر کہنا بے شک کافر ہے پھر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارا جی چاہتا ہے کہ اپنے سر کی ٹوپی تمھارے سر پر رکھ دیں اور تمھارے سر کی ٹوپی اپنے سر پر رکھ لیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کمال ادب کے ساتھ سر جھکالیا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کلاہ مبارک اپنے سر پر رکھ لی اور اپنی کلاہ مبارک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر رکھ دی۔

حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۳۷۵

شیخ الخطباء کی عقیدت

جب امام اہلِ سنت رضی اللہ عنہ نے دولۃ مکیہ تحریر فرمائی تو مکہ مکرمہ کے جلیل القدر عالم شیخ الخطباء والائمہ حضرت مولانا احمد میرداد نے پیغام بھیجا کہ میں بھی رسالہ سننا چاہتا ہوں اور شوق ہے کہ آپ کی زبان مبارک سے سنوں اور پاؤں کی معذوری کے سبب آ نہیں سکتا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود تشریف لے گئے اور سارا رسالہ ایک ہی جلسہ میں حضور کو سنادیا حضرت شیخ الخطباء نے کمال مدح فرمائی اور صدہا دعائیں دیں اور رخصت کے وقت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے قدموں کو ہاتھ لگانا چاہا تو اس پر حضرت نے فرمایا کہ انا اقبّلُ ارجلکم انا اقبّلُ نعالکم میں آپ کے قدموں کو بوسہ دوں اور میں آپ نعلین کو بوسہ دوں

حیاتِ اعلیٰ حضرت حصہ دوم ص ۴۳۵

احمد رضا نائب غوث الوریٰ

حضرت سیدنا پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خواب میں زیارت کی تو آپ نے فرمایا کہ ہند میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی میرے نائب ہیں چنانچہ پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود بریلی شریف حاضر ہوئے اور امام اہلِ سنت

عالم اور باریک نگاہ رکھنے والے حنفی فقیہ تھے۔

امام احمد رضا خان واثرہ فی الفقہ الحنفی ص ۱۵۱

احمد رضا لایا ہوں

سید آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اس بات کی فکر میں تھا کہ اگر اللہ تعالی نے قیامت کے دن سوال کیا کہ اے آلِ رسول کیا لائے ہو؟ تو کیا جواب دوں گا مگر اب فکر ختم ہوگئی ہے کہ اگر اللہ تعالی نے پوچھا تو جواب عرض کروں گا مولا احمد رضا لایا ہوں۔

عرفاں شریعت ص ۳

کلام اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ

نعت گوئی کہاں سے سیکھی؟

امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے نعت گوئی قرآن سے سیکھی ہے۔

امام احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری ص ۸۴

دل پھیر دئے

مولانا محمد علی جوہر نے کہا تھا کہ علامہ اقبال نے لوگوں کے دل قرآن کی طرف پھیر دئے ہیں اور مولانا احمد رضا خان رحمہ اللہ کی شاعری کا یہ اعجاز ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے دل صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر دئے ہیں

عظمۃ اعلی حضرت ص ۲۷۳

حسان الہند

ڈاکٹر نسیم قریشی علیگڑھ یونیورسٹی لکھتے ہیں ان الامام احمد رضا خان یستحق ان نلقبہ بلقب حسان الھند ترجمہ بے شک امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے حقدار ہیں کہ ہم آپ کو حسان الہند کا لقب دیں۔

امام احمد رضا خان واثرہ فی الفقہ الحنفی ص ۱۴۶

حکایت

ایک مرتبہ انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ہو رہا تھا علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا اور آپ جلسہ کے صدر تھے ایک خوش الحان نعت خوان نے امام اہل سنت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کا کلام کا یہ مصرعہ پڑھا۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
اور خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تو علامہ پر وجد طاری ہوگیا اور تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور یہ شعر کہے۔

تماشہ تو دیکھو کہ نارِ جہنم
جلائے خدا اور بجھائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تعجب کی جا کہ فردوس اعلی
بنائے خدا اور بسائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سبحان اللہ عز وجل کیا شان ہے میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمۃ اعلی حضرت ص ۲۶۰

ایسا شعر کہنا ان کی ہی شان ہے

حضرت اعلی پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس مبارک میں ملک سلطان محمود ٹوانہ رحمۃ اللہ علیہ خط سنا رہے تھے ایک خط پر ایک شعر لکھا ہوا تھا۔

پیش نظر وہ نو بہار سجدہ کو ہے دل بے قرار ارے روکئے سرکو روکئے، یہی تو امتحان ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا یہ کس کا شعر ہے؟ ملک صاحب نے عرض کیا کہ یہ مولانا احمد رضا خاں رحمہ اللہ کا ہے اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا شعر کہنا ان ہی کی شان عالی کے مناسب ہے

سہ ماہی انوار رضا عظمۃ ابرار نمبر ص ۱۶۲

جب یہ درد آتا ہے تو۔۔۔۔۔۔

سید سردار احمد شاہ صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حدائق بخشش سے بہت محبت تھی اور اکثر آپ کی زبان پر کلامِ اعلیٰ حضرت جاری ہوجاتا وصال کی رات زندگی کے آخری لمحات میں اپنے صاحبزادے سید مغفور القادری رحمۃ اللہ علیہ کو حکم فرمایا کہ نعت سناؤ انہوں نے امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام۔

پل سے اتارو راہ گذر کو خبر نہ ہو　　　جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

پڑھنا شروع کیا تو سن کر فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے یہ درد اس درد کا غلام ہے جب وہ درد آجاتا ہے تو جسمانی درد رخصت ہوجاتا ہے۔

امامِ احمد رضا کاملین کی نظر میں ص ۵۰

اللہ کی قسم یہ کلام کسی عجمی کا نہیں

حضور قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار عرب شریف کے اکابر علماء کی موجودگی میں میں نے امامِ اہلِ سنت رضی اللہ عنہ کا عربی قصیدہ پڑھا تو علماء نے بہت تعریف کی اور قصیدہ کی فصاحت و بلاغت پر تادیر کلام فرماتے رہے اور خوب خوب داد دی ان کے استفسار پر جب میں نے انکو بتایا کہ یہ قصیدہ مبارکہ میرے پیرومرشد مولانا شیخ احمد رضا خان کا تصنیف کردہ ہے جو کہ ہندی ہیں عربی نہیں ہیں انہوں نے قسم کھاتے ہوئے کہا، یہ کلام کسی عجمی کا نہیں ہوسکتا بلکہ عربی کا معلوم ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ احمد رضا خان عربی ہیں اور عرب کے سارے قبائل کی لغات سے واقف ہیں۔

سیدی ضیاء الدین احمد مدنی جلد اول ص ۳۵۵

یہی کہتی ہے بلبل باغِ جناں۔۔۔۔۔۔

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر نعت شریف اعلیٰ حضرت کی

لکھی ہوئی سماعت فرماتے تھے ایک بار آپ یہ نعت شریف سن رہے تھے۔

ہے کلامِ الٰہی میں شمس الضحیٰ تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

جب یہ مقطع پڑھا گیا

یہی کہتی ہے بلبل باغِ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ھدیٰ مجھے شوخیٔ طبعِ رضا کی قسم

تو اس پر پیر صاحب کو وجد آگیا اور لقمہ دیا کہ صرف ہند میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں ایسا سحر بیاں واصفِ شاہِ ھدیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نہیں۔

سہ ماہی انوارِ رضا عظمۃ ابرار نمبر ص ۱۷۱

قصیدہ نور

امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ نور جس کا پہلا شعر یہ ہے

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

اور آخری شعر یہ ہے

اے رضا یہ احمد نوری کا فیضِ نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

سب سے پہلے یہ قصیدہ مبارکہ بدایوں شریف میں ۵ جمادی الثانی ۱۳۱۷ میں پڑھا گیا جس میں ہندوستان کے نامور علماء و مشائخ موجود تھے بدایوں کے مشہور نعت خواں حبیب قادری مرحوم نے اپنے مخصوص انداز میں پڑھا لوگ بیان کرتے ہیں کہ محفل سراپا نور بن گئی ایک ایک شعر چار چار پانچ پانچ بار پڑھا گیا کیف و سرور کی ایک خاص کیفیت برپا تھی تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہو رہے تھے صبح دس بجے قصیدہ شروع ہوا ظہر کے وقت ختم ہوا۔ حضرت شاہ احمد

نوری رحمۃ اللہ علیہ جو گردن جھکائے مراقب تھے گردن اٹھائی اور دست بدعا ہوئے حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ والہانہ انداز میں اٹھے بے ساختہ ایک چیخ نکلی اور حضرت میاں صاحب کے زانوئے مبارک پر سر رکھ دیا سبحان اللہ وبحمدہ

شرح حدائق بخشش ص ۶۰۷

قصیدہ معراجیہ

ایک شاعر اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اپنا ایک قصیدہ جو معراج شریف کے متعلق تھا لیکر آئے سننے کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ ابھی وقت نہیں نماز عصر کے بعد سنیں گے جب عصر کے بعد وہ آئے تو آپ نے اسکو اپنا قصیدہ معراجیہ جو ۱۶۷ اشعار پر مشتمل تھا اسکو سنایا اور فرمایا کہ یہ آپ کے جانے کے بعد لکھا ہے جیسے ہی آپ نے اس کے سامنے پڑھا تو اس پر سکتہ طاری ہو گیا۔

میں اپنا قصیدہ نہیں سنا سکتا

حضرت محسن کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار اپنا قصیدہ سنانے کے لئے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دی ان کا قصیدہ بھی معراجیہ تھا جس کا مطلع تھا

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل　　　برق کے کاندھے پہ لائی ہے صبا گنگا جل

ظہر کی نماز کے بعد حضرت محسن کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اشعار سنانے شروع کئے ابھی دو ہی اشعار سنائے تھے اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب بس کیجئے عصر کے بعد باقی سنے جائیں گے اسی ظہر و عصر کے درمیان آپ نے اپنا قصیدہ معراجیہ کہا جب عصر کے بعد مجلس بیٹھی تو اعلی حضرت نے اپنا قصیدہ معراجیہ سنایا اس کو سن کر حضرت محسن نے کہا، مولانا اب بس کیجئے اس کے بعد میں اپنا قصیدہ نہیں سنا سکتا۔

شرح حدائق بخشش ص ۶۲۶

اسکی زبان کوثر و تسنیم میں دھلی ہو ہوئی ہے

ایک بار حضرت محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھنو کے ادیبوں کی ایک شاندار محفل میں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ معراجیہ پڑھا تو سب جھومنے لگے میں نے اعلان کیا کہ اردو ادب کے نقطہ نظر سے میں ادیبوں کا فیصلہ لینا چاہتا ہوں تو سب نے کہا اسکی زبان کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی ہے۔

شرح حدائق بخشش ص ۶۲۶

میرا دین پارہ عناں نہیں

ہند میں ایک ریاست تھی نان پارہ اس کے نواب حضرت نوری میاں رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مرید تھے۔

اس نے اپنے پیر و مرشد کی بارگاہ میں عرض کی کہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے میرے لئے ایک رباعی لکھوا دیں تا کہ رہتی دنیا تک میرے نام کے ڈنکے بجتے رہیں گے انہو نے فرمایا کہ اچھا کچھ کرتے ہیں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک مجلس میں خوش نظر آرہے تھے حضرت نوری میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ میرا مرید ہے اور ریاست نان پارہ کا نواب ہے ان کی خواہش ہے کہ ان کے لئے کوئی قطعہ لکھدیں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت قلم اٹھایا اور فی البدیہہ یہ شعر لکھ دیا۔

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

نواب نے اپنا سر پیٹ لیا اور پچھتانے لگا کہ اس سے تو بہتر تھا نہ لکھواتا

معارف رضا شمارہ ۱۰ ص ۱۵۵

فرماتے ہیں کہ میں اہلِ ثروت کی مدح سرائی کیوں کروں۔ میں تو اپنے کریم اور سرور عالم ﷺ کے در کا فقیر ہوں۔ میرا دین پارہ ناں نہیں نان کا معنی روٹی اور پارہ یعنی ٹکڑا۔ مطلب

یہ کہ میرا دین روٹی کا ٹکڑا نہیں ہے جس کے لیے مالداروں کی خوشامدیں کرتا پھروں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ میں دنیا کے تاجداروں کے ہاتھ بکنے والا نہیں ہوں۔ آجکل نعت خواں بھی اپنے حال پر رحم کریں کس طرح لوگوں سے پیسے نکلوانے کے لئے خوشامد کرتے ہیں یہ شعر حاجی صاحب کی نظر ہے اور یہی حال نقیب محفل حضرات کرتے ہیں اور یہ دونوں لوگ اتنے جاہل کہ جسکا حساب نہیں آجکل نعت خوانی کے مقدس عمل کو بطورِ پیشہ اپنانے والے بے عمل لوگوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہیں کہ یہ کوئی کاروبار نہیں کہ اس کو پیسے بٹورنے کا ذریعہ بنایا جائے نعت پڑھنے والا جس کی نعت پڑھ رہا ہے اس کے طریقے پر نہیں چل رہا تو نعت پڑھنے کا کیا فائدہ؟ جس طرح آجکل تازہ داڑھی منڈوا کر موسیقی کی طرز پہ گانوں کے انداز میں نعت خوانی ہو رہی ہے اور بعض نعت خوانوں کے کروڑوں روپیہ بینکوں کی زینت بنے ہوئے اس پیسے کا اہلِ سنت کو کوئی فائدہ نہیں کیونکہ نہ تو اس پیسے سے کوئی مسجد بنائی جائے گی اور نہ کوئی مدرسہ بنایا جائے گا اور نہ ہی کوئی ہسپتال ہی بنائیں گے کہ قوم کو کوئی فائدہ ہو ان لوگوں نے اگر عمرہ بھی کرنا ہو تو اس انتظار میں رہیں گے کوئی عمرہ کا ٹکٹ ہی نکل آئے افسوس کہ ہماری عوام ہی وہاں ہی پیسے خرچ کرتے ہیں جہاں اخبار میں نام آئے یا مووی بن رہی ہو یا مجمع عام ہو لوگ کہیں کہ بہت عاشق رسول ہے اگر ان کو کہا جائے کہ یہ کتاب چھپوا دو تو حاجی صاحب اور عاشقِ رسول کا جواب یہ ہوتا ہے کہ پہلے بہت کتابیں موجود ہیں اس کو کیا کرنا ہے۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے   سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

افسوس   بدمذہب لوگوں کا سارا پیسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین متین کے خلاف گندہ لٹریچر پھیلانے میں خرچ ہو رہا ہے جبکہ ہمارا سارا پیسہ قوالوں عرسوں مزارات پر چادریں چڑھانے میں خرچ ہو رہا ہے اور صرف گیارہویں کے لنگر پکانے کو ہی دین کی سب سے بڑی خدمت سمجھا جا رہا ہے مدارس ویران ہو گئے اور مسجدیں اجڑ گئیں دین کا کام نہ ہونے کی طرح ہو گیا ہے۔

بس آج یہی پڑھو

حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے صوفی افتخار قصوری نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام شروع کیا

زہے عزت واعتلائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نعت خواں کو آگے جانے نہیں دیا اور فرمایا کہ بار بار یہی پڑھو

کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ رحمہ اللہ پر بھی بار بار پڑھتے اور ساتھیوں کو کہتے کہ پڑھو

کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دو عظیم رہنما ابوحنیفہ و رضا ص ۲۰۱

ایک غیر مقلد عالم کو تین دن وجد

ایک غیر مقلد عالم مولوی محمد اسحاق نے امامِ اہلِ سنت کو اعلیٰ حضرت بھی تسلیم کیا اور یہ بیان کیا جب میں نے اور میرے فلاں دوست نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام۔

لحد میں عشقِ رخِ شاہ کا چراغ لے کے چلے

اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

سنا تو تین دن وجد میں روتے رہے   دو عظیم رہنما ابوحنیفہ و رضا ص ۱۹۱

ایک بیان نیٹ پر آج بھی موجود ہے مولوی محمد اسحاق نے خود تسلیم کیا ہے کہ میں امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو مجدد مانتا ہوں۔   فقیر قادری

کب ہیں درخت۔۔۔

مشہور شاعر جناب اطہر ہاپوڑوی مرحوم نے حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت

میں ایک نعت ارسال کی جس کا مطلع یہ تھا۔

> کب ہیں درخت حضرت والا کے سامنے
> مجنوں کھڑے ہیں خیمہ لیلیٰ کے سامنے

امامِ اہلِ سنت رحمہ اللہ سخت برہم ہوئے اور فرمایا دوسرا مصرعہ منصبِ رسالت سے فروتر ہے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلیٰ سے اور گنبدِ خضری کو لیلیٰ کے خیمہ سے تشبیہ دینا سخت بے ادبی ہے اور یوں قلم اٹھا کر اصلاح کردی۔

> کب ہیں درخت حضرتِ والا کے سامنے
> قدسی کھڑے ہیں عرشِ معلیٰ کے سامنے

امام احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری ص ۱۹۸

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جھوٹ

محبوبِ ملت مولانا محبوب علی خاں رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک حافظ صاحب آئے کلام لکھا ہوا تھا اس کو اصلاح کی غرض سے سنانا چاہتے تھے سنانا شروع کیا اس میں ایک شعر آیا جسکا مطلب تھا یارسول اللہ ﷺ میں آپ کی محبت میں دن رات تڑپتا ہوں کھانا پینا سب موقوف ہو گیا کسی وقت مدینہ طیبہ کی یاد دل سے جدا نہیں ہوتی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حافظ صاحب، اگر تو یہ سب ٹھیک ہے جو کچھ آپ نے لکھا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کا بہت بڑا مرتبہ ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں فنا ہو چکے ہیں اور اگر یہ شاعرانہ مبالغہ ہے تو خیال فرمائیے آپ کس بارگاہ میں جھوٹ بول رہے ہیں اور جھوٹ بھی ایسی بارگاہ میں جنہیں دلوں کے ارادوں، خطروں، قلوب کی خواہشوں اور نیتوں پر اطلاع ہے جن سے اللہ تعالی نے ماکان ومایکون کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں رکھا اور اس کے بعد وہ اشعار کٹوا دیئے۔

قلادہء بخشش ص ۹

سلام اعلی حضرت

سلام کیسے لکھا؟

حضرت شیر بیشہ اہلِ سنت مولانا حشمت علی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ہروقت دین کے کام میں مصروف رہتا ہوں ایک دن اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ تانگہ میں بیٹھ کر پرانے شہر بریلی وعظ فرمانے جارہے تھے میں نے عرض کیا کہ حضور آپ نے فرمایا تھا کہ میں ہروقت دین کے کام میں مصروف رہتا ہوں آپ تو اس وقت تانگہ میں بیٹھ کر تشریف لے جارہے ہیں تو دین کا کون سا کام کررہے ہیں جواب ارشاد فرمایا مولانا ایک تو ہم وعظ کہنے جارہے ہیں یہ بھی دین کا کام ہے اور دوسرا میں نے گھر سے لیکر یہاں تک سلام کے ساٹھ شعر موزوں کئے ہیں آپ لکھ لیں حضرت شیر بیشہ اہلِ سنت مولانا حشمت علی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حیران رہ گیا کہ یہ خداداد صلاحیت ہے کہ انسانی عقل سے وراء ہے۔

سخنِ رضا ص ۳۰۴

تم یہی پڑھو

حضرت سیدنا پیر طریقت قطبِ وقت سید طاہر علاء الدین القادری الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کچھ مریدین حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے جارہے تھے انہوں نے عرض کیا کہ ہم وہاں سلام کیسے عرض کریں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ لوگ اگرچہ پسند نہیں کرتے مگر تم نے وہاں پڑھنا ہے۔

> مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شرح حدائق بخشش ص ۹۹۹

یہ کلام تو اعلی حضرت کا نہیں

حضرت عبدالرحمن الحسنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خواجہ فقیر سلطان علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اردو زبان سے بلکل ناواقف تھے اور سکول کی تعلیم سے بلکل نا آشنا تھے اس سب کے باوجود ہر جمعہ کی نماز کے بعد آپ کی مسجد میں سلام۔

مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

پڑھا جاتا اور آپ پر جمعہ کو رقت و گریہ طاری ہو جاتا اگر کوئی شخص کوئی اور شعر درمیان میں پڑھ دیتا تو فورا فرماتے کہ آج تم نے اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں کوئی اور کلام شامل کر دیا ہے۔

تحفہ سلطانیہ ص ۲۱

عربی میں ترجمہ

مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اس سلام شریف کا عربی میں ترجمہ کیا گیا جو منظوم ہے قاہرہ مصر سے ۱۹۹۹ میں المنظومة السلامیه فی مدح خیر البریه کے نام سے شائع ہوا اس کا ترجمہ کرنے والے الجامعۃ الازہر کے استاذ الدکتور حازم محمد احمد محفوظ ہیں جو ادب کے استاذ ہیں۔

سہ ماہی افکار رضا جولائی تا ستمبر ۲۰۰۱

سلام رضا کا پلڑا بھاری ہے

مولانا کوثر نیازی جو کہ دیوبند مسلک سے تعلق رکھتے تھے کہتے ہیں میں نے اردو، فارسی، عربی تینوں زبانوں کا کلام دیکھا ہے اور بالاستیعاب دیکھا ہے میں بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ تمام زبانوں اور تمام زمانوں کا پورا نعتیہ کلام ایک طرف اور شاہ احمد رضا کا سلام۔

مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ایک طرف۔ دونوں کو ایک ترازو میں رکھا جائے تو احمد رضا کے سلام کا پلڑا بھاری ہوگا۔

اردو زبان کا قصیدہ بردہ شریف

مولانا کوثر نیازی جو کہ دیوبند مسلک سے تعلق رکھتے تھے کہتے ہیں اگر یہ کہوں کہ اردو زبان کا قصیدہ بردہ شریف ہے تو بھی اس میں ذرہ بھر بھی مبالغہ نہیں ہوگا۔

امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت ص ۱۱

آج ہر مسجد میں آواز گونج رہی ہے

ملک شیر محمد اعوان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے لئے بے شمار شعراء نے سلام لکھ کر ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے مگر جو امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے جو اس کو مقبولیت حاصل ہوئی کہ ہر مسجد اس سے گونج رہی ہے۔

مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری ص ۲۶

فتاوی رضویہ شریف

ایک ہی کتاب کافی ہے

جب مفتی محمد حسن دیوبندی بانی جامعہ اشرفیہ ہندوستان سے لاہور آئے تو واہگہ باڈر تک کئی علماء دیوبند ہندوستانی الوداع کرنے آئے اور پاکستانی علماء استقبال کرنے حاضر ہوئے اور علماء نے کہا کہ آپ اتنی بڑی لائبریری میں سے کچھ بھی نہیں لائے اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے کہا میں مفتی ہوں اور ایک ہی کتاب ایسی لایا ہوں جو مجھے ساری کتابوں سے مستغنی کر دے گی اور وہ کتاب جو انہوں نے چادر میں لپیٹ کر بغل میں دبا رکھی تھی اب علماء تجسس میں تھے کہ یہ کونسی اتنی بڑی کتاب ہے جو ساری کتابوں سے بے نیاز کر دے گی جب راز کھلا تو فتاوی رضویہ شریف کی پہلی جلد تھی۔

دو عظیم رہنما ابو حنیفہ و رضا ص ۱۸۶

ترجمہ کنزالایمان

کنزالایمان کیسے وجود میں آیا

امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کو کثرتِ مشاغل کی وجہ سے فرصت نہیں ملتی تھی حضرت صدرالشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ نے امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کیا اور قوم کو اس کی کس قدر ضرورت ہے اسے ظاہر کرتے ہوئے اس کے لئے اصرار کیا اعلی حضرت نے وعدہ تو فرمالیا لیکن کثرت مشاغل کی وجہ سے تاخیر ہوگئی تو اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ترجمہ کے لئے وقت نکالنا تو مشکل ہے اس لئے آپ رات کو سونے کے وقت یا دن کو قیلولہ کے وقت آجایا کریں تو میں املاء کرادیا کروں گا ایک دن حضرت صدرالشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ قلم کاغذ لیکر حاضر ہوگئے اور عرض کیا حضرت ترجمہ شروع ہوجائے، چنانچہ اسی وقت ترجمہ شروع ہوگیا۔

ماہنامہ فیض الرسول مارچ ۱۹۶۶

علماء حیران رہ جاتے

امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ زبانی طور پر ترجمہ بولتے جاتے اور صدرالشریعۃ اس کو لکھتے جاتے لیکن ترجمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ علیہ الرحمۃ پہلے کتبِ تفسیر ولغت کو ملاحظہ فرماتے اس کے بعد آیت کے معنی سوچتے پھر ترجمہ بیان کرتے بلکہ آپ قرآن مجید کا ترجمہ فی البدیہہ برجستہ زبانی طور پر بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یاداشت والا حافظ اپنی قوتِ حافظہ پر زور ڈالے بغیر قرآن شریف کو فرفر پڑھتا جاتا ہے پھر جب مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ اور دیگر علمائے حاضرین اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے کا کتبِ تفسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلی حضرت رحمہ اللہ کا یہ برجستہ فی البدیہہ ترجمہ تفاسیر معتبرہ کے بلکل مطابق پاتے۔

سوانح اعلی حضرت ص ۲۷۴

کنزالایمان کے ہوتے ہوئے کوئی ترجمہ لطف نہیں دیتا

حضرت لبید بن ربیعہ العامری رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت کے بہت بڑے شاعر تھے جن کے بارے میں یہ ضرب المثل مشہور تھی **ا کتبوھا علی الحناجر ولو بالخناجر** ان کے شعروں کو اپنی اپنی گردنوں پہ لکھ لو اگر چہ تم کو خنجر کی نوک کے ساتھ لکھنا پڑے۔
جب اسلام قبول کیا تو شعر کہنا ترک کردیا لوگوں کو یہ بات بڑی عجیب لگی کہ شاعر ہو لیکن شعر کہنا ترک کردے ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ مبارک آپ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمائش کی کہ کوئی شعر سناؤ تو انہوں نے سورۃ بقرہ شریف کی چند آیات تلاوت کردیں تو حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ میں نے تو شعر کا کہا تھا تم نے قرآن سنا دیا حضرت لبید بن ربیعہ العامری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جناب جب سے قرآن سیکھا ہے اس وقت سے اشعار میں لذت ہی نہیں ملتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوش ہوکر ان کے وظیفہ میں پانچ سو کا اضافہ فرمادیا بلکل اسی طرح کنزالایمان کے ہوتے ہوئے رسول اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کو کسی ترجمہ کی ضرورت نہیں جس طرح حضرت لبید رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھ کر اشعار میں لذت نہیں ملتی تھی اسی طرح رسول اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو کنزلایمان پڑھ کر کسی ترجمہ سے لذت نہیں ملتی۔

انوار کنزالایمان ص ۲۷

فارسی میں ترجمہ شیخ سعدی کا اور اردو میں۔۔۔۔

امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قرآن عظیم کے مطالب کو سمجھنا بلاشبہ مطلوب اعظم ہے مگر بے علم کثیر وکافی کے ترجمہ دیکھ کر سمجھ لینا ممکن نہیں بلکہ اس کے نفع سے ضرر بہت زیادہ ہے جب تک کسی عالم ماہر کامل سنی دین دار سے نہ پڑھے خصوصا اس حالت میں کہ ترجمہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے سوا آج تک اردو فارسی جتنے ترجمے چھپے ہیں کوئی صحیح نہیں بلکہ بے علم بلکہ کم علم کو بھی گمراہ کردیں۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۳۸۲

اس سے ثابت ہوا کہ فارسی میں ترجمہ شیخ سعدی کا اور اردو میں کنز الایمان دیکھنا چاہیے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں رہنمائی فرمائی

امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے علمِ جفر کی اجازت حاصل کرنا چاہی۔ اس میں کچھ پڑھا جاتا ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں تشریف لاتے ہیں۔ اگر اجازت عطا ہوئی حکم مل گیا ورنہ نہیں۔ میں نے تین روز پڑھا، تیسرے روز خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے اور اس میں ایک بڑا پختہ کنواں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور چند صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بھی حاضر ہیں جن میں سے میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچانا۔ اس کنوئیں میں سے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام (علیہم الرضوان) پانی بھر رہے ہیں۔ اس میں سے ایک بڑا تختہ نکلا کہ عرض (یعنی چوڑائی) میں ڈیڑھ گز اور طول (یعنی لمبائی) میں دو گز ہوگا اور اس پر سبز کپڑا چڑھا ہوا تھا جس کے وسط میں سفید روشن بہت جلی قلم سے اھذ اسی شکل میں لکھے ہوئے تھے جس سے میں نے یہ مطلب نکالا کہ اس کا حاصل کرنا ہذیان فرمایا جاتا ہے۔ اس سے بقاعدہ جفر اذن نکل سکتا تھا۔ ہ کو بطورِ صدر موخر آخر میں رکھا۔ اس کے عدد پانچ ہیں اب وہ اپنی پہلی جگہ سے ترقی کر کے دوسرے مرتبہ میں آگئی اور پانچ کا دوسرا مرتبہ پانچ دہائی ہے یعنی پچاس جس کا حرف نون ہے یوں اِذن سمجھا تا مگر میں نے اس طرف اِلتفات نہ کیا اور لفظ کو ظاہر پر رکھ کر اس فن کو چھوڑ دیا کہ اھذ کے معنی ہیں فضول بک۔

الملفوظ ص ۱۵۳

حضرت شیخ صالح کمال کی محبت

امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں جب حرمین شریفین میں بیمار ہوا تو شدتِ مرض و شوقِ مدینہ طیبہ میں جب وہ جملہ میں نے کہا کہ روضہ انور پر ایک نگاہ پڑ جائے پھر دَم نکل

جائے۔ دونوں علمائے کرام کا غصے سے رنگ مُتغیّر ہوگیا اور حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے فرمایا ہرگز نہیں بلکہ 'تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ ثُمَّ یَکُوْنُ' تو روضہ انور پر اب حاضر ہو، پھر حاضر ہو، پھر حاضر ہو، پھر مدینہ طیبہ میں وفات نصیب ہو۔ مولیٰ تعالیٰ اُن کی دُعا قبول فرمائے۔

الملفوظ ص ۲۰۴

امام ابو حنیفہ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں

مکہ مکرمہ کے عالمِ جلیل سید اسماعیل بن سید خلیل رحمۃ اللہ علیہما نے جب امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتوی دیکھا تو پکار اٹھے۔

واللہِ أقول والحق اقول انہ لو راھا ابو حنیفۃ النعمان لاقرّت عینہ وجعل مولفھا من جملۃ الاصحاب

ترجمہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں کہتا ہوں اگر اس فتوی کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ دیکھ لیتے تو اس فتوی لکھنے والے کو اپنے اصحاب یعنی امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے زمرے میں شامل فرماتے۔

الاجازات المتینہ مکتوب ۱۶ ذوالحجہ

العلماء عیالُ احمد رضا

حضرت علامہ مولانا مفتی معراج القادری فرماتے ہیں کہ جس طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ الناس کلھم عیال ابی حنیفۃ فی فقہ کہ سارے لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کی اولاد ہیں اگر یہی جملہ قدرے ترمیم کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی شان میں کہا جائے العلماء کلھم عیالُ احمد رضا فی الفقہ کہ سارے علماء جو معاصرِ زمانہ ہیں فقہ میں امام احمد رضا خاں رحمہ اللہ کی عیال ہیں تو بلا شبہ حق بجانب اور صحیح ہوگا۔

خیابان رضا ص ۷۸

میں حیران رہ گیا۔۔۔

حضرت سیدنا ابوالحسن زید فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا میں نے مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے اضحیہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے بھیڑ کی اتنی اقسام بیان کیں کہ میں حیران رہ گیا۔

خیابان رضا ص ۱۶۱

صرف دو ہی عالم ہیں

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے تیسرے دن حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کی دستار بندی کی تقریب تھی اس سلسلے میں جب آپ سے بات کی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہندوستان میں صرف دو ہی عالم ہیں کہ جن کے عالم ہونے پر مجھے یقین ہے ایک مولانا احمد رضا خان اور دوسرے مولانا محمد غازی خان صاحب اس لئے مولانا محمد غازی خان صاحب کی دستار بندی کی جائے اور ان کو حضرت اعلیٰ رحمہ اللہ کا جانشین بنایا جائے۔

سہ ماہی انوار رضا عظمۃ ابرار نمبر ص ۱۶۳

لو قیل فی حقه انه مجدد۔۔۔

حافظ کتب حرم حضرت سید اسماعیل خلیل مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لو قیل فی حقه انه مجدد هذا القرن لكان حقا وصدقا ترجمہ اگر ان کے بارے میں کہا جائے یہ کہا جائے وہ اس صدی کے مجدد ہیں تو یہ بات صحیح ہے اور سچ ہے۔

سیدی ضیاء الدین احمد مدنی جلد اول ص ۶۲۸

وہ محدثین کے امام ہیں

الشیخ یسین احمد خیاری المدنی رحمۃ اللہ علیہ امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کے

بارے میں فرماتے ہیں وهو امام المحدثين ترجمہ وہ محدثین کے امام ہیں

سیدی ضیاء الدین احمد مدنی جلد اول ص ۶۲۵

وحشی کبوتر بھی ادب کرتے

حرم شریف میں پہلے شیخ عمر مکی کا مکان کرایہ پر لیا تھا پھر سید عمر رشیدی ابن سید ابو بکر رشیدی اپنے مکان پر لے گئے۔ بالا خانے کے درِوسطانی (یعنی بیچ والے دروازے) پر میری نشست تھی، دروازوں پر جو طاق (یعنی دیوار میں بنے ہوئے محراب دار ڈاٹ) تھے بائیں جانب کے طاق میں وحشی کبوتروں کا ایک جوڑا رہتا، وہ تنکے لاتے اور گرایا کرتے۔ اس طرف کے بیٹھنے والوں پر گرتے، جب علالت میں میرے لئے پلنگ لایا گیا، وہ اس در کے سامنے بچھایا گیا کہ تشریف لانے والوں کے لیے جگہ وسیع رہے۔ اس وقت سے کبوتروں نے وہ طاق چھوڑ کر دروازہ وسطانی کے طاق میں بیٹھنا شروع کیا کہ اب جو وہاں بیٹھتے ان پر تنکے گرتے۔ حضرت مولانا سید اسمٰعیل نے فرمایا: وحشی کبوتر بھی تیرا لحاظ کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: صَالَحْنَاهُمْ فَصَالَحُوْنَا، ہم نے ان سے صلح کی تو انہوں نے بھی ہم سے صلح کی۔ اس پر بعض علمائے حاضرین نے فرمایا: کہ ہم پر کیوں تنکے پھینکتے ہیں، ہم نے ان سے کون سی جنگ کی ہے؟ میں نے کہا: میں یہاں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ یہ جہاں آکر بیٹھتے ہیں انہیں اُڑاتے ہیں، کنکریاں مارتے ہیں۔ سلامیوں کی توپیں جب چھوٹتی ہیں یہ خوف سے تھر تھرا کر رہ جاتے ہیں۔ یہ سب میرا مشاہدہ ہے حالانکہ یہ حرم محترم کے وحشی ہیں، انہیں اُڑانا یا ڈرانا منع ہے۔ پیڑ کے سایے میں حرم کا ہرن بیٹھتا ہو آدمی کو اجازت نہیں کہ اسے اٹھا کر خود بیٹھے۔ اُن عالم نے فرمایا: یہ کبوتر ایذا دیتے ہیں، اوپر سے کنکریاں پھینکتے ہیں، لیمپ کی چمنی توڑ دیتے ہیں۔ میں نے کہا: کیا یہ ابتداءً ایذا (یعنی تکلیف پہنچانے میں پہل) کرتے ہیں؟ کہا: ہاں! میں نے کہا: تو فاسق ہوئے اور کبوتر بالاجماع فاسق نہیں چیل کوے فاسق ہیں۔ وہ ساکت (یعنی خاموش) ہو گئے۔ شریعت میں وہ جانور فاسق ہے جو بغیر اپنے نفع کے بالقصد ابتداءً ایذا پہنچائے (فتح الباری، کتاب جزاء الصید تحت

الحدیث ۱۸۲۹، ج ۴، ص ۳۳ ملخصا) ایسے جانور کا قتل حرم شریف میں بھی جائز ہے۔ جیسے چیل، کوا، بندر، چوہا۔ (بحرالرائق شرح کنزالدقائق، کتاب الحج، فصل ان قتل محرم صیدا، ج ۳، ص ۵۹) چیل، کوے زیور اٹھا کر لے جاتے ہیں، بندر کپڑے پھاڑ ڈالتے ہیں۔ چوہے کتابیں کترتے ہیں جس میں اُن کا کوئی نفع نہیں، محض براہِ شرارت ایذا دیتے ہیں لھذا فاسق ہیں بخلاف بلی کے کہ اگرچہ مرغی پکڑتی، کبوتر توڑتی ہے مگر اپنی غذا کے لیے نہ تمہاری ایذا کے لیے۔ کنکریاں اگر طاق میں ہوں کبوتر کے چلنے پھرنے سے گریں گی نہ یہ کہ چٹنی پر کنکری مارنا انہیں مقصود ہو اس قسم کے وقائع (یعنی واقعے) بہت تھے کہ یاد نہیں۔ اگر اُسی وقت مُنضبط کر (یعنی لکھ) لیے جاتے محفوظ رہتے مگر اس کا ہمارے ساتھیوں میں سے کسی کو احساس بھی نہ تھا۔

الملفوظ ۳۰۹

بارش میں طوافِ کعبہ

اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اَواخرِ محرم میں بِفَضْلِہٖ تَعَالیٰ صحت ہوئی۔ وہاں ایک سلطانی حمام ہے میں اُس میں نہایا۔ باہر نکلا ہوں کہ ابر (یعنی بادل) دیکھا، حرم شریف پہنچتے پہنچتے برسنا شروع ہوا۔ مجھے حدیث یاد آئی کہ جو مینہ برستے میں طواف کرے وہ رحمتِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) میں تیرتا ہے۔ فوراً سنگِ اسود شریف کا بوسہ لے کر بارش ہی میں سات پھیرے طواف کیا، بخار پھر عود کر (یعنی واپس) آیا۔ مولانا سید اسمٰعیل نے فرمایا: ایک ضعیف حدیث کے لئے تم نے اپنے بدن کی یہ بے احتیاطی کی! میں نے کہا: حدیث ضعیف ہے مگر امید بِحَمْدِ اللہ تَعَالیٰ قوی ہے۔ یہ طواف بِحَمْدِ اللہ تَعَالیٰ بہت مزے کا تھا۔ بارش کے سبب طائفین (یعنی طواف کرنے والوں) کی وہ کثرت نہ تھی۔

الملفوظ ص ۲۱۳

وصال شریف کا علم

حضرت محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کے نبیرہ فرماتے ہیں کہ جب امامِ اہلِ سنت

رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دینے لگے تو بستر کے سرہانے ایک کاغذ برآمد ہوا جس پر یہ آیۃ مبارکہ تحریر تھی ویطاف علیھم بآنیة من فضة واکواب نیچے لکھا ہوا تھا اگر واؤ سمیت اس آیۃ کو پڑھو تو میرے انتقال کی تاریخ نکلتی ہے اگر بغیر واؤ کے پڑھو تو حضرت محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کی کے انتقال کی تاریخ نکلتی ہے۔

حیاتِ اعلیٰ حضرت حصہ دوم ص ۴۴۴

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

حضور قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ نے ایک بار فرمایا کہ عرصہ ہوا کہ فقیر بعارضہ فالج صاحب فراش ہو گیا اس حالت میں ایک رات میں نے بحال زار سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا جس کی یہ سزا ہے میرے پیر و مرشد کے صدقے مجھے معاف فرمایا جائے اور در پاک کی حاضری کا شرف عطا فرمایا جائے اور اسی طرح حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ سے بھی استغاثہ کیا چنانچہ اسی رات خواب میں دیکھا کہ سیدنا اعلیحضرت رحمہ اللہ اور ان کے ساتھ دو بزرگ نہایت روشن چہرے والے میرے غریب خانہ پر تشریف لائے امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ضیاء الدین آج تم نے ایسی درخواست کی کہ میرے غوث پاک رضی اللہ عنہ تمھارے پاس خود تشریف لائے ہیں اور دوسرے بزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ بزرگ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ عنہ ہیں اس کے بعد سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ نے میرے جسم پر دستِ مبارک پھیرا اور فرمایا کہ اٹھو اس حکم کے تحت میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہ تینوں بزرگ نماز میں مشغول ہو گئے اس پر میں بیدار ہو گیا تو واقعی کمرے میں کھڑا ہوا تھا اس پر میں نے نعرہ رسالت ﷺ لگایا گھر کے سارے افراد دوڑے آئے اور صحتیاب دیکھ کر حیران رہ گئے میں نے ان کو کہا اس جگہ لوہے کی الماری رکھ دو، اسلئے کہ اس مقام پر اللہ کے ولیوں نے نماز ادا کی ہے۔

سیدی ضیاء الدین احمد القادری جلد اول ص ۲۸

تم نے جمعہ یہاں پڑھانا ہے

ہمارا ایک جگہ ندائے یارسول اللہ ﷺ پر مناظرہ تھا مناظرہ سے کچھ دن پہلے خواب دیکھا کہ میں فقیر ضیاء احمد قادری اور مولانا محمد شہریار رضوی صاحب دامت برکاتھم العالیہ دونوں موٹر سائیکل پر بریلی شریف حاضر ہوئے جب وہاں پہنچے تو میں نیچے کھڑا ہو گیا مولانا گئے اور تھوڑی دیر میں واپس آئے اور کہا کہ مجھے اعلیحضرت رحمہ اللہ نے کام بھیجا ہے آپ جاؤ زیارت کرو میں آتا ہوں میں جب حاضرِ خدمت ہوا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دست بوسی کی اور بیٹھ گیا لوگ آرہے ہیں اور مختلف کتب دیکھا رہے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ یہ چھاپ دو اور یہ بھی چھاپ دو جب لوگ جاتے ہیں تو آپ نے مجھے فرمایا کہ آپ کتنے دن رہو گے؟ میں نے عرض کیا جتنے دن آپ فرمائیں گے اتنے میں فرمایا کہ میں نے شہریار کو وہاں بھیجا ہے جہاں تاریخ آگے کر دیتے ہیں میں دل میں سوچ لگا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو انگریزی سے کتنی نفرت ہے ایمبسی کا نام نہیں لیا پھر آپ نے فرمایا کہ جمعہ تم نے یہاں میری مسجد میں پڑھانا ہے اتنے میں آنکھ کھلی تو یقین ہو گیا کہ اب اللہ تعالیٰ خیر فرمائے گا ہم اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ کا کرم ہو امنکرین کے بڑے بڑے آئے ہوئے تھے ہم طالب علموں کے سامنے ذلیل ہو کر چلتے بنے۔

جو کچھ مولا علی وغوثِ جلی نے لکھوایا۔۔۔

حضور قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں کہ حضور علماء یہ بات تسلیم نہیں کرتے کہ مصنف نے صرف سات گھنٹے میں الدولۃ المکیہ لکھ لی اور ڈیڑھ گھنٹے میں نظرِ ثانی کر کے ساڑھے آٹھ گھنٹے میں مکمل کر دی ساتھ یہ کہ مصنف سفر میں بھی اور کتب سے دور بھی اور بیمار بھی یہ کیسے ممکن ہے؟

تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ واقعہ یوں ہے کہ اس وقت میرے جگر میں درد تھا جس کی وجہ سے بخار تھا مسئلہ سامنے آیا اور مدلل جواب لکھنے کا اصرار کیا گیا معذرت بھی قبول نہ کی گئی دوسرے دن اسی حالت میں اٹھا زم زم شریف سے وضو بھی کیا برکت حاصل کرنے کے

لئے اور پیا حجرِ اسود کا بوسہ لیا، کعبہ شریف کا طواف کیا اور دو نفل ادا کئے تو مقامِ ابراہیم پر حاضر رہا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کی سید الانبیاء ﷺ اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ سے استعانت طلب کی لکھنا چاہا بیت اللہ شریف کیطرف نگاہ اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ کعبہ شریف کے دروازے میں حبیبِ خدا ﷺ جلوہ فرما ہیں اور سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ دائیں اور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ بائیں حاضر ہیں جو فرماتے گئے میں تحریر کرتا گیا گویا کہ جو میرے دل پر القاء ہوتا گیا میں لکھتا گیا۔

سیدی ضیاء الدین احمد مدنی جلد اول ص ۲۹۳

افسوس کہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے

ایک جگہ علماء کا مجمع تھا جن میں مولانا سید برکات احمد ٹونکی، حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مشتاق احمد کانپوری، حضرت سید سلمان اشرف چیئرمین اسلامک اسٹڈیز یونیورسٹی علی گڑھ اکابر علماء موجود تھے حضرت مولانا حبیب الرحمٰن شروانی سابق صدر امور مذہبی حیدر آباد نے سوال کیا کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ مبارکہ کے کتنے پیچ تھے؟ مولانا سید سلمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کا جواب صرف مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ دیتے افسوس کہ وہ اب دنیا میں نہیں رہے مولانا کے اس فرمان کی سب علماء نے تائید کی۔

امام احمد رضا کاملین کی نظر میں ص ۶۰

میرے پیر مدینہ منورہ میں اور۔۔۔۔

حضور قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حرم شریف کے باب السلام سے اندر حاضر ہوا تو دیکھتا ہوں کہ میرے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے درود و سلام کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں مجھے بہت دکھ ہوا کہ میرے پیر و مرشد مدینہ منورہ میں اور مجھے خبر ہی نہیں جب میں پہنچا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو نہ دیکھ پایا پھر باب السلام گیا وہاں سے دیکھا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مواجہہ شریف کے

سامنے کھڑے درود وسلام کا نذرانہ پیش کرر ہے ہیں دوبارہ قریب آیا تو وہی پہلے والی کیفیت جب تیسری بار باب السلام سے مڑکر دیکھا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مواجہ شریف کے سامنے کھڑے درود وسلام کا نذرانہ پیش کرر ہے ہیں تو معاملہ سمجھ گیا کہ اس میں دخل دینا مناسب نہیں اور گھر کو چلا آیا۔

سیدی ضیاء احمد مدنی جلد اول ص ۲۸۶

کیا امام احمد رضا خان موجدِ بدعات تھے؟

اپنے لئے تو اتنا بھی پسند نہ کرتے

مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

(حضور ایک صاحب کی طرف متوجہ ہوکر حکمِ مسئلہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک اور صاحب نے یہ موقع قدم بوسی سے فیض یاب ہونے کا اچھا سمجھا) قدم بوس ہوئے فوراً چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا اور ارشاد فرمایا: اس طرح میرے قلب کو سخت اذیت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے۔ یوں تو ہر وقت قدم بوسی ناگوار (یعنی ناپسند) ہوتی ہے مگر دو صورتوں میں سخت تکلیف ہوتی ہے، ایک تو اُس وقت کہ میں وظیفہ میں ہوں، دوسرے جب میں مشغول ہوں اور غفلت میں کوئی قدم بوس ہو کہ اُس وقت میں بول سکتا نہیں۔

(پھر فرمایا کہ) میں ڈرتا ہوں خدا وہ دن نہ لائے کہ لوگوں کی قدم بوسی سے مجھے راحت ہو اور جو قدم بوس نہ ہو تو تکلیف ہو کہ یہ ہلاکت ہے۔ حضرت قدس سرہ کو اپنی قدم بوسی نہایت ناگوار ہوتی۔ بارہا لوگوں کو اس سے سختی سے منع فرمایا۔

الملفوظ ص ۴۷۳

گانے والی کو بھگادیا

حضرت سید اسماعیل حسن میاں مارہروی فرماتے ہیں ایک بار امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر خانہ میں تشریف فرما تھے ایک گانے والی درگاہ معلّیٰ کی سیڑھیوں پر آکر گانا شروع کرنے ہی

والی تھی سازندوں نے ساز لگائے تھے تو مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی نظر پڑی تو بے اختیار ہو کر باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ تم یہاں کیسے آئے؟ یہ درگاہِ معلّیٰ ناچ گانے شیطانی کاموں کی جگہ نہیں فوراً یہاں سے روانہ ہوجاؤ یہ فرمایا اور درگاہ سے ان کو باہر کردیا۔

حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۱۹۹

عوتوں کے اجتماع کو ناپسند فرماتے

پیلی بھیت کے مشہور بزرگ شاہ جی محمد شیر میاں رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے حضرت محدث سورتی کے ہمراہ تشریف لے گئے جب ان کو دیکھا تو وہ عورتوں کو بے حجابانہ بیعت کر رہے تھے احکامِ شرع پر کمال غیرت کے باعث ملاقات کئے بغیر واپس تشریف لے آئے کوئی اور ہوتا تو بگڑ جاتا مگر شاہ صاحب کی حق پسندی و بے نفسی کا کمال اس طرح جلوہ گر ہوا کہ شام کو اسٹیشن تک پہنچانے تشریف لے آئے اور صبح والے واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ مولانا آج کے بعد میں عورتوں کو پسِ پردہ بیعت کیا کروں گا اس کے بعد اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے مصافحہ کیا اور معانقہ بھی کیا۔

حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۲۰۶

بے علم واعظ کو روک دیا

مولانا فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں ایک واعظ نے دورانِ وعظ یہ کہہ دیا کہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک میں فرشتے روح ڈالیں گے چونکہ اس سے حیاتِ انبیاء علیہم السلام کے مسلّمہ اصول کا انکار ہوتا تھا سنتے ہی امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا اور مولانا عبدالقادر رحمہ اللہ کو فرمایا کہ آپ اجازت دیں میں اس کو منبر سے اتاردوں مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی اس کو وعظ سے منع کردیا اور مولانا عبدالمقتدر سے فرمایا ایسے بے علموں کو مولانا احمد رضا خان کے سامنے میلاد شریف پڑھنے نہ بٹھایا کرو۔

حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۱۸۴

میں ان محافل میں نہیں جاتا

امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے میلاد خوانوں کے بیانوں اوران کے وعظوں میں جانا چھوڑ دیا ہے اور شاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا کہ حضرت ان میں سے ہیں کہ جنکا وعظ میں بخوشی سنتا ہوں۔

حیاتِ اعلی حضرت ص ۱۸۴

واعظوں کی محفل سے دوری

حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی عادت مبارکہ تھی دو تین اشخاص کے علاوہ کسی کی تقریر نہ سنتے تھے ان میں ایک مولانا امجد علی اعظمی تھے اس کی وجہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے تھے کہ عموما مقررین وواعظین میں افراط وتفریط ہوتی ہے حدیث کو بیان کرنے میں بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملا دیتے ہیں اوران کو حدیث قرار دے دیتے ہیں جو یقینا حدیث نہیں الفاظِ حدیث کی شرح وتفسیر یہ اور چیز ہے اور یہ جائز ہے مگر نفسِ حدیث میں اضافہ اور جس شئی کو رسول اللہ ﷺ نے نہ فرمایا ہو اس کو حدیث کہنا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا یہ حدیث گھڑنا ہے جس پر سخت وعید ہے اس وجہ سے میں ایسی مجالس میں شرکت پسند نہیں کرتا جہاں اس قسم کی خلافِ شرع بات ہو۔

حیات صدر الشریعہ ص ۵۱

کم داڑھی والے کو وظیفہ بھی نہ بتایا

ایک شخص امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے کسی وظیفہ کے خواہش مند ہوئے ان کی داڑھی حدِ شرع سے کم تھی فرمایا کہ پہلے داڑھی پوری کرو پھر وظیفہ ملے گا کچھ دنوں کے بعد عرض گزار ہوئے فرمایا کسی التماس کی ضرورت نہیں جب داڑھی پوری جائے گی وظیفہ خود ہی دے دیا جائے گا نوافل سے فرض وواجبات مقدم ہیں۔

خیابانِ رضا ص ۴۷

وضو اور نماز کی درستگی

ایک بار امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ نے تمام مدرسین وطلبہ کو حکم دیا کہ مولانا امجد علی صاحب کے سامنے وضو کریں اور دو دو رکعت نماز جہری ادا کریں اور مولانا اعظمی اچھی طرح دیکھیں ان کی غلطیاں دور کریں جن کی غلطیاں ہوں ان کو موقع دیا جائے پھر امتحان دیں وضو، نماز کا جب درست ہو جائیں تو امامت کروائیں ورنہ امامت نہیں کرواسکتے سب لوگوں نے اپنی نمازیں درست کیں اور وضو بھی۔

حیاتِ صدر الشریعہ ص ۴۸

مزار پر عورتیں

امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مت پوچھو کہ مزارات پر عورتوں کا جانا جائز ہے کہ نہیں؟ بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر اللہ تعالی کیطرف سے اور صاحبِ قبر کی طرف سے لعنت کتنی برستی ہے جس وقت وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس نہیں آتی ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔

سجدہ تعظیمی کی حرمت

فرماتے ہیں کہ اے مسلمان اے شریعت محمدیہ کے تابع فرمان جان اور یقین جان کہ سجدہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو جائز نہیں اللہ تعالی کے علاوہ سجدہ عبادت تو یقینا اجماعا شرکِ مبین و کفرِ مبین اور سجدہ تعظیمی حرام وگناہ کبیرہ بالیقین۔

حقیقی موحد کون؟

حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ اکثر بولتے ہیں فلاں چیز کافی ہے جیسے چائے میں شکر ہے؟ جی ہاں کافی ہے اگر اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں کوئی ایسا لفظ استعمال کرتا تو آپ تنبیہ فرماتے تھے اس لئے کہ لفظ کافی اسمائے الٰہیہ میں

سے ہے اس لئے ایسے موقع پر بولنا مناسب نہیں۔

سیرتِ صدر الشریعہ ص ۱۷۹

آجکل لوگ دال گوشت کو حلیم کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا نام ہے الباری کو باری کہتے ہیں جو کہ باری اللہ تعالیٰ کا نام ہے صمد یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے سورۃ اخلاص میں ذکر ہوا اللہ الصمد یہ ایک گلو کا نام رکھ دیا گیا کریم اللہ تعالیٰ کا نام قرآن میں ذکر ہوا آج مرہموں کا کریم رکھ دیا گیا خالق اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے شاعروں کو خالق کہا جاتا ہے کہ اس کلام کا خالق فلاں ہے عام بولا جاتا ہے فلموں میں کام کرنے والے مراثیوں کو اینجل یعنی فرشتہ کہا جانے لگا اور مراثیوں کو سٹار یعنی ستارہ کہا جانے لگا جو کہ میرے آقا کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو فرمایا تھا اصحابی کالنجوم میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ہمیں اس کا انتظار ہے جس طرح اصلی داتا کون کے نام سے کانفرنسیں ہوتی ہیں اور داتا عرش والا ہے کے نام سے جلسے ہوتے ہیں کاش یہ بھی جلسے ہوں خالق عرش والا ہے صمد عرش والا ہے صرف نظر اسی پر پڑتی ہے شرک وہیں نظر آتا ہے

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھادئے ہیں

جنازہ فرشتوں کے کندھوں پر

حضرت محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سید علی حسین شاہ اشرفی رحمۃ اللہ علیہ وضو فرما رہے تھے کہ اچانک رونے لگے میں آگے بڑھا اور عرض کیا حضور کیا ہوا؟ تو فرمانے لگے بھیا میں فرشتوں کے کاندھوں قطب الارشاد کا جنازہ دیکھ کر رو پڑا چند گھنٹے ہی گزرے تھے کہ اطلاع آئی کہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا۔

ایک عظیم شخصیت ص ۱۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

الاقوال المرضیہ من الفتاوی الرضویہ

المعروف

اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات

ومعہ

صلّوا علی الحبیب ﷺ

علامہ مولانا ضیاء احمد القادری الرضوی

علم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ جو کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں سے کچھ مسائل دریافت کئے گئے، انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا، تم ان مسائل میں کیا کہتے ہو؟ امام نے ان سوالوں کا درست جواب دیا، حضرت اعمش نے فرمایا، یہ جواب کہاں سے اخذ کیا؟ عرض کیا آپ کی انہی احادیث سے جو آپ سے میں نے روایت کیں، اور متعدد حدیثیں مع سندوں کے پیش کردیں، اس پر حضرت اعمش نے فرمایا کافی ہے، میں نے سو دنوں میں تم سے جو حدیثیں بیان کیں وہ تم نے ایک ساعت میں مجھے سنادی ہیں مجھے علم نہ تھا کہ ان احادیث پر تمہارا عمل بھی ہے، اے فقہا! تم طبیب ہو اور ہم عطار ہیں، اور اے مرد کامل! تم نے تو دونوں کنارے لئے۔

فتاوی رضویہ جلد اول ص ۱۴۷

اس سے ثابت ہوا کہ حدیث کو سمجھنا ہر آدمی کا کام نہیں کہ جو اٹھے حدیث دانی کا دعوی کرنا شروع کردے جیسے آجکل لوگوں کو کتاب کا نام لینا آتا نہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ ہم حدیث جانتے ہیں لطیفہ ایک شخص مجھ سے بحث کرنے لگا میں نے اسکو کہا کہ کیا تم نے مسلم شریف دیکھی ہے؟ تو کہنے لگا کہ میں نے پڑھی بھی ہے میں نے سوال کیا کہ کس نے لکھی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ صحابہ کرام نے لکھی ہے میں نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اگر تم نے پڑھی ہوتی تو علم تو ہوتا کہ کس نے لکھی ہے تو دوسرا جواب یہ دیا کہ وہ حضرت محمد ﷺ نے لکھی ہے اب ایسے لوگوں کے بارے میں کیا کہا جائے علمی حالت یہ ہے اور دعوی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی زیادہ عالم ہونے کا

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عقل مبارک

قال علی بن عاصم لو وزن عقل ابی حنیفة بعقل نصف اهل الارض لرجح بهم

ترجمہ اور علی بن عاصم نے فرمایا: اگر نصف اہل زمین کی عقلوں کے مقابلے میں امام ابو

حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عقل تولی جائے تو یہ ان سب پر بھاری پڑ جائے۔

فتاوی رضویہ جلد اول ص ۱۴۹

قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمام جہاں میں کسی کی عقل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مثل نہیں۔

فتاوی رضویہ جلد اول ص ۱۴۹

امام بکر بن حبیش کا قول مبارک

امام بکر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اگر ان کے تمام اهل زمانہ کی مجموع عقلوں کے ساتھ وزن کریں تو ایک ابوحنیفہ کی عقل ان تمام ائمہ واکابر و مجتہدین و محدثین و عارفین سب کی عقل پر غالب آئے۔

فتاوی رضویہ جلد اول ص ۱۴۹

وسوسہ والے سارا دن غسل ہی کرتے رہے

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ سے بعض با اعتماد لوگوں نے بیان کیا کہ دو وسوسہ والوں کو نہانے کی ضرورت ہوئی دریائے نیل پر گئے طلوع صبح کے بعد پہنچے ایک نے دوسرے کو کہا کہ تو اتر کر غوطہ لگا میں گنتا ہوں اور تجھ کو بتاتا جاتا ہوں کہ تیرے سر پر پانی پہنچا کہ نہیں وہ اترا اور غوطے لگانا شروع کئے اور یہ کہہ رہا ہے کہ ابھی تھوڑا اور نہالو کہ ابھی پانی نہیں پہنچا ایک صبح سے لیکر دو پہر تک نہاتا رہا تھک کر باہر آیا دوسرے کو کہا کہ اب تم غسل کرو میں دیکھتا ہوں کیوں کہ میرا تو غسل نہیں ہوا دوسرا گیا اس نے نہانا شروع کیا شام ہوگئی وہ اس کہ کہتا کہ ابھی سر پر پانی نہیں پہنچا وہ بھی مجبور ہو کر نکل آیا مگر دل میں شبہ رہا کہ غسل نہیں ہوسکا دن بھر کی نمازیں بھی ضائع ہوگئیں اور غسل بھی ان کا نہ ہوا۔

فتاوی رضویہ جلد اول ص ۷۷۱

وسوسہ کا ایک ہی علاج

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے طہارت کے بارہ میں وسوسہ تھا راستہ کی کیچڑ لگ جاتی تو میں اس کو دھوتا ایک دن میں صبح نماز کو جارہا تھا راستہ کی کیچڑ لگ گئی میں نے دھونا چاہا اور خیال آیا کہ دھوتا ہوں تو جماعت جاتی ہے ناگاہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت عطا فرمائی میں نے سارے کپڑے کیچڑ میں لوٹ پوٹ کر لئے اور یونہی نماز میں شریک ہو گیا اس دن کے بعد پھر وسوسہ نہ ہوا فرماتے ہیں کہ یہ اس کی مخالفت کی برکت ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے شیطان کے وسوسوں سے محفوظ فرمالیا۔

فتاوی رضویہ جلد اول ص ۷۷۱

امام صاحب کا علم دقیق ہے

وفی میزان الشریعۃ الکبری لسیدی العارف الامام الشعرانی سمعت سیدی فاعلیا الخواص رضی اللہ تعالی عنہ یقول مدارك الامام ابی حنیفۃ دقیقۃ لایکادیطلع علیھا الا اھل الکشف من اکابر الاولیاء

ترجمہ سیدی عارف باللہ امام شعرانی کی میزان الشریعۃ الکبری میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سیدی علی خواص کو فرماتے سنا کہ امام ابوحنیفہ کے مدارک اتنے دقیق ہیں کہ اکابر اولیا میں سے اہل کشف کے سوا کسی کو ان کی اطلاع نہیں ہو پاتی،

میزان الشریعۃ الکبریٰ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۱/۷۶) فتاوی رضویہ جلد ۲ ص ۶۳

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وضو کے پانی میں گناہ دیکھ لیتے تھے

امام شعرانی نے میزان الشریعۃ الکبری میں فرمایا کہ میں نے سیدی علی الخواص (جو بڑے شافعی عالم تھے (کو فرماتے سُنا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مشاہدات اتنے دقیق

ہیں جن پر بڑے بڑے صاحبانِ کشف اولیاء اللہ ہی مطلع ہو سکتے ہیں، فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ جب وضو میں استعمال شدہ پانی دیکھتے تو اس میں جتنے صغائر و کبائر مکروہات ہوتے ان کو پہچان لیتے تھے، اس لئے جس پانی کو مکلف نے استعمال کیا ہو اس کے تین درجات آپ نے مقرر فرمائے:

اوّل: وہ نجاست مغلظہ ہے کیونکہ اس امر کا احتمال ہے کہ مکلف نے گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

دوم: نجاست متوسطہ اس لئے کہ احتمال ہے کہ مکلف نے صغیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

سوم: طاہر غیر مطہّر، کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے مکروہ کا ارتکاب کیا ہو،

ان کے بعض مقلدین سمجھ بیٹھے کہ یہ ابوحنیفہ کے تین اقوال ہیں ایک ہی حالت میں، حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ تین اقوال گناہوں کی اقسام کے اعتبار سے ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور اسی کتاب میں ہے کہ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب نے نجاست کو مغلظہ اور مخففہ میں تقسیم کیا ہے، کیونکہ معاصی، کبائر ہوں گے یا صغائر۔

المیزان الکبریٰ کتاب الطہارۃ مصطفی البابی مصر ۱/۱۰۹) فتاوی رضویہ جلد ۲ ص ۶۳

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا کشف

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے سیدی علی الخواص کو فرماتے سنا کہ اگر انسان پر کشف ہو جائے وہ طہارت میں استعمال کئے جانے والے پانی کو انتہائی گندہ اور بدبودار دیکھے گا اور وہ اس پانی کو اسی طرح استعمال نہ کر سکے گا جیسے اُس پانی کو استعمال نہیں کرتا ہے جس میں کتا بلّی مرگئی ہو میں نے اُن سے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ابوحنیفہ اور ابو یوسف اہل کشف میں سے تھے کیونکہ یہ مستعمل کی نجاست کے قائل تھے، تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ ابوحنیفہ اور ان کے صاحب بڑے اہل کشف تھے، جب وہ اُس پانی کو دیکھتے جس کو لوگوں نے وضو میں استعمال کیا ہوتا تو وہ پانی میں گرتے ہوئے گناہوں کو پہچان لیتے تھے اور کبائر کے دھوون کو صغائر کے دھوون سے الگ ممتاز کر سکتے تھے، اور صغائر کے دھوون کو مکروہات سے اور مکروہات کے دھوون کو خلاف

اولی سے ممتاز کر سکتے تھے اسی طرح جیسے محسوس اشیاء ایک دوسرے سے الگ ممتاز ہوا کرتی ہیں، فرمایا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ آپ جامع کوفہ کے طہارت خانہ میں داخل ہوئے، تو دیکھا کہ ایک جوان وضو کر رہا ہے، اور پانی کے قطرات اُس سے ٹپک رہے ہیں تو فرمایا اے میرے بیٹے! والدین کی نافرمانی سے توبہ کر۔ اس نے فوراً کہا میں نے توبہ کی۔ ایک دوسرے شخص کے پانی کے قطرات دیکھے تو فرمایا اے میرے بھائی! زنا سے توبہ کر۔ اس نے کہا میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وضو کا پانی گرتا ہوا دیکھا تو اُس سے فرمایا شراب نوشی اور فحش گانے بجانے سے توبہ کر۔ اس نے کہا میں نے توبہ کی۔

المیزان الکبری الطہارۃ مصطفی البابی مصر ۱/۱۰۹) فتاوی رضویہ جلد ۲ ص ۶۳

سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کا کشف

سیدی علی الخواص باوجود شافعی المذہب ہونے کے مساجد کے طہارت خانوں میں اکثر اوقات وضو نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ پانی ہم جیسے لوگوں کے جسموں کو صاف نہیں کرتا ہے کیونکہ یہ اُن گناہوں سے آلودہ ہے جو اس میں مل گئے ہیں، اور وہ گناہوں کے دھوون میں یہ فرق بھی کر لیتے تھے کہ یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلاف اولٰی کا، اور ایک دن میں ان کے ساتھ مدرسۃ الازہر کے وضو خانہ میں داخل ہوا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ حوض سے استنجا کریں، تو اس کو دیکھ کر لوٹ آئے میں نے دریافت کیا کیوں؟ تو فرمایا کہ میں نے اس میں ایک گناہ کبیرہ کا دھوون دیکھا ہے جس نے اس کو متغیر کر دیا ہے، اور میں نے اُس شخص کو بھی دیکھا تھا جو حضرت شیخ سے قبل وضو خانہ میں داخل ہوا تھا، پھر میں اُس کے پیچھے پیچھے گیا اور اُس کو حضرت شیخ نے جو کہا تھا اس کی خبر دی، اُس نے تصدیق کی اور کہا کہ مجھ سے زنا واقع ہوا، اور حضرت شیخ کے ہاتھ پر آ کر تائب ہوا۔ یہ میرا اپنا مشاہدہ ہے ۔

(المیزان الکبری کتاب الطہارۃ مصطفی البابی مصر ۱/۱۱۰) فتاوی رضویہ جلد ۲ ص ۶۴

یہ تو اولیاء کرام علیہم الرحمہ کی نگاہ مبارک کا شان ہے میرے آقا کریم ﷺ کی نگاہ

مبارک کا کیا مقام ہوگا؟

رسول اللہ ﷺ کی امت کی عظمۃ

مانقل الامام الفقیه ابو اللیث السمرقندی رحمه الله تعالی فی تنبیه الغافلین عن کعب الاحبار رضی الله تعالی عنه قال: قرأت فی بعض ماانزل الله تعالی علی موسٰی علیه الصلوٰة والسلام یامُوسٰی! رکعتان یصلیهما احمد وامته، وهی صلاة الغداة. من یصلیهما غفرت له ماأصاب من الذنوب من لیله ویومه ذلك ویکون فی ذمتی. یامُوسٰی! اربع رکعات یصلیها احمد وامته، وهی صلاة الظهر، اعطیهم بأول رکعة منها المغفرة، وبالثانیة اثقل میزانهم، وبالثالثة اوکل علیهم الملئکة یسبحون ویستغفرون لهم، وبالرابعة افتح لهم ابواب السماء ویشرفن علیهم الحور العین. یاموسٰی! اربع رکعات یصلیها احمد وامته، وهی صلاة العصر، فلا یبقی ملك فی السموات والارض الا استغفر لهم، ومن استغفر له الملئکة لم اعذبه. یامُوسٰی! ثلاث رکعات یصلیها احمد وامته حین تغرب الشمس، افتح لهم ابواب السماء. لایسألون من حاجة الاقضیتها لهم. یاموسٰی! اربع رکعات یصلیها احمد وامته حین یغیب الشفق، هی خیر لهم من الدنیا ومافیها یخرجون من ذنوبهم کیوم ولدتهم امهم. یاموسٰی! یتوضؤ احمد وامته کما امرتهم، اعطیتهم بکل قطرة تقطر من الماء جنة عرضها کعرض السماء والارض. یاموسٰی! یصوم احمد واُمته شهرا فی کل سنة، وهو شهر رمضان، اعطیهم بصیام کل یوم مدینة فی الجنة، واعطیهم بکل خیر یعملون فیه من التطوع اجر فریضة، واجعل فیه لیلة القدر، من استغفر منهم فیها مرة واحدة نادما صادقا من قلبه، ان مات

من لیله اوشهره اعطیته اجر ثلثین شهیدا. یاموسٰی! ان فی امة محمد رجالا یقومون علی کل شرف یشهدون بشهادة ان لا اله الّا الله، فجزاؤهم بذلك جزاء الانبیاء علیهم الصلٰوة والسلام، ورحمتی علیهم واجبة، وغضبی بعید منهم، ولا احجب باب التوبة عن واحد منهم ماداموا یشهدون ان لا اله الا الله

ترجمہ امام فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں نے توریت مقدس کے کسی مقام میں پڑھا اے موسیٰ! فجر کی دو ۲ رکعتیں احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی اُمت ادا کرے گی جو انہیں پڑھے گا اُس دن رات کے سارے گناہ اُس کے بخش دُوں گا اور وہ میرے ذمّہ میں ہوگا۔ اے موسیٰ! ظہر کی چار ۴ رکعتیں احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی اُمت پڑھے گی انہیں پہلی رکعت کے عوض بخش دُوں گا اور دوسری کے بدلے ان کا پلّہ بھاری کردوں گا اور تیسری کیلئے فرشتے موکل کروں گا کہ تسبیح کریں گے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے، اور چوتھی کے بدلے اُن کیلئے آسمان کے دروازے کشادہ کردُوں گا، بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں اُن پر مشتاقانہ نظر ڈالیں گی۔ اے موسیٰ! عصر کی چار ۴ رکعتیں احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اُمت ادا کرے گی تو ہفت آسمان وزمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا سب ہی ان کی مغفرت چاہیں گے اور ملائکہ جس کی مغفرت چاہیں میں اسے ہرگز عذاب نہ دُوں گا۔ اے موسیٰ! مغرب کی تین رکعت ہیں انہیں احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی اُمت پڑھے گی آسمان کے سارے دروازے ان کیلئے کھول دُوں گا، جس حاجت کا سوال کرینگے اسے پُورا ہی کردوں گا۔ اے موسیٰ! شفق ڈوب جانے کے وقت یعنی عشاء کی چار رکعتیں ہیں پڑھیں گے انہیں احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اُمت، وہ دنیا ومافیہا سے اُن کیلئے بہتر ہیں، وہ انہیں گناہوں سے ایسا نکال دیں گی جیسے اپنی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اے موسیٰ! وضو کرے گا احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکی اُمت جیسا کہ میرا حکم ہے میں انہیں عطا فرماؤں گا ہر قطرے

کے عوض کہ آسمان سے ٹپکے ایک جنت جس کا عرض آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہوگا۔ اے موسیٰ! ایک مہینے کے ہر سال روزے رکھے گا احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی اُمت اور وہ ماہِ رمضان ہے عطا فرماؤں گا اسکے ہر دن کے روزے کے عوض جنت میں ایک شہر اور عطا کروں گا اس میں نفل کے بدلے فرض کا ثواب اور اس میں لیلۃ القدر کروں گا جو اس مہینے میں شرمساری وصدق سے ایک بار استغفار کریگا اگر اسی شب یا اس مہینے بھر میں مرگیا اسے تیس ۳۰ شہیدوں کا ثواب عطا فرماؤں گا۔ اے موسیٰ! امتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کچھ ایسے مرد ہیں کہ ہر شرف پر قائم ہیں لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتے ہیں تو ان کی جزا اس کے عوض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا ثواب ہے اور میری رحمت ان پر واجب اور میرا غضب ان سے دور، اور ان میں سے کسی پر بابِ توبہ بند نہ کروں گا جب تک وہ لا الٰہ الّا اللہ کی گواہی دیتے رہیں گے۔

تنبیہ الغافلین مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ص ۴۰۴) فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۵۲

یہ ہمیں سنت سکھائے گا؟

زیاد بن عبد اللہ نخعی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں

قال کنا جلوسا مع علی رضی الله تعالٰی عنه فی المسجد الاعظم فجاء المؤذن فقال: یاامیر المؤمنین! فقال: اجلس، فجلس ثم عاد فقال له ذلك. فقال رضی الله تعالٰی عنه. هذا الکلب یعلمنا السنة. فقام علی فصلی بنا العصر. ثمّ انصرفنا. فرجعنا الی المکان الذی کنا فیه جلوسا. فجثونا للرکب لنزول الشمس للغروب نتراءاها

ترجمہ ہم کُوفہ کی جامع مسجد میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بیٹھے تھے، مؤذن آیا اور عرض کی: یاامیر المومنین (یعنی نمازِ عصر کو تشریف لے چلیے) امیر المومنین نے فرمایا: بیٹھ۔ وہ بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ حاضر ہُوا اور وہی عرض کی۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا: یہ کُتا ہمیں سُنت سکھاتا ہے۔ بعدہ مولا علی کھڑے ہوئے اور ہمیں عصر پڑھائی پھر ہم نماز کا سلام پھیر کر مسجد

میں جہاں بیٹھے تھے وہیں آئے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے اس لئے کہ وہ ڈوبنے کو اُتر گیا تھا۔

سُنن الدار قطنی، باب ذکر بیان المواقیت الخ، مطبوعہ نشر السنۃ ملتان، ۱/۲۵۱) فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۱۴۹

لوگ علماء کرام کو دین سکھانے کی بہت کوشش کرتے ہیں خود عمل نہیں کرتے بس چند باتیں یاد کی ہوتی ہیں اپنے عمل کرنے کے لئے نہیں بلکہ دوسروں کو بتانے کے لئے بس وہیں بیٹھ کر شروع ہو جاتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ علماء کرام کے سامنے منہ بند رکھنے میں ہی عافیت ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں

اھل بیت سے بغض رکھنے والے کا انجام

:قال ابوبکر محمد بن ابی الشلج، حدثنی ابو علی بن سختی المدائنی، حدثنی رجل معروف من اهل المدائن، قال: رأیت فی المنام رجلا نظیف الثوب حسن الهیأة، فقال لی: من این انت؟ قلت: من اهل المدائن، قال: من اهل الجانب الذی فیه شبابة؟ قلت: نعم! قال فانی ادعو الله، فامن علی دعائی: اللهم! ان کان شبابة یبغض اهل نبیك فاضربه الساعة بفالج قال: فانتبهت، وجئت الی المدائن وقت الظهر، واذا الناس فی هرج فقلت، ماللناس؟ قالوا: فلج شبابة فی السحر، ومات الساعة

ترجمہ ابو بکر محمد بن ابی الثلج نے کہا کہ مجھے ابو علی ابن سختی مدائنی نے بتایا کہ مجھ سے مدائن کے ایک مشہور آدمی نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں ایک خوش لباس اور خوش شکل شخص کو دیکھا اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا میں اہلِ مدائن میں سے ہوں۔ اس نے پوچھا مدائن کے اُس حصے میں رہتے ہو جس میں ابو شبابہ رہتا ہے؟ میں نے کہا ہاں، اس نے کہا کہ پھر میں ایک دعا کرتا ہوں اور تم آمین کہو۔ (اس نے یوں دُعا کی:) اے اللہ! اگر شبابہ تیرے نبی کے اہل سے بغض رکھتا ہے تو اس کو اسی وقت فالج میں مبتلا کر دے۔ اس

آدمی نے کہا کہ یہ دیکھ کر میں جاگ گیا اور ظہر کے وقت مدائن (کے اس حصے میں جہاں شبابہ رہتا تھا) گیا تو دیکھا کہ لوگوں میں اضطراب پایا جاتا ہے، میں نے پوچھا کہ لوگ کیوں پریشان ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ آج سحری کے وقت شبابہ پر فالج گرا اور ابھی ابھی مر گیا ہے۔

تہذیب التہذیب عسقلانی ترجمہ شبابہ سوار الفزاری ۴/۳۰ فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۲۲۵

بے ادب کو کہیں بھی سکون حاصل نہیں ہوتا وہ دنیا و آخرت میں یوں ہی ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا اس سے بے ادبوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے اور توبہ کر کے با ادب زندگی گزارنے کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنی چاہیے

انسان مومن ہو تو وصال کے بعد بھی جسم سلامت رہتا ہے

ھشام ایک مروانی ظالم بادشاہ ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی سیدنا امام زید بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شہید کرایا سُولی دلوائی اور اس پر یہ شدید ظلم کہ نعش مبارک کو دفن نہ ہونے دیا برسوں سُولی پر رہی جب ہشام مر گیا تو نعش مبارک دفن ہُوئی ان برسوں میں بدن مبارک کے کپڑے گل گئے تھے قریب تھا کہ بے ستری ہو اللہ عزوجل نے مکڑی کو حکم فرمایا کہ اس نے جسم مبارک پر ایسا جالا تان دیا کہ بجائے تہبند ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض صالحین نے دیکھا کہ امام مظلوم زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سولی سے پشتِ اقدس لگائے کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں یہ کچھ کیا جاتا ہے میرے بیٹوں کے ساتھ؟

فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۴۱۰

اسم مبارک محبت سے لے تو برکت تو حاصل ہوتی ہے

ن اخی الفقیه محمد بن البابا فیما حکی عن نفسه انه هبت ریح، فوقعت منه حصاة فی عینه فاعیاه خروجها والمته اشد الالم، وانه لما سمع المؤذن یقول اشهد ان محمدا رسول الله، قال ذلك فخرجت الحصاة من فوره،

ترجمہ فقیہ بن البابا کے بھائی سے روایت کی کہ وہ اپنا حال بیان کرتے تھے ایک بار ہوا چلی ایک کنکری ان کی آنکھ میں پڑگئی نکالتے نکالتے تھک گئے ہرگز نہ نکلی اور نہایت سخت درد پہنچایا انہوں نے مؤذن کو اشھد ان محمدا رسول اللہ کہتے ہوئے یہی کہا فوراً نکل گئی۔

المقاصد الحسنہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ص ۳۸۴) فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۴۳۳

اگر ایصال ثواب کرنے والا مسلمان ہو تو ثواب پہنچ جاتا ہے

قال الشیخ محی الدین ابن العربی انه بلغنی عن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم، انه من قال لاالہ الا اللہ سبعین الفا، غفر اللہ تعالی له، ومن قیل له غفرله ایضا. فکنت ذکرت التھلیلة بالعدد المروی من غیر ان انوی لاحد بالخصوص، فحضرت طعاما مع بعض الاصحاب وفیھم شاب مشھور بالکشف، فاذاھو فی اثناء الاکل اظھر البکا، فسألته عن السبب، فقال اری امی فی العذاب، فوھبت فی باطنی ثواب التھلیلة المذکورة لھا فضحك وقال انی اراھا الآن فی حسن المآب فقال الشیخ فعرفت صحة الحدیث بصحة کشفه وصحة کشفه بصحة الحدیث۔

ترجمہ کہ سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث پہنچی ہے کہ جو شخص ستر ہزار بار لاالہ الا اللہ کہے اس کی مغفرت ہو اور جس کے لئے پڑھا جائے اس کی مغفرت ہو، میں نے لاالہ الا اللہ اتنے بار پڑھا تھا اُس میں کسی کے لئے خاص نیت نہ کی تھی اپنے بعض رفیقوں کے ساتھ ایک دعوت میں گیا اُن میں ایک جوان کے کشف کا شُہرہ تھا کھانا کھاتے کھاتے رونے لگا میں نے سبب پُوچھا، کہا اپنی ماں کو عذاب میں دیکھتا ہُوں، میں نے اپنے دل میں کلمہ کا ثواب اُس کی ماں کو بخش دیا فوراً وہ جوان ہنسنے لگا اور کہا اب میں اُسے اچھی جگہ دیکھتا ہوں، امام محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں تو میں نے حدیث کی صحت اُس جوان کے کشف کی صحت سے پہچانی اور اس کے کشف کی صحت حدیث

کی صحت سے جانی۔

مرقات شرح مشکوٰۃ الفصل الثانی باب ماعلی الماموم من التابعۃ فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۴۷۶

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور ایصالِ ثواب

بیاران و دوستان فرمایند کہ ہفتاد ہفتاد ہزار بار کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ بروحانیت مرحومی خواجہ محمد صادق و برحانیت مرحومہ ہمشیرہ او ام کلثوم نجوانند وثواب ہفتاد ہزار بار را بروحانیت یکے بخشمند و ہفتاد ہزار دیگر را بروحانیت دیگرے از دوستان دعا و فاتحہ مسئول است۔

ترجمہ دوست واحباب سے فرمایا کہ ستر ستر ہزار بار کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ خواجہ محمد صادق مرحوم کی روحانیت کے واسطے اور ان کی ہمشیرہ اُم کلثوم کی روح طیبہ کے واسطے پڑھیں اور ستر ہزار ایک رُوح کو اور ستر ہزار دوسرے کی رُوح کو ایصالِ ثواب کریں اور دوستوں سے دُعا و فاتحہ کا سوال ہے۔

مکتوبات امام ربانی مکتوب ۱۴ بمولانا برکی ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۹)

فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۵۶۷

بدھ کے دن ناخن تراشنا

علامہ طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں: وردفی بعض الأثار النھی عن قص الاظفار یوم الاربعاء فانه یورث وعن ابن الحاج صاحب المدخل انه ھم بقص اظفاره یوم الاربعاء، فتذکر ذلك، فترك، ثم رای ان قص الاظفار سنة حاضرة، ولم یصح عنده النھی فقصھا، فلحقه ای اصابه البرص، فرأی النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فی النوم فقال الم تسمع نھیی عن ذلك، فقال یارسول اللہ لم یصح عندی ذلك فقال یکفیك ان تسمع، ثم مسح صلی اللہ تعالی علیه وسلم علی بدنه فزال البرص جمیعا، قال ابن الحاج رحمه اللہ تعالی فجددت مع اللہ توبة انی لااخالف ماسمعت

عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابدا

ترجمہ بعض آثار میں آیا ہے کہ بدھ کے دن ناخن کتروانے والے کو برص کی بیماری عارض ہوجاتی ہے اور صاحبِ مدخل ابن الحاج کے بارے میں ہے کہ انہوں نے بدھ کے روز ناخن کاٹنے کا ارادہ کیا، انہیں یہ منع والی بات یاد دلائی گئی تو انہوں نے اسے ترک کردیا پھر خیال میں آیا کہ ناخن کتروانا سنّتِ ثابتہ ہے اور اس سے نہی کی روایت میرے نزدیک صحیح نہیں۔ لہذا انہوں نے ناخن کاٹ لیے تو انہیں برص عارض ہوگیا تو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہُوئی سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تُو نے نہیں سُنا کہ میں نے اس سے منع فرمایا ہے؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ حدیث میرے نزدیک صحیح نہ تھی، تو آپ نے فرمایا کہ تیرا سُن لینا ہی کافی ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جسم پر اپنا دستِ اقدس پھیرا تو تمام برص زائل ہوگیا۔ ابن الحاج کہتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس بات سے توبہ کی کہ آئندہ جو حدیث بھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنوں گا اس کی مخالفت نہیں کروں گا۔

حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان ۴/ ۲۰۲

فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۵۰۰

درخت نے رسول اللہ ﷺ کی آمد خبر دی

شواہد النبوۃ میں ابو مسعود انصاری سے مروی ہے کہ کہا گیا ہے کہ سیدنا ابوبکر کا اسلام وحی سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عظیم نور آسمان سے نیچے آیا اور کعبہ کی چھت پر اترا ہے شواہد النبوۃ میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دورِ جاہلیت میں ایک دن ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا اچانک وہ درخت میری طرف جھک گیا اور اس درخت سے میرے کانوں میں یہ آواز آئی کہ فلاں وقت اللہ کا پیغمبر آئے گا تو ان کے ساتھیوں

میں نہایت ہی سعادت مند ہوگا

فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۵۵۹

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کتنی مساجد تعمیر فرمائیں؟

یافعی کہتے ہیں کہ ۱۴ھ میں دمشق فتح ہوگیا الخ اور روضۃ الاحباب میں ہے کہ فاروق اعظم کے دور میں ایک ہزار چھتیس (۱۰۳۶) شہر مع مضافات فتح ہوئے، چار ہزار (۴۰۰۰) مساجد کی تعمیر ہوئی، چار ہزار (۴۰۰۰) کنیسے تباہ کئے گئے، ایک ہزار نوسو (۱۹۰۰) منبر تیار ہوئے

جلد ۵ ص ۵۶۰

یہ مسلمان حکمران کا کارنامہ ہے آج کے حکمران سینما وتفریح گاہ اور پارک اور کھیل کے میدان بنانے والے ہیں اور مساجد ومدارس کے دشمن ہیں کتنی مساجد لاہور میں ملتان روڈ پر شہید کردی گئیں ہیں اور سڑک بنا کر اپنے لئے جہنم کی راہ ہموار کی ہے۔

آذان سے حضرت آدم علیہ السلام کی پریشانی دور ہوگئی

ابونعیم وابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: نزل ادم بالھند فاستوحش فنزل جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام فنادی بالاذان۔

جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام جنّت سے ہندوستان میں اُترے اُنہیں گھبراہٹ ہُوئی تو جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے اُتر کر اذان دی۔

حلیۃ الاولیاء مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت ۲/ ۱۰۷) فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۶۶۸

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کان مبارک میں آذان

حضرت جناب امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے قال رانی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حزینا فقال یا ابن ابی

طالب انی اراك حزینا فمر بعض اهلك یؤذن فی اذنك فانه درء الهم

ترجمہ ۔یعنی مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے، اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح باب الاذان مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ۲/۱۴۹)

فتاوی رضویہ جلد ۵ ص ۶۶۸

جہاں تیرا نقش کفِ پا دیکھا۔۔۔۔۔

حضرت سیدنا امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ہر اس جگہ پر مسجد تعمیر کردی جہاں جہاں کریم آقا ﷺ نے نماز ادا کی تھی۔

فتاوی رضویہ جلد ۶ ص ۶۲

اس سے ثابت ہوا کہ کیسے ان کو محبت رسول اللہ ﷺ کے تبرکات شریفہ کے ساتھ اور آج کے نجدی حکمرانوں نے تو مسجد قبا شریف کے سامنے جو صحابہ کرام کے مزارات تھے ان کو شہید کر کے ان پر پارکنگ بنادی گئی ہے اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے

بدعتی کی اقتداء میں نماز کا حکم۔

فی شرح الفقه الاكبر عن مفتاح السعادة عن تلخیص الزاهدی عن الامام ابی یوسف عن الامام ابی حنیفة رضی الله تعالی عنهما انه قال فی رجلین یتنازعان فی خلق القرآن لاتصلوا خلفهما. قال ابویوسف فقلت اما الاول فنعم فانه لایقول بقدم القرآن واما الأخر فما باله لایصلی خلفه فقال انهما ینازعان فی الدین والمنازعة فی الدین بدعة قال القاری ولعل وجه ذم الاخر حیث اطلق. فانه محدث انزاله اقول لعل الامام اطلع منه علی انه یرید المراء لیخجل صاحبه لا اظهار الحق والله تعالی

اعلم ۔شرح فقہ اکبر میں مفتاح السعادۃ سے تلخیص زاہدی کے حوالے سے امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دو ۲ اشخاص (جو خلق قرآن کے بارے میں تنازع کرتے تھے) کے بارے میں فرمایا ان کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرو۔ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ایک کے بارے میں تو بات سمجھ میں آتی ہے کہ قرآن کو قدیم نہیں مانتا،لیکن دوسرے میں کیا وجہ ہے کہ اس کی اقتدا میں نماز نہ ہوگی؟ تو امام صاحب نے فرمایا وہ دونوں دین میں تنازعہ کررہے ہیں حالانکہ دین میں تنازعہ بدعت ہے۔علی قاری نے فرمایا دوسرے کی مذمت میں شاید یہ حکمت ہو کہ اُس نے مطلقاً اسے قدیم کہا حالانکہ اس کا انزال حادث ہے اقول (میں کہتا ہوں) شاید امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے ارادے سے آگاہ ہوں کہ اس کا مقصد اظہار نہیں بلکہ ریا کاری کے طور پر دوسرے ساتھی کو شرمندہ کرنا ہو واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

شرح الفقہ الاکبر لملّا علی قاری فصل علم التوحید علی سائر العلوم مطبوعہ مصطفی البابی مصر ص ۵)

جاہل لوگوں کو جب کہا جائے کہ فلاں بدمذہب ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو تو کہتے ہیں کہ نماز تو اللہ کی ہے جس کی اقتداء میں ادا کرلو ہو جاتی ہے بندہ ان سے پوچھے کہ نماز تمھارے نزدیک اتنی معمولی چیز ہے کہ جیسے ادا کرلو بس ٹھیک ہے اگر امام کا عقیدہ ہی درست نہیں تو نماز کیا ہوگی اللہ تعالیٰ جاہلوں کا سمجھ عطا فرمائے۔

اگر تو گنجا ہوتا تو تیرا سر کاٹ دیتا

اخرج ابو لفتح نصر بن ابراهیم المقدسی فی کتاب الحجة وابن عساکر عن ابی عثمان النهدی عن صبیغ انه سال عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه عن المرسلات والذاریٰت والنازعات فقال له عمر الق ما علی راسك فاذاله ضفیرتان فقال لووجدتك محلوقا لضربت الذی فیه عیناك ثم كتب الی اهل البصرة ان لاتجالسوا صبیغا قال ابو عثمان فلوجاء ونحن مائة تفرقنا عنه

ترجمہ ابوالفتح نصر بن ابرہیم مقدسی نے کتاب الحجہ میں اور ابن عساکر نے ابوعثمان نہدی سے انھوں نے صبیغ سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت عمر سے سورہ المرسلات، الذاریات، والنازعات کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر نے انھیں فرمایا اپنا سر کا کپڑا اٹھاؤ، جب اس نے کپڑا اٹھایا تو اس کے دو چوٹیوں کی صورت بال تھے، حضرت عمر نے فرمایا اگر میں تجھے حلق کیا ہوا پاتا تو میں وہ (سر) اڑا دیتا جس میں تیری آنکھیں ہیں۔ پھر اہل بصرہ کی طرف آپ نے خط لکھا کہ صبیغ کے ساتھ نہ بیٹھو۔ ابوعثمان کا بیان ہے اگر صبیغ آجاتا اور ہم سو کی تعداد میں ہوتے فوراً ہم سب اس سے جدا ہو جاتے۔

امیر المومنین غیظ المنافقین امام العادلین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صبیغ سے جس پر بوجہ بحث متشابہات بدمذہبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں اس کے ساتھ خرید وفروخت نہ کریں بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو نہ جائیں مرجائے تو اس کے جنازے پر حاضر نہ ہوں، حکم مبارک پر عمل ہوتا رہا ایک مدت تک یہ حال رہا کہ اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا سب متفرق ہو جاتے جب موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض بھیجی کہ اب اس کا حال اچھا ہو گیا اس وقت اجازت فرمائی۔

بدمذہب کا رزق بھی بند کردو

واخرج ابوبکر بن الانباری فی کتاب المصاحف وابن عساکر عن محمد بن سیرین قال کتب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لا تجالسوا صبیغا وان یحرم عطاءہ ولا رزقہ

ترجمہ اور ابوبکر بن انباری نے کتاب المصاحف میں، اور ابن عساکر نے امام محمد سیرین سے نقل کیا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا کہ صبیغ کو پاس نہ بٹھاؤ، اس کو عطا اور رزق سے محروم رکھا جائے۔

اس نے توبہ کیسے کی؟

واخرج المقدسی فی الحجۃ عن اسحق بن بشیر القریشی قال اخبرنا ابن اسحق او ابو اسحق قال کتب ای امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی ابی موسیٰ امابعد فان الاصبغ بن علیم التیمی تکلف ما کفی وضیع ما ولی فاذا جاءك کتابی ھذا فلا تبایعوہ وان مرض فلا تعودوہ وان مات فلا تشھدوہ۔ قال فکان الاصبغ یقول قدمت البصرۃ فاقمت بھا خمسۃ وعشرین یوما وما من غائب احب الی ان القیہ من الموت ثم ان اللہ الھمہ التوبۃ وقذفھا فی قلبہ فاتیت اباموسیٰ وھو علی المنبر فسلمت علیہ فاعرض عنی فقلت ایھا المعرض انہ قد قبل التوبۃ من ھو خیر منك ومن عمر و انی اتوب الی اللہ عزوجل مما اسخط امیر المومنین وعامۃ المسلمین فکتب بذلك الی عمر فقال صدق اقبلوا من اخیکم

اور المقدسی نے اسحاق بن بشر قرشی سے کتاب الحجہ میں نقل کیا ہے کہ ہم سے ابن اسحٰق یا ابو اسحٰق نے بیان کیا امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوموسیٰ کو خط لکھا حمد وصلوٰۃ کے بعد اصبغ بن علیم تمیمی نے جو کچھ اسے کافی تھا اس میں تکلف کیا اور اس نے اپنی ولایت کو ضائع کیا جب آپ کے پاس میرا پیغام آجائے تو اسکے ساتھ خرید وفروخت نہ کرو، اگر وہ بیمار ہوجائے تو عیادت نہ کرو اگر وہ مرجائے تو جنازہ میں شریک نہ ہونا۔ راوی کہتا ہے اصبغ کہتا تھا میں بصرہ گیا وہاں پچیس دن ٹھہرا، مجھے موت سے بڑھ کر کوئی غائب شیئ محبوب نہ تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی اور دل میں توبہ کا خیال پیدا کیا تو پھر میں ابوموسیٰ کے پاس آیا آپ منبر پر تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا انھوں نے اعراض کیا، میں نے کہا اے اعراض کرنے والے! اس ذات نے توبہ قبول کرلی جو تجھ سے اور عمر سے بہتر ہے اور میں ہر اس معاملہ سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں جس پر امیر المومنین اور عام مسلمان ناراض تھے، پھر ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف یہ معاملہ لکھا تو

آپ نے فرمایا وہ سچ کہتا ہے اپنے بھائی کو قبول کرو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی لاٹھی ہی بدمذہبوں کو درست کرسکتی ہے

واخرج الدارمی ونصرو الاصبها نی کلاهما فی الحجة وابن الانباری فی المصاحف واللالکائی فی السنة وابن عساکر فی التاریخ عن سلیمٰن ابن یسار ان رجلا من بنی تمیم یقال له صبیغ بن عسل قدم المدینة وکان عنده کتب فکان یسئل عن متشابه القران فبلغ ذلک عمر رضی الله تعالی عنه فبعث الیه وقد اعد له اعراجین النخل فلما دخل علیه قال من انت قال انا عبد الله صبیغ قال عمر رضی الله تعالی عنه وانا عبدالله عمر واومأ الیه فجعل یضربه بتلک العراجین فما زال یضربه حتی شجه وجعل الدم یسیل علی وجه . فقال حسبک یا امیر المؤمنین والله فقد ذهب الذی اجد فی راسی

کہ بنو تمیم کا ایک شخص تھا جس کا نام صبیغ بن عسل تھا وہ مدینہ آیا اس کے پاس کچھ کتب تھیں وہ قرآن کے متشابہات کے بارے میں پوچھتا تھا اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو آپ نے اسے بلایا اور اس کے لئے کھجور کی دو چھڑیاں تیار کیں، آیا تو آپ نے پوچھا: تو کون ہے ؟ اس نے کہا: میں اللہ کا بندہ صبیغ ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ عمر ہوں، اس کے بعد آپ نے اس کی طرف اشارہ کیا اور ان دو چھڑیوں کے ساتھ اسے مارا حتی کہ وہ زخمی ہوگیا اور چہرے سے خون بہنے لگا۔ وہ کہنے لگا اے امیر المؤمنین! مجھے چھوڑ دو یہی کافی ہے اللہ کی قسم جو کچھ میرے دماغ میں (خمار) تھا وہ جاتا رہا۔

سنن الدارمی باب من ھاب الفتیا کرہ التنطع والتبدع مطبوعہ نشر السنۃ ملتان ۱/۵۱)

جب توبہ کرلے تو مسلمانوں کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے

واخرج الدارمی و ابن عبدالحکیم و ابن عساکر من مولی ابن عمر ان صبیغ

العراقی جعل یسئل عن اشیاء من القران فی اجناد المسلمین (وساق الحدیث الی ان قال) فارسل عمر الیّ یطلب الجرید فضربه بها حتی ترک ظهره دبرة ثم ترک حتی بری، ثم عادله ثم ترکه حتی بری، ثم دعابه لیعود به فقال صبیغ یا امیر المؤمنین ان کنت ترید قتلی فاقتلنی قتلا جمیلا وان کنت ترید تداوینی فقد والله برئت فاذن له الی ارضه و کتب الی ابی موسیٰ الشعری ان لایجالسه احد من المسلمین فاشتد ذلک علی الرجل فکتب ابو موسیٰ الشعری الی عمر ان قد حسنت توبته . فکتب ان یأذن للناس فی مجالسته

اور دارمی، ابن عبدالحکیم اور ابن عساکر نے حضرت ابن عمر کے آزاد کردہ غلام سے بیان کیا کہ صبیغ عراقی مسلمانوں کے مختلف گروہوں سے قرآن کی بعض اشیاء کے بارے میں سوال کرتا تھا (آگے چل کر کہا) حضرت عمر نے مجھ سے چھڑی منگوائی اور اسے پیٹا حتی کہ اس کی پشت کو زخمی چھوڑ دیا پھر مارا پھر چھوڑ دیا حتی کہ وہ صحیح ہوگیا، پھر آپ نے دوبارہ اس کو مارا حتی کہ وہ صحیح ہوگیا] پھر آپ نے اسے بلایا تاکہ پھر اس کی پٹائی کی جائے، تو اس نے کہا اے امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے قتل کرنا ہی چاہتے ہیں تو بہتر انداز میں قتل کیجئے اور اگر میرا علاج فرما رہے ہیں تو اللہ کی قسم اب میں درست ہوں، آپ نے اسے اپنے علاقے میں جانے کی اجازت دے دی اور ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ اسے مسلمانوں کی کسی مجلس میں نہ بیٹھنے دو۔ اس شخص پر یہ معاملہ گراں گزرا حتیٰ کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر کی طرف خط لکھا کہ آپ نے اس کی توبہ درست کردی ہے، تو حضرت عمر نے لکھا کہ اب لوگ اسے اپنے پاس بیٹھنے کی اجازت دے دیں۔

سنن الدارمی باب من ھاب الفتیا وکرہ التنطع والتبدع مطبوعہ نشر السنۃ ملتان ۱/۵۱)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری

امام مجتہد مطلق عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو جب مزار مبارک

امام الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور نماز صبح پڑھائی دعائے قنوت نہ پڑھی نہ بسم اللہ و آمین جہر سے کہی نہ غیر تحریمہ میں رفع یدین فرمایا علی مافی الروایات (جیسا کہ روایات میں ہے) خود اپنا مذہب مجتہد نے ترک کیا اور عذر بھی بیان فرمایا کہ مجھے ان امام اجل سے شرم آئی کہ ان کے سامنے ان کا خلاف کروں۔

فتاوی رضویہ جلد ۷ ص ۱۸۷

فرمانِ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

ارشاد حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی کا مصداق ٹھہرا

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ترجمہ (بے ادب تنہا اپنے آپ کو ہی تباہ نہیں کرتا بلکہ اس ایک کی بے ادبی تمام عالم کو برباد کر دیتی ہے)

ادابِ دعا

امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقیر نے بچشم خود دیکھا ہے کہ کعبہ معظمہ پر پھوہار برس رہی تھی میزاب رحمت سے بوندیں ٹپک رہی تھیں مسلمان حاضر تھے اُن بوندوں کو لیتے اور چشم و دل سے ملتے، ان میں کوئی ہندی شخص جوتا ہاتھ میں لئے تھا ترکی خادم دوڑا اور اس کی گردن دبادی تناجی ربك ونعلاك بيدك جوتیاں ہاتھ میں لئے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے،

فتاوی رضویہ جلد ۷ ص ۳۱۶

بلکہ سنن ابن ماجہ میں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یوں ہے: فاجعلهما بين رجليك ولا تجعلهما عن يمينك ولا عن يمين صاحبك ولا ورائك فتوذي من خلفك

یعنی جوتے اپنے پیچھے بھی نہ رکھ جو پیچھے ہے اس کے آگے ہوں گے اسے ایذا ہوگی۔

سنن ابن ماجہ باب ماجاء این توضع النعل اذا خلعت فی الصلوٰۃ ۱/۱۰۵) فتاوی رضویہ جلد ۷ ص ۳۱۶

نماز کے وقت جوتے کہاں رکھے جائیں؟

انجاح الحاجہ میں لکھا ہے: لانك اذا وضعتهما ورائك تكونان قدام من كان في الصف الموخر فيتأذى ورحمة الله تعالى تنزل عليهم فيكون هذا الفعل اساءة

ترجمہ جب تو ان کو اپنے پیچھے رکھے گا تو وہ پچھلی صف میں کھڑے ہونے والے نمازی کے سامنے ہوں گی تو اسے اذیت ہوگی حالانکہ ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو رہی ہوگی۔ لہٰذا یہ عمل برا ہے۔ (ت)

فتاوی رضویہ جلد ۷ ص ۳۱۶

نماز کے لئے کپڑوں کا انتظام

روی ان عمر رضی الله تعالی عنه رأى رجلا فعل ذلك فقال رأيت لوارسلتك الى بعض الناس اكنت تمرفي ثيابك هذه فقال لافقال عمر فالله احق ان يتزين له

ترجمہ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا خیال ہے اگر تجھے میں کسی آدمی کے پاس بھیجوں تو تو انہیں کپڑوں میں چلا جائے گا؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ حقدار ہے کہ اس کے ہاں حاضری کے لئے زینت اختیار کی جائے

بحر الرائق آخر مکروہات الصلوٰۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳)

فتاوی رضویہ جلد ۷ ص ۳۷۸

ایک حقیقت

ایک دن صبح کے درس میں نے عرض کیا کہ لوگوں نے سستی کی ننگے سر رہنے لگے مساجد کی انتظامیہ نے ٹوپیاں لاکر رکھ دیں آجکل لوگوں نے جو پینٹ پہننی شروع کی ہوئی ہے اس میں کمر نیچے تک ننگی ہوتی ہے وہ دور بھی قریب ہے لوگ مساجد میں قمیص بھی لاکر رکھیں گے تاکہ لوگ پہن کر نماز ادا کریں اور اتار کر چلے جائیں ایک ملتان روڈ پر ایک جگہ دعا کے لئے مجھے لے گئے دیوار کے ساتھ کوئی آٹھ دس قمیصیں لٹکی ہوئی دیکھیں میں نے پوچھا کہ یہ کس لئے رکھی ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ ان لوگوں لئے ہیں جنکی کمر ننگی ہوتی ہے وہ پہن کر نماز ادا کرتے ہیں پھر اتار کر چلے جاتے ہیں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تلاوتِ قرآن

سنن ابی داؤد میں ابوقتادہ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت پست آواز سے پڑھتے دیکھا اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت بلند آواز سے، اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ کچھ ایک سورت سے پڑھا اور کچھ دوسری سے لیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں صاحبوں سے وجہ دریافت فرمائی، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: **قد اسمعت من ناجیت** یارسول اللہ میں جس سے مناجات کرتا ہوں وہ اس پست آواز کو بھی سنتا ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: **یارسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان** یارسول اللہ میں اس لئے اتنی آواز سے پڑھتا ہوں کہ اونگھتا جاگے اور شیطان بھاگے۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی؛ **کلام طیب یجمعہ اللہ عضہ الی بعض یارسول اللہ** قرآن مجید سب پاکیزہ کلام ہے کچھ یہاں سے کچھ وہاں سے ملالیتا ہوں ارادہ الٰہیہ یونہی ہوتا ہے فرمایا: **کلکم قد اصاب** تم تینوں نے ٹھیک بات کی درست کام کیا۔

سنن ابوداؤد باب رفع الصوت بالقراۃ فی صلوۃ اللیل مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ا

/۱۸۸) فتاوی رضویہ جلد ۷ ص ۴۶۹

ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار ختمِ قرآن

علمائے کرام نے فرمایا ہے سلف صالحین میں بعض اکابر دن رات میں دو ختم فرماتے بعض چار بعض آٹھ، میزان الشریعہ امام عبدالوہاب شعرانی میں ہے کہ سیدی علی مرصفی قدس سرہ نے ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار ختم فرمائے۔

المیزان الکبرٰی فصل فی بیان بعض مااطلعت علیہ من کتب الشریعۃ الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/۷۹)

مولا علی رضی اللہ عنہ کا ختمِ قرآن کا انداز

آثار میں ہے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم بایاں پاؤں رکاب میں رکھ کر قرآن مجید شروع فرماتے اور دہنا پاؤں رکاب تک نہ پہنچتا کہ کلام شریف ختم ہوجاتا۔ بلکہ خود حدیث میں ارشاد ہے کہ داؤد علیہ السلام اپنے گھوڑے پر زین رکھنے کو فرماتے اور اتنی دیر سے کم میں زبور یا توراۃ مقدس ختم فرمالیتے۔ توراۃ شریف قرآن مجید سے حجم میں کئی حصے زائد ہے۔

رواہ احمد والبخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال خفف علی داؤد القراٰن فکان یأمر بدوابہ فتسرج فیقرأ القراٰن من قبل ان تسرج دوابہ امام احمد اور امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث شریف روایت کی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے تلاوت آسان فرمادی تھی آپ سواری پر زین رکھنے کا حکم دیتے اور زین رکھی جاتی تو آپ زین رکھنے سے پہلے زبور تلاوت کر لیتے

صحیح البخاری کتاب الانبیا قول اللہ تعالیٰ وآتینا داؤد زبورا مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۸۵)

یامحمداہ والی دعا

اور یہ حدیث نفیس نجیح مذیل بطراز گراہبائے تصحیح عہ امام ابوالقاسم سلیمن لخمی طبرانی کے پاس یوں ہے: ان رجلا کان یختلف الی عثمٰن بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ فی حاجۃ لہ. فکان عثمٰن لایلتفت الیہ ولاینظر فی حاجتہ. فلقی عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ فشکا ذلك الیہ. فقال لہ عثمٰن بن حنیف: ائت المیضأۃ فتوضأ ثم ائت المسجد فصل فیہ رکعتین ثم قل اللھم انی اسألك واتوجہ الیك بنبینا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی الرحمۃ. یامحمد انی اتوجہ بك، الی ربی فتقضی لی حاجتی، وتذکر حاجتك ورح الی حتی اروح معك. فانطلق الرجل فصنع ماقال لہ. ثم اتی باب عثمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ فجاء البواب حتی اخذہ بیدہ فادخلہ علی عثمٰن بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ فاجلسہ معہ علی الطنفسۃ. فقال حاجتك. فذکر حاجتہ فقضاھالہ. ثم قال: ماذکرت حاجتك حتی کانت ھذہ الساعۃ وقال ماکانت لك من حاجۃ فاذکرھا ثم ان الرجل خرج من عندہ فلقی عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ. فقال لہ جزاك اللہ خیرا. ماکان ینظر فی حاجتی ولایلتفت الی حتی کلمتہ فی فقال عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ واللہ ما کلمتہ. ولکن شھدت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واتاہ رجل ضریر فشکا الیہ ذھاب بصرہ. فقال لہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ائت المیضأۃ فتوضأ ثم صل رکعتین ثم ادع بھذہ الدعوات. فقال عثمٰن بن حنیف فواللہ ماتفرقنا وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانہ لم یکن بہ ضر قط ترجمہ یعنی ایک حاجتمند اپنی حاجت کے لئے امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں آتا امیر المومنین نہ اس کی طرف التفات

کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے، اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس امر کی شکایت کی انہوں نے فرمایا وضو کرکے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر یوں دعا مانگ: الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں یارسول اللہ! میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے اور اپنی حاجت کا ذکر کر، شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں، حاجت مند نے یوں ہی کیا پھر آستان خلافت پر حاضر ہوا دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا مطلب پوچھا، عرض کیا فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا پھر فرمایا جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ یہ شخص وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملا اور کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے امیر المومنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف التفات نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے اُن سے میرے بارے میں عرض کی، عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تو تیرے معاملے میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا، مگر ہوا یہ کہ میں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی حضور نے یوں ہی اسے ارشاد فرمایا کہ وضو کرکے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا کرے، خدا کی قسم ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا ہی نہ تھا۔

المعجم الکبیر للطبرانی ما اسند عثمان بن حنیف ۸۳۱۱ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۹/۱۷)

فتاوی رضویہ جلد ۷ ص ۵۸۶

کرامت حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

مولانا جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں لکھتے ھیں:

یکے از مشایخ گوید که من وشیخ علی هیتی درمدرسه شیخ عبدالقادر

رضی اللہ تعالی عنہ بودیم کہ یکے از اکابر بغداد پیش آمدو گفت یاسیدی قال جدك رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من دعی فلیجب وھاانا ادعوك الی منزلی گفت اگرمرا اذن کنند بیایم زمانے سرورپیش انداخت پس گفت مے آیم وبراستر سوارشد شیخ علی ھیتی رکاب راست وی گرفت ومن رکاب چپ تابسرائے آں شخص رسیدیم ھمہ مشائخ بغداد وعلماواعیان آنجا بودند سماطے بر کشیدند بروی انواع نعمتہا وسلّہ بزرگ سرپوشیدہ دو کس برداشتہ پیش آوردند ودرآخر سماط نہادند بعدازاں آں شخص کہ صاحب دعوت بود گفت الصّلا وشیخ رضی اللہ تعالی عنہ سردرپیش افگندہ بودھیچ نخورد واذن نیزندادد ھیچکس ھم نخور واھل المجلس کأنّ علی رؤسھم الطیر ھیبتہ : شیخ رضی اللہ تعالی بمن وشیخ علی ھیتی اشارتی د کہ آں سلّہ راپیش آرید برخاستیم وآں راپیش برداشتیم وبس گراں بوددرپیش شیخ نہادیم فرمود تاسرآنرا بکشادیم دیدیم کہ فرزند آں شخصے بودنابینائے مادرزاد برجائے ماندہ ومجذوم ومفلوج گشتہ شیخ رضی اللہ تعالی عنہ وی را گفت قم باذن اللہ معافی، آں کودك برخاست دواں وبیناوبران ھیچ آفتے نے فریاد ازحاضراں برخاست شیخ رضی اللہ تعالی عنہ درانبوہ مردم بیروں آمدوھیچ نخوردپیش شیخ ابوسعید قیلوی رفتم وآں قصہ باوے بگفتم گفت شیخ عبدالقادر یبرء الاکمہ والابرص ویحی الموتی باذن اللہ عزوجل ست

ترجمہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں اور شیخ علی ہیتی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ میں تھے کہ اتنے میں بغداد کے ایک بزرگ تشریف لائے اور انہوں نے عرض کی اے آقا

(غوث اعظم) آپ کے جدّ امجد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جودعوت دے اس کی دعوت قبول کی جائے، لو میں آپ کو اپنے گھر کے لئے دعوت دیتا ہوں تو آپ نے فرمایا اگر مجھے اجازت ملی تو آؤں گا، یہ فرما کر آپ نے کچھ دیر سر مبارک کو جھکایا پھر فرمایا میں آرہا ہوں آپ گھوڑے پر سوار ہوئے شیخ علی ہیتی نے دایاں رکاب اور میں نے بایاں رکاب پکڑا، حتی کہ ہم سب اس شیخ کے گھر پہنچے تو وہاں پر بغداد کے مشائخ اور علما اور خاص لوگ موجود تھے دستر خوان بچھایا گیا جس پر مختلف قسم کی نعمتیں موجود تھیں اور ایک بھاری بوجھل تابوت کو دس آدمی اٹھائے ہوئے لائے جو اُوپر سے ڈھانپا ہوا تھا وہ دستر خوان کے قریب ایک طرف رکھ دیا گیا، اس کے بعد صاحب خانہ شیخ نے کھانا کھانے کو کہا تو حضرت غوث اعظم نے سر مبارک جھکایا نہ خود کھانا تناول فرمایا اور نہ ہی ہمیں کھانے کی اجازت دی، اور کسی نے بھی نہ کھایا جبکہ تمام اہل مجلس ایسے خاموش سر جھکائے ہوئے تھے جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

حضرت نے مجھے اور شیخ علی ہیتی کو اشارہ فرمایا کہ اس تابوت کو میرے سامنے لاؤ، وہ بھاری تابوت ہم نے اٹھا کر آپ کے سامنے رکھ دیا پھر آپ نے فرمایا اس پر سے کپڑا ہٹاؤ، جب ہم نے دیکھا وہ اس شخص کا لڑکا تھا جو مادرزاد نابینا اور مفلوج تھا تو حضرت نے اس لڑکے کو حکماً فرمایا قم باذن اللہ معافی (اللہ کے حکم سے کھڑے ہوجاؤ عافیت والے ہوکر) وہ لڑکا فوراً تندرست حالت میں کھڑا ہوگیا جیسا کہ اسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ اس کے بعد حضرت حاضرین میں سے اُٹھ کر پوری جماعت کے ساتھ باہر تشریف لے گئے اور کچھ نہ کھایا۔ اس کے بعد میں شیخ ابوسعید قیلوی کے پاس گیا اور ان کو میں نے یہ تمام قصہ سنایا تو انہوں نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست اور مُردے کو زندہ اللہ کے اذن سے کرتے ہیں۔

نفحات الانس حالات ابوعمرو صریفینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوعہ انتشارات کتاب فروشی ایران ص ۵۲۰) فتاوی رضویہ جلد ۷ ص ۵۹۷

امام شافعی رحمہ اللہ اور عقیدہ استمداد

امام علامہ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں:

لم یزل العلماء و ذوالحاجات یزورون قبر الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ ویتوسلون عندہ فی قضاء حوائجھم و یرون نجح ذلک منھم الامام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ فانہ جاء عنہ انہ قال انی لاتبرک بابی حنیفۃ واجیئ الی قبرہ فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین وجئت الی قبرہ وسألت اللہ تعالی عندہ فتقضی سریعا

ترجمہ ۔یعنی ہمیشہ سے علماو اہل حاجت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کی زیارت اور اپنی حاجت روائیوں کو بارگاہ الٰہی میں اُن کے توسّل سے کرتے اور اس سبب سے فوراً مرادیں پاتے ہیں اُن میں سے ہیں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرماتے ہیں میں ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تبرک کرتا اور اُن کی قبر پر جاتا ہوں اور جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے دو رکعت نماز پڑھتا اور ان کی قبر کی طرف آکر خدا سے سوال کرتا ہوں کچھ دیر نہیں لگتی کہ حاجت روا ہوتی ہے۔

الخیرات الحسان الفصل الخامس والثلاثون فی تادب الائمۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۴۹)

فتاوی رضویہ جلد ۷ ص ۶۰۵

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کریم کیسے سیکھتے تھے؟

اسی طرح امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ برس میں سورہ بقرہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھی جب ختم فرمائی ایک اونٹ ذبح کیا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آٹھ سال میں پڑھی کہ جتنا غور وفکر زیادہ اتنا وقت زیادہ

فتاوی رضویہ جلد ۷ ص ۶۹۰

اب تو لوگ بہت فخر سے کہتے ہیں کہ میرے لڑکے نے ایک سال میں قرآن ختم کردیا ہے بس یہی مقابلہ بازی ہے غور وفکر والی بات ختم ہوگئی ہے اللہ تعالی ہماری قوم کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ ختمِ قرآن پر لنگر تقسیم کرنا یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت مبارکہ ہے اور اس کو بدعت سوائے احمق وجاہل کے کوئی نہیں کہہ سکتا۔

منکرِ کرامت گدھا ہے

امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم فرماتے ہیں: لایابی الکرامۃ الاحمار ترجمہ عزت واحترام کا انکار کوئی گدھا ہی کرسکتا ہے

کنز العمال بحوالہ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ حدیث ۲۵۴۹۲ ۹/ ۱۵۵)

فتاوی رضویہ جلد ۸ ص ۹۷

مسجد روشن کرنے پر مولا علی رضی اللہ عنہ کی دعا

ان علیا رضی اللہ تعالی عنہ لما رأی المسجدین ھو قال نور اللہ قبر عمر کما نور مساجد

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں مساجد کو روشن دیکھا تو کہا: اللہ تعالیٰ عمر (رضی اللہ عنہ) کی قبر کو اسی طرح روشن کرے جیسے انھوں نے مساجد کو روشن کیا۔

تاریخ الخلفاء فصل فی اولیات عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۹۷)

منبر شریف کا ادب

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درجہ بالا پر خطبہ فرمایا کرتے، صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے درجہ پر پڑھا، فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیسرے پر، جب زمانہ ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اول پر خطبہ فرمایا سبب پوچھا گیا، فرمایا اگر دوسرے پر پڑھتا لوگ گمان کرتے کہ میں صدیق کا ہمسر ہوں اور تیسرے پر تو ہم ہوتا کہ

فاروق کے برابر ہوں۔ لہذا وہاں پڑھا جہاں یہ احتمال متصور ہی نہیں اصل سنت اول درجہ پر قیام ہے۔

ومافعله الصديق فكان تأدبامنه مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومافعل الفاروق فكان تأدبامع الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب کی بنا پر ایسا کیا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادب کی خاطر۔ فتاوی رضویہ جلد ۸ ص ۳۴۳

میں نماز سے منع کرنے والوں میں سے نہیں ہونا چاہتا

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک شخص کو بعد نماز عید نفل پڑھتے دیکھا حالانکہ بعد عید نفل مکروہ ہیں، کسی نے عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ نہیں منع کرتے۔ فرمایا:

اخاف ان ادخل تحت الوعيد قال الله تعالىٰ ارأيت الذى ينهى ○ عبداً اذا صلّٰى

میں وعید میں داخل ہونے سے ڈرتا ہوں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تو نے اسے نہیں دیکھا جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے، اسے درمختار میں ذکر کیا گیا۔

درمختار باب العیدین مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۱۵) فتاوی رضویہ جلد ۸ ص ۳۷۵

عوام کو منع نہ کرنے کی وجہ

(هذاللخواص) اما العوام فلا يمنعون من تكبير ولاتنفل اصلا لقلة رغبتهم فى الخيرات

یہ خواص کا معاملہ ہے، باقی عوام کو تکبیرات کہنے اور نوافل پڑھنے سے بالکل منع نہیں کیا کرتے، کیونکہ انھیں نیکیوں کا بہت کم شوق ہوتا ہے۔

بحرالرائق باب العیدین مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۱۶۰)

فتاوی رضویہ جلد ۸ ص ۳۷۵

طلوع آفتاب کے وقت بھی منع نہ کرو

سئل شمس الائمة الحلوانى ان كسالى العوام يصلون الفجر عند طلوع الشمس افتزجرهم عن ذلك قال لا لانهم اذامنعوا عن ذلك تركوها اصلا واداؤها مع تجويز اهل الحديث لها اولى من تركها اصلا

شمس الائمہ حلوانی سے سوال ہوا کہ عوام سستی کرتے ہوئے طلوع شمس کے وقت نماز فجر ادا کرتے ہیں کیا ہم انھیں زجر وتوبیخ کریں؟ فرمایا: ایسا نہ کرو کیونکہ اگر تم اس سے ان کو روکو گے تو نماز بالکل ترک کردیں گے نماز کا ادا کرلینا چھوڑ دینے سے بہتر ہے اور محدثین اسے جائز بھی سمجھتے ہیں۔

بحرالرائق باب العیدین مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۱۶۰)

فتاوی رضویہ جلد ۸ ص ۳۷۵

وہ عمل جو بعض کے نزدیک جائز ہو

: لايجوز صلوة مطلقا مع شروق الاالعوام فلا يمنعون من فعلها لانهم يتركونها والاداء الجائز عند البعض اولى من الترك

طلوع آفتاب کے وقت کوئی نماز جائز نہیں مگر عوام کو نماز پڑھنے سے فقہاء نے نہیں روکا ورنہ وہ بالکل ترک کردیں گے، ہر وہ عمل جس کی ادا بعض کے نزدیک جائز ہو اس کا بجالانا ترک سے بہتر ہے۔

درمختار کتاب الصلوٰۃ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۶۱)

فتاوی رضویہ جلد ۸ ص ۳۷۵

مسجد کے اندر آذان نہ دو

۱۳۰۲ ہجری میں فقیر بہ نیت خاکبوسی آستانہ عالیا حضرت سلطان الاولیاء محبوب الٰہی

نظام الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بریلی سے شد الرحال کرکے حاضر بارگاہ غیاث پور شریف ہوا تھا دہلی کی ایک مسجد میں نماز کو جانا ہوا، اذان کہنے والے نے مسجد میں اذان کہی فقیر نے حسب عادت کہ جو امر خلاف شرع مطہر پایا مسئلہ گزارش کر دیا اگرچہ اُن صاحب سے اصلا تعارف نہ ہوا ان مؤذن صاحب سے بھی بہ نرمی کہا کہ مسجد میں اذان مکروہ ہے، کہا، کہاں لکھا ہے؟ میں نے قاضی خان، خلاصہ، عالمگیری، فتح القدیر کے نام لئے، کہا ہم ان کو نہیں مانتے، فقیر سمجھا کہ حضرت طائفہ غیر مقلدین سے ہیں، گزارش کی کہ آپ کیا کام کرتے ہیں؟ معلوم ہوا کہ کسی کچہری میں نوکر ہیں۔
فقیر نے کہا احکم الحاکمین جل جلالہ کا سچا حقیقی دربار تو ارفع و اعلیٰ ہے آپ انہی کچہریوں میں روز دیکھتے ہوں گے چپراسی، مدعی، مدعا علیہ گواہوں کی حاضری، کچہری کے کمرے کے اندر کھڑے ہوکر پکارتا ہے یا باہر؟ کہا باہر، کہا اگر اندر ہی چلانا شروع کرے تو بے ادب ٹھہرے گا یا نہیں؟ بولے اب میں سمجھ گیا۔ غرض کتابوں کو نہ مانا جب ان کی سمجھ کے لائق کلام پیش کیا تسلیم کر لیا۔

ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

(ہر شخص کی فکر اس کی ہمت کے مطابق ہے)

الحمد للہ حق واضح ہوگیا۔

فتاوی رضویہ جلد ۸ ص ۵۰۲

سب سے پہلے معانقہ کس نے کیا؟

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں انہ قال سألت رسول الله صلى تعالى عليه وسلم عن المعانقة فقال تحية الامم و صالح وُدِّهم وانّ اول من عانق خليل الله ابراهيم

ترجمہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کے بارے میں پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحیت ہے امتوں کی، اور ان کی اچھی دوستی، اور بیشک پہلے معانقہ کرنے

والے ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام۔

فتاوی رضویہ جلد ۸ ص ۶۰۴

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت

لما حضره الموت اوصى ان يكفن فى قميص كان عليه افضل الصلوة والسلام كساه اياه. وان جعل ممايلى جسده. وكان عنده قلامة اظفاره عليه افضل الصلوة والسلام فاوصى ان تسحق وتجعل فى عينيه وفمه. وقال افعلوا ذلك وخلوبيني وبين ارحم الراحمين

ترجمہ جب حضرت امیر معاویہ کا آخری وقت آیا وصیت فرمائی کہ اُنہیں اُس قمیص میں کفن دیا جائے جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمائی تھی، اور یہ ان کے جسم سے متصل رکھی جائے، ان کے پاس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناخن پاک کے کچھ تراشے بھی تھے ان کے متعلق وصیت فرمائی کہ باریک کر کے ان کی آنکھوں اور دہن پر رکھ دئے جائیں۔
فرمایا یہ کام انجام دینا اور مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا

اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ باب المیم والعین مطبوعہ المکتبۃ الاسلامیہ ریاض الشیخ ۴/۳۸۷

چادر مانگ لی

حدیث صحیح میں ہے بعض اجلۂ صحابہ نے کہ غالباً سیّدنا عبدالرحمن بن عوف یا سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تہبند اقدس (جو کہ ایک بی بی نے بہت محنت سے خوبصورت بُن کر نذر کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی) مانگا۔ حضور اجود الاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اُس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلوات اللہ سلامہ علیہ کے پاس اور تہبند نہ تھا، اور آپ جانتے ہیں حضور اکرم الاکرمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی کسی سائل کو رَد نہیں فرماتے، پھر آپ نے کیوں مانگ لیا؟ انہوں نے کہا واللہ! میں نے

استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاؤں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی اس نیت پر انکار نہ فرمایا، آخر اسی میں کفن دئے گئے۔۔۔

صحیح بخاری میں ہے:

باب من استعد الکفن فی زمن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فلم ینکر علیہ حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ فذکر باسنادہ عن سھل رضی اللہ تعالی عنہ ان امراۃ جاءت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ببردۃ منسوجۃ فیھا حاشیتھا اتدرون ما البردۃ قالوا الشملۃ قال نعم قالت نسجتھا بیدی فجئت لاکسوکھا فاخذھا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم محتاجاً الیھا فخرج الینا وانھا ازارہ فحسنھا فلان فقال اکسنیھا ما احسنھا قال القوم ما احسنت لبسھا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم محتاجاً الیھا ثم سألتہ وعلمت انہ لا یرد قال انی واللہ ماسألتہ وعلمت انہ لایرد قال انی واللہ ماسألتہ وعلمت انہ لایرد قال انی واللہ ماسألتہ لالبسھا وانما سألتہ لتکون کفنی قال سھل فکانت کفنہ

ترجمہ

باب، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جس نے کفن تیار کیا اور آپ نے منع نہ فرمایا، حضرت عبداللہ بن سلمہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خوبصورت بنی ہوئی حاشیہ والی چادر لائی، تمہیں معلوم ہے کہ کون سی چادر تھی، انہوں نے جواب دیا وہ تہبند ہے، کہا ہاں، اُس عورت نے عرض کیا کہ میں نے خود یہ چادر بنی ہے آپ کو پہننے کے لئے پیش کرتی ہوں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی خوشی سے قبول فرمائی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو تہبند کی صورت میں پہن کر باہر تشریف لائے تو فلاں صحابی نے اس تہبند کی تحسین کی اور عرض کیا یہ کتنی

اچھی ہے مجھے عطا فرما دیجئے۔ اس پر حاضرین نے اسے کہا تو نے اچھا نہیں کیا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے لئے پسند فرمائی تھی، تو نے یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کسی سائل کو مایوس نہیں فرماتے سوال کرلیا۔ اس نے جواب میں کہا کہ خدا کی قسم میں نے اسے پہننے کے لئے نہیں اپنے کفن کے لئے طلب کیا ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ چادر مبارک اس سائل صحابی کا کفن بنی۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۷۰)

اپنا تہبند عطا فرمایا

بلکہ خود حضور پُرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کفن میں اپنا تہبند اقدس عطا کیا اور غسل دینے والی بیبیوں کو حکم دیا کہ اُسے ان کے بدن کے متصل رکھیں۔ صحیحین میں اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے: قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنھا ثلثا او خمسا او اکثر من ذٰلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاٰخرۃ کافورا اوشیئامن کافور فاذافرغتن فاٰذنّنی فلما فرغنا اذناہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنھا ایاہ۔

ترجمہ فرماتی ہیں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے جب ہم ان کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں، فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ، یا اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ، اور آخری بار کافور ملا لینا، فارغ ہونے کے بعد مجھے اطلاع دینا۔ ہم نے جب غسل دے لیا تو حضور کو خبر دی۔ سرکار نے اپنا تہبند دیا اور فرمایا اسے اس کے بدن سے متصل رکھنا۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۶۸)

شیخ محقق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

هذا الحديث اصل فى المتبرك باثار الصالحين ولباسهم، كمايفعله بعض مريدى المشائخ من لبس اقمصتهم فى القبر

ترجمہ ۔ یہ حدیث صالحین کے آثار اور ان کے لباس سے برکت حاصل کرنے کے سلسلے میں اصل ہے جیسا کہ مشائخ کے بعض ارادت منداُن کی قمیصوں کا کفن پہنتے ہیں۔

لمعات التنقیح باب غسل میت فصل اول مطبوعہ المعارف العلمیہ لاہور ۴/۳۱۸)

اپنی قمیص مبارک عطا فرمائی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں: قال لما ماتت فاطمة أمّ على رضى الله تعالى عنها، خلع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قميصه والبسها اياه، واضطجع فى قبرها فلما سوى عليها التراب قال بعضهم يارسول الله رأيناك صنعت شيئالم تصنعه باحد، فقال انى البستها قميصى لتلبس من ثياب الجنة واضطجعت معها فى قبرها لاخفف عنها من ضغطة القبر، انها كانت احسن خلق الله نيعا الىّ بعد ابى طالب۔

ترجمہ فرمایا جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا کُرتا اتار کر انہیں پہنایا اور ان کی قبر میں لیٹے، جب قبر پر مٹی برابر کردی گئی تو کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! آج ہم نے آپ کو وہ عمل کرتے دیکھا جو حضور نے کسی کے ساتھ نہ کیا۔ فرمایا اسے میں نے اپنا کُرتا اس لئے پہنایا کہ یہ جنت کے کپڑے پہنے اور اس کی قبر میں اس لئے لیٹا کہ قبر کے دبانے میں اس سے تخفیف کردوں یہ ابوطالب کے بعد خلقِ خدا میں سب سے زیادہ میرے ساتھ نیک سلوک کرنے والی تھی۔

معرفۃ الصحابۃ حدیث ۲۸۸ مکتبہ الدار مدینہ منورہ ۱/۷۹۔۲۷۸)

موئے مبارک کے ساتھ تدفین

ابن السکن نے بطریق صفوان بن ہبیرہ عن ابیہ روایت کی

: قال قال ثابت البنانى قال لى انس بن مالك رضى الله تعالى عنه هذه شعرة من شعر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فضعها تحت لسانى، قال فوضعتها تحت لسانه فدفن وهى تحت لسانه۔

ترجمہ یعنی ثابت بنانی فرماتے ہیں مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ موئے مبارک سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے، اسے میری زبان کے نیچے رکھ دو، میں نے رکھ دیا، وہ یوں ہی دفن کئے گئے کہ مُوئے مبارک اُن کی زبان کے نیچے تھا

اصابہ فی تمیز الصحابہ ترجمہ نمبر ۲۷۷ انس بن مالک رضی اللہ عنہ مطبوعہ دار صادر بیروت ۱/۷۲) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۱۱۸

عصا مبارک کے ساتھ تدفین

: عن انس بن مالك انه كان عنده عصية لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فمات فدفنت معه بين جيبه وبين قميصه ترجمہ ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے اُن کے ساتھ دفن کی گئی۔

مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ترجمہ انس ابن مالک دار الفکر بیروت ۵/۷۵)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۱۱۸

امام علی رضا رضی اللہ عنہ کی آمد پر استقبال

امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں نقل فرماتے ہیں: جب امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے، چہرہ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظانِ حدیث امام ابوزرعہ

رازی و امام محمد بن اسلم طوسی اور ان کے ساتھ بیشمار طالبانِ علم وحدیث حاضرِ خدمتِ انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کیا اپنا جمالِ مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے روایت فرمایئے، امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا پردہ ہٹالیں خلقِ خدا کی آنکھیں جمالِ مبارک کے دیدار سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو ۲ گیسو شانہ مبارک پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلقِ خدا کی وہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے، کوئی روتا ہے، کوئی خاک پر لوٹتا ہے، کوئی سواری مقدس کا سُم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی: خاموش سب لوگ خاموش ہو رہے۔ دونوں امام مذکور نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی حضور نے فرمایا:

حدثنی ابوموسی الکاظم عن ابیه جعفر الصادق عن ابیه محمدن الباقر عن ابیه زین العابدین عن ابیه الحسین عن ابیه علی ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنهم قال حدثنی حبیبی وقرة عینی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال حدثنی جبریل قال سمعت رب العزة یقول لا اله الا الله حصنی فمن قال دخل حصنی امن من عذابی

یعنی امام علی رضا امام موسیٰ کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبریل نے عرض کی کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا کہ لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا، میرے عذاب سے امان میں رہا۔

یہ حدیث روایت فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا، دواتوں والے جو ارشادِ مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے، بیس ۲۰ ہزار سے زائد تھے۔

الصواعق المحرقۃ الفصل الثالث مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان ص ۲۰۵) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۱۳۳

اسماءِ ائمہ اہلِ بیت کی برکت

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لو قرأت هذا الاسناد علی مجنون لبرء من جنته۔

ترجمہ یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھوں تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

الصواعق المحرقہ الفصل الثالث فی الاحادیث الواردۃ فی بعض اہل البیت مطبوعہ مکتبہ مجدیہ ملتان ص ۲۰۵)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۱۳۳

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک

وقد انکشفت قدم لما انهدم جدر الحجرة الشریفة فی زمان الولید ففزع الناس وظنوا انها قدم النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فما وجدوا احد یعلم ذلك حتی قال لهم عروة لا والله ماهی قدم البنی صلی الله تعالی علیه وسلم ماهی الا قدم عمر رضی الله تعالی عنه کما فی صحیح البخاری عن هشام عن ابیه واخراج ابن زبالة وغیره ان قال عمر بن عبدالعزیز رضی الله تعالی عنه لمن امره ببناء الحائط ان غط ما رأیت ففعله۔

ولید کے زمانے میں جب روضہ پاک کی دیوار منہدم ہوئی تو ایک قدم کھل گیا جس سے لوگ گھبرا اٹھے، انھیں گمان ہوا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک ہے۔ کسی ایسے آدمی کو تلاش کیا جو اس سے آگاہ ہو یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا بخدا یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم نہیں، یہ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی قدم ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہشام بن عروہ سے مروی ہے وہ اپنے والد سے راوی ہیں اور ابن زبالہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جس کو دیوار تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا اس سے فرمایا جو تم نے دیکھا اُسے چھپا دو، اس نے تعمیل کی۔ (ت) اور اس بارے میں کوئی صورت بیان میں نہ آئی ستر لازم ہے اور

کشف ممنوع، اس طرح چھپائیں کہ زیادہ نہ کھولنا پڑے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۴۰۴

گنبد شریفہ کی تاریخ

جذب القلوب میں فرمایا

: چوں دفن سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بموجب حکم الٰہی ہم در حجرہ شریفہ شد۔ عائشہ صدیقہ نیز در خانہ خود ساکن می بود میان او و قبر شریف پردہ نہ بود، ودر آخر بسبب جرأت وعدم تحاشی مردم از درآمدن بر قبر شریف وبرداشتن خاک ازاں خانہ را دو قسم ساخت ودیوارے درمیان مسکن خود وقبر شریف کشید وبعد ازاں کہ امیر المومنین عمر در مسجد زیادت کردہ حجرہ را از خشت خام بنا کرد وتا زمان حدوث عمارت ولید ایں حجرہ ظاہر بود عمر بن عبدالعزیز بحکم ولید بن عبدالملک آں را ہدم کردہ بحجارہ منقوشہ برآورد۔ برظاہر آں حظیرہ دیگر بنا کرد وہیچ کدام ازیں دو درے نگذاشت از عروہ روایت می کنند کہ وے بہ عمر بن عبدالعزیز گفت، اگر حجرہ شریفہ را برحال خود گزارند وعمارتے گرد آں برآرند احسن باشد

ترجمہ جب سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم الٰہی کے باعث حجرہ شریفہ ہی میں دفن کردیا گیا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اپنے گھر میں سکونت پذیر تھیں، ان کے اور قبر شریف کے درمیان پردہ نہ تھا، آخر میں قبر شریف کے پاس بیباکی سے لوگوں کے بے تحاشہ آنے اور وہاں کی خاک لے جانے کی وجہ سے گھر کو دو حصوں میں تقسیم کردیا اور اور اپنے مسکن اور قبر شریف کے درمیان ایک دیوار کھینچ دی، جب امیر المومنین حضرت عمر نے مسجد میں اضافہ کیا تو حجرہ کی عمارت کچی اینٹوں کی بنادی، ولید کے زمانہ کی تعمیر جدید تک یہ حجرہ ظاہر تھا، عمر بن عبدالعزیز نے ولید بن عبدالملک کے حکم سے اسے منہدم کرکے منقش پتھروں سے بنایا اور اس کے بیرونی حصہ پر ایک اور حظیرہ بنایا اور ان دو دروازوں میں سے کوئی نہ چھوڑا۔ حضرت عروہ سے روایت ہے کہ انھوں

نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا اگر حجرہ شریف کو اپنے حال پر رکھتے اور اس کے گرد ایک عمارت بنادیتے تو بہتر ہوتا

جذب القلوب باب ہفتم در بیان تغیرات الخ نولکشور لکھنؤ ص ۱۲۱) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۴۱۷

ولی قبر میں بھی زندہ ہوتا ہے

امام عارف باللہ استاذ ابوالقاسم قشیری قدہ سرہ، اپنے رسالے میں بسند خود حضرت ولی مشہور سیدنا ابوسعید خراز قدس اللہ ثرہ الممتاز سے راوی ہے کہ میں مکہ معظمہ میں تھا، باب بنی شیبہ پر ایک جوان مُردہ پڑا پایا، جب میں نے اس کی طرف نظر کی تو مجھے دیکھ مسکرایا اور کہا:

یا ابا سعید اما علمت ان الاحبا احیاء وان ماتوا وانما ینقلون من دار الی دار

ترجمہ۔ اے ابوسعید! کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے زندہ ہیں اگرچہ مرجائیں، وہ تو یہی ایک گھر سے دوسرے گھر میں بدلائے جاتے ہیں۔

(شرح الصدور باب زیارۃ القبور وعلم الموتی خلافت اکیڈمی منگورہ سوات ص ۸۶) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۴۳۳

اللہ والے نے آنکھیں کھول دیں

سیدنا ابوسعید خراز قدس اللہ ثرہ الممتاز جناب حضرت سیدی ابوعلی قدس سرہ، سے راوی ہیں: میں نے ایک فقیر کو قبر میں اتارا، جب کفن کھولا ان کا سر خاک پر رکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ ان کی غربت پر رحم کرے۔ فقیر نے آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے فرمایا:

یا ابا علی اتذللنی بین یدی من یدللنی (اے ابوعلی! تم مجھے اس کے سامنے ذلیل کرتے ہو جو میرے ناز اٹھاتا ہے) میں نے عرض کی: اے سردار میرے! کیا موت کے بعد زندگی ہے؟

فرمایا: بل انا حی وکل محب اللہ حی لانصرنك بجاھی غدا

(میں زندہ ہوں، اور خدا کا ہر پیارا زندہ ہے، بیشک وہ وجاہت وعزت جو مجھے روز

قیامت ملے گی اس سے میں تیری مدد کروں گا)

(شرح الصدور باب زیارۃ القبور وعلم الموتٰی خلافت اکیڈمی منگورہ سوات ص ۸۶) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۴۳۳

بعد وصال بھی سنت کا خیال

سیدنا ابوسعید خراز قدس اللہ سرہ الممتاز حضرت ابراہیم بن شیبان قدس سرہ، سے راوی: میرا ایک مرید جوان فوت ہوگیا، مجھ کو سخت صدمہ ہوا، نہلانے بیٹھا، گھبراہٹ میں بائیں طرف سے ابتداء کی، جوان نے وہ کروٹ ہٹا کر اپنی دہنی کروٹ میری طرف کی، میں نے کہا: جان پدر! تو سچا ہے مجھ سے غلطی ہوئی

(شرح الصدور باب زیارۃ القبور وعلم الموتٰی خلافت اکیڈمی سوات ص ۸۶) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۴۳۳

ولی مکان بدلتے ہیں

حضرت ابویعقوب سوسی نہر جوری قدس سرہ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرید کو نہلانے کے لیے تختے پر لٹایا اس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا۔ میں نے کہا: جان پدر! میں جانتا ہوں کہ تو مردہ نہیں یہ تو صرف مکان بدلنا ہے، لے میرا ہاتھ چھوڑ دے۔

شرح الصدور باب زیارۃ القبور وعلم الموتٰی خلافت اکیڈمی سوات ص ۸۶) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۴۳۳

اللہ والا جانتا ہے کل کیا ہوگا

حضرت ابویعقوب سوسی نہر جوری قدس سرہ فرماتے ہیں مکہ معظمہ میں ایک مرید نے مجھ سے کہا: پیر مرشد! میں کل ظہر کے وقت مر جاؤں گا، حضرت ایک اشرفی لیں، آدھی میں میرا دفن اور آدھی میں میرا کفن کریں۔ جب دوسرا دن ہوا اور ظہر کا وقت آیا مرید مذکور نے آکر طواف کیا،

پھر کعبے سے ہٹ کر لیٹا تو روح نہ تھی، میں نے قبر میں اتارا۔ آنکھیں کھول دیں۔ میں نے کہا: کیا موت کے بعد زندگی؟ کہا: اَنَا حَیٌّ وَ کُلُّ مُحِبٍّ اللہِ حَیٌّ (میں زندہ ہوں اور اللہ تعالٰی کا ہر دوست زندہ ہے)۔

(شرح الصدور باب زیارۃ القبور وعلم الموتٰی خلافت اکیڈمی سوات ص ۸۶) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۴۳۳

ولی نے کنویں سے نکال دیا

میرے والد محترم قبلہ الحاج فیاض احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے خالو حضور مفتی اعظم مولانا عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریفہ پر پڑھاتے تھے ایک دن حضرت سلطان عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے رشتہ دار آپ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم کو اپنا مرید کرلیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انکار کردیا پچھلی رات تہجد کے لئے پانی لینے کنویں پر گئے تو اس میں گر گئے حضرت سلطان عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ نیچے کیا اور باہر نکال دیا اور فرمایا کہ تم مرید کیوں نہیں کرتے ہو؟ تو جواب دیا کہ میں اس قابل نہیں ہوں تو حضرت سلطان عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا اس کنویں سے نکلنے کے قابل تھے آپ؟ تو عرض کیا کہ نہیں تو فرمایا کہ جسطرح آج مدد کی ہے اسی طرح مدد کرتا رہوں گا صبح کے وقت لوگوں کی بہت تعداد حاضر ہو کر مرید ہوئی۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا خارجی کو جواب

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مسند شریف میں بسند حسن روایت فرماتے ہیں:

اقبل مروان یوما فوجد رجلا واضعا وجهه علی القبر فاخذ مروان برقبته ثم قال هل تدری ما تصنع فاقبل علیه فقال نعم انی لم آت الحجر انما جئت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم ولم آت الحجر سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم یقول لَا تَبْکُوْا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَهٗ اَهْلُهٗ

وَلٰكِنِ ابْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ اِذَا وَلِيَهٗ غَيْرُ اَهْلِهٖ۔

ترجمہ یعنی مروان نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں مروان نے ان کی گردن مبارک پکڑ کر کہا: جانتے ہو کیا کررہے ہو؟ اس پر ان صاحب نے اس کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ہاں میں سنگ و گل کے پاس نہیں آیا ہوں میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں، میں اینٹ پتھر کے پاس نہ آیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا دین پر نہ روؤ جب اس کا اہل اس پر والی ہو، ہاں اس وقت دین پر روؤ جبکہ نااہل والی ہو۔

مسند احمد بن حنبل حدیث ابی ایوب الانصاری دارالفکر بیروت ۵/ ۴۲۲) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۵۲۱

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حاضری مدینہ منورہ

عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ ان بلالا رای النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وھو یقول لہ ماھذہ الجفوۃ یابلال اما اٰن لک ان تزورنی فانتبہ حزینا خائفا فرکب راحلتہ وقصد المدینۃ فاتی قبر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فجعل یبکی عندہ ویمرغ وجھہ علیہ

ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ شام کو چلے گئے تھے ایک رات خواب دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے ہیں: اے بلال! یہ کیا جفا ہے کیا وہ وقت نہ آیا کہ ہماری زیارت کو حاضر ہو؟ بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ غمگین اور ڈرتے ہوئے جاگے اور بقصد زیارت اقدس سوار ہوئے، مزارِ پرانوار پر حاضر ہوکر رونا شروع کیا اور منہ قبر شریف پر ملتے تھے۔

وفاء الوفا الفصل الثانی فی بقیۃ ادلۃ الزیارۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۴/ ۱۳۵۹)

وفاء الوفا الفصل الثانی فی بقیۃ ادلۃ الزیارۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۴/ ۱۳۵۶)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ادب

عالم مدینہ (سید نورالدین سمہودی علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں:

ذکر الخطیب بن حملۃ ان بلالا رضی اللہ تعالی عنہ وضع خدیہ علی القبر الشریف وان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما کان یضع یدہ الیمنی علیہ ثم قال ولا شک ان الاستغراق فی المحبۃ یحمل علی الاذن فی ذلک والقصد بہ التعظیم والناس تختلف مراتبھم کما فی الحیوۃ فمنھم من لا یملک نفسہ بل یبادر الیہ ومنھم من فیہ اناۃ فیتاخر اہ ونقل عن ابن ابی الصیف والمحب الطبری جواز تقبیل قبور الصالحین

یعنی خطیب بن حملہ نے ذکر کیا کہ بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے قبر انور پر اپنے دونوں رخسارے رکھے اور ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اپنا دہنا ہاتھ اس پر رکھتے، پھر کہا شک نہیں کہ محبت میں استغراق اس میں اذن پر باعث ہوتا ہے اور اس سے مقصود تعظیم ہے، اور لوگوں کے مرتبے مختلف ہیں، جیسے زندگی میں، تو کوئی بے اختیارانہ اس کی طرف سبقت کرتا ہے اور کسی میں تحمل ہے وہ پیچھے رہتا ہے، اور ابن ابی الصیف اور امام محب طبری سے نقل کیا کہ مزارات اولیاء کو بوسہ دینا جائز ہے۔

وفاء الوفا الفصل الرابع فی آداب الزیارۃ والمجاورۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۴/ ۱۴۰۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزارِ اقدس سے شفا

وعن اسمٰعیل التیمی قال کان ابن المنکدر یصیبہ الصمات فکان یقوم فیضع خدہ علی قبر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فعوتب فی ذلک فقال انہ یستشفی بقبر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۔ اور اسمٰعیل تیمی سے نقل کیا کہ ابن المنکدر تابعی کو ایک مرض لاحق ہوتا کہ کلام دشوار ہوجاتا وہ کھڑے ہوتے اور اپنا رخسار قبر انور

سیداطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رکھتے، کسی نے اس پر اعتراض کیا، فرمایا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس سے شفا حاصل کرتا ہوں۔

وفاء الوفا الفصل الرابع فی آداب الزیارۃ والمجاورۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۴/۱۴۰۶)

منہ ملنا مزارِ اقدس پر

علامہ شیخ عبدالقادر فاکہی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب حسن التوسل فی زیارۃ افضل الرسل میں فرماتے ہیں:

تمریغ الوجہ والخد واللحیۃ بتراب الحفرۃ الشریفۃ واعتابہا فی زمن الخلوۃ المامون فیہا توہم عامی محذورا شرعیا بسببہ، امر محبوب، حسن لطلابہا، وامرہ لاباس بہ فیہا یظہر لکن لمن کان لہ فی ذلک قصد صالح وحملہ علیہ فرط الشوق والحب الطافح

یعنی خلوت میں جہاں اس کا اندیشہ نہ ہو کہ کسی جاہل کا وہم اس کے سبب کسی ناجائز شرعی کی طرف جائے گا، ایسے وقت بارگاہ اقدس کی مٹی اور آستانہ پر اپنا منہ اور رخسارہ اور داڑھی رگڑنا مستحب اور مستحسن ہے جس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا، مگر اس کے لیے جس کی نیت اچھی ہو اور افراط شوق اور غلبہ محبت اسے اس پر باعث ہو۔

حسن التوسل فی زیارۃ افضل الرسل) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۵۳۱

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کے قدم سے برکت

پھر علامہ شیخ عبدالقادر فاکہی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

علا انی اتحفک بامر یلوح لک منہ المعنی بان الشیخ الامام السبکی وضع حروجہ علی بساط دار الحدیث التی مسہا قدم النووی لینال برکۃ قدمہ

وینوہ بمزید عظمتہ کما اشار الی ذلک بقول وفی دار الحدیث لطیف معنی الی بسط لہ اصبو واوی لعلی ان قال بحر وجہی مکانا مسہ قدم النووی۔

ترجمہ یعنی علاوہ بریں میں تجھے یہاں ایک ایسا تحفہ دیتا ہوں جس سے معنی تجھ پر ظاہر ہو جائیں وہ یہ کہ امام اجل تقی الملۃ والدین سبکی دارالحدیث کے اس بچھونے پر جس پر امام نووی قدس اللہ سرہ العزیز قدم مبارک رکھتے تھے ان کے قدم کی برکت لیتے اور ان کی زیارت تعظیم کے شہرہ دینے کو اپنا چہرہ اس پر ملا کرتے تھے جیسا کہ خود فرماتے ہیں کہ دارالحدیث میں ایک لطیف معنی ہیں جن کے ظاہر کرنے کا مجھے عشق ہے کہ شاید میرا چہرہ پہنچ جائے اس جگہ پر جس کو قدم نووی نے چھوا تھا۔

(حسن التوسل فی زیارۃ افضل الرسل) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۵۳۱

مزارِ اقدس پر داڑھی مبارک ملتے

وبان شیخنا تاج العارفین امام السنۃ خاتمۃ المجتہدین کان یمرغ وجہہ ولحیتہ علی عتبۃ البیت الحرام بحجر اسمعیل

اور ہمارے شیخ تاج العارفین امام سنت خاتمہ المجتہدین آستانہ بیت الحرام حطیم شریف پر جہاں سیدنا اسمعیل علیہ السلام کا مزار کریم ہے اپنا چہرہ اور داڑھی ملا کرتے تھے۔

(حسن التوسل فی زیارۃ افضل الرسل) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۵۳۱

میلاد شریف کے چنے

در درالثمین فی مبشرات النبی الامین ہمین سخن راچناں آوردند

:الحدیث الثانی العشرون اخبرنی سیدی الوالد قال کنت اصنع طعاما صلۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم یفتح لی سنۃ من السنین شی

اصنع به طعاما فلم اجد الاحمصا مقليا فقسمته بين الناس فرايته صلى الله تعالى عليه وسلم وبين يديه هذا الحمص مبتهجا بشاشا

ترجمہ الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین میں اسی بات کو یوں نقل کیا ہے:: مجھے سیدی والد ماجد نے بتایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیاز کیلئے کچھ کھانا تیار کراتا تھا ایک سال کچھ کشائش نہ ہوئی کہ کھانا پکواؤں، صرف بُھنے ہوئے چنے میسر آئے وہی میں نے تقسیم کیے، میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ان کے سامنے یہ چنے موجود ہیں اور حضور مسرور شادماں ہیں۔

الدر الثمین مبشرات النبی الامین کتب خانہ علویہ رضویہ فیصل آباد ص ۴۰)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۵۷۴

صاحبِ قبر نے دعوت کی

شاہ صاحب مرحوم در انفاس العارفین نگارند: حضرت ایشاں (قدس سرہ) در قصبہ ڈاسنہ بزیارت مخدوم اللہ دیا رفتہ بودند وشب ہنگام بوددراں فرمودند مخدوم ضیافت ما می کنند و می گویند کہ چیزے خوردہ روید توقف کردند تا آنکہ اثر مردم منقطع شدہ ملال بریاراں غالب آمد آنگاہ زنے بیامد طبق برنج وشیرینی برسر وگفت کہ نذر کردہ بودم کہ اگر زوج من بیاید ہماں ساعت ایں طعام پختہ بہ نشینندگان درگاہ مخدوم اللہ دیا رسانم دریں وقت آمد ایفائے نذر کردم و آرزو کردم کہ کسے آں جا باشد تا متناول کند

ترجمہ یہی شاہ صاحب انفاس العارفین میں لکھتے ہیں: حضرت (یعنی ان کے والد مرشد شاہ عبدالرحیم صاحب) قصبہ ڈاسنہ میں مخدوم اللہ دیا کی زیارت کے لیے گئے تھے، رات کا وقت تھا، اسی وقت فرمایا کہ مخدوم ہماری دعوت کر رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ کچھ کھا کر جاؤ، توقف فرمایا، یہاں تک کہ لوگوں کی آمدورفت ختم ہوگئی اور دوستوں پر اکتاہٹ غالب آگئی، اس وقت ایک عورت چاول اور شیرینی کا طبق سر پر لیے آئی اور کہا میں نے نذر مانی تھی کہ اگر میرے شوہر

آجائیں تو اسی وقت یہ کھانا پکا کر مخدوم اللہ دیا کی درگاہ کے حاضرین کے پاس پہنچاؤں گی، شوہر اسی وقت آئے میں نے نذر پوری کی اور میری آرزو تھی کہ کوئی وہاں موجود ہو جو اسے تناول کرے۔

(انفاس العارفین (اردو) دعوتِ مخدوم الہ دیہ المعارف گنج بخش روڈ لاہور ص ۱۱۲)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۵۷۵

حضرت ایوب علیہ السلام

سیدنا ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مولیٰ جلا وعلا نے اموال عظیمہ عطا فرمائے تھے، ایک روز نہارہے تھے کہ اسمان سے سونے کی ٹیریاں برسیں، ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام چادر میں بھرنے لگے، رب عزوجل نے ندا فرمائی: یاایوب الم اکن اغنیک عما تری اے ایوب! جو تمھارے پیش نظر ہے کیا میں نے تمھیں اس سے بے پروانہ کیا تھا؟ عرض کی: بلی وعزتک ولکن لا غنی عن بو کتك ضرو غنی کیا تھا تیری عزت کی قسم مگر مجھے تیری برکت سے تو بے نیازی نہیں

(صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل وایوب الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۴۸۰)

(درمنثور بحوالہ احمد وبخاری وبیہقی آیہ وایوب اذ نادی ربہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ۴ /۳۳۰) فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۶۰۷

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طرف سے عمرہ

ردالمحتار میں ہے:

ان ابن عمر كان يعتمر عنه صلى الله تعالى عليه وسلم عمرا بعد موته من غير وصية

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بغیر کسی وصیت کے ان کی طرف سے عمرے کیا کرتے تھے۔

ردالمحتار مطلب فی القرأۃ للمیت الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۰۵ و ۶۰۶)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۶۰۷

ستر حج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے

وحج ابن الموفق (رحمة الله تعالٰی) وهو فی طبقة الجنید قدس سره) عنه صلی الله تعالٰی علیه وسلم سبعین حجة

ابن موفق رحمہ اللہ نے (جو حضرت جنید بغدادی قدس سرہ، کے طبقہ سے ہیں) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ستر حج کیے

ردالمحتار مطلب فی القرأۃ للمیت الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۰۵ و ۶۰۶)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۶۰۷

دس ہزار ختمِ قرآن اور دس ہزار قربانیاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے

وختم ابن السراج عنه صلی الله تعالٰی علیه وسلم اکثر من عشر الاف ختمة وضحی عنه مثل ذلك ، ابن سراج نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دس ہزار ختم سے زیادہ پڑھے، اور اسی کے مثل سرکار کی جانب سے قربانی بھی کی۔

ردالمحتار مطلب فی القرأۃ للمیت الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۰۵ و ۶۰۶)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۶۰۷

ایک وقت میں دس جگہ

حضرت میر سید عبدالواحد قدس سرہ، الماجد سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں: مخدوم شیخ ابوالفتح جونپوری را قدس اللہ تعالیٰ روحہ، در ماہ ربیع الاول بجہت عرس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از دہ جا استدعا آمدہ کہ بعد از نماز پیشین حاضر شوند ہر دہ استدعا را قبول کردند۔ حاضران پرسیدند اے مخدوم ہر دہ استدعا را قبول فرمود وہر جا بعد از نماز پیشین حاضر باید شد چگونہ میسر خواہد آمد۔ فرمود کشن کہ کافر بود چند صد جا حاضر می شد، اگر ابوالفتح دہ جا حاضر شود چہ عجب بعد از نماز

پیشین از ہر دہ جا چوڈول رسید مخدوم ہر بارے از حجرہ بیرون می آمد بر چوڈول سوار میشد ومی رفت ونیز ودر حجرہ حاضر می ماند۔ خردمندا تو ایں را بر تمثیل حمل مکن یعنی مپندار کہ تمثیلہائے شیخ بچندیں جاہا حاضر شدہ است۔ لا واللہ بلکہ عین ذات شیخ بہر جا حاضر شدہ بود، ایں خود در یک شہر و یک مقام واقع شد۔ وذات ایں موحد خود در اقصائے عالم حاضر است خواہ علویات خواہ سفلیات

ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرس پاک کی وجہ سے مخدوم شیخ ابوالفتح جونپوری قدس سرہ، کی دس جگہ سے دعوت آئی کہ بعد نماز ظہر تشریف لائیں۔ حضرت نے دسوں دعوتیں قبول کیں۔ حاضرین نے پوچھا: حضور نے دسوں دعوتیں قبول فرمائی ہیں اور ہر جگہ نماز ظہر کے بعد پہنچنا ہے یہ کیسے میسر ہوگا؟ فرمایا: کشن جو کافر تھا سیکڑوں جگہ حاضر ہوتا تھا اگر ابوالفتح دس جگہ حاضر ہو تو کیا عجب ہے؟ نماز ظہر کے بعد دسوں جگہ سے پالکی پہنچی، مخدوم ہر بار حجرہ سے آتے، سوار ہو جاتے، تشریف لے جاتے اور حجرہ میں بھی موجود رہتے اے عقل مند! اسے تمثیل پر محمول نہ کرنا، یعنی یہ نہ سمجھنا کہ شیخ کی مثالیں اتنی جگہوں میں حاضر ہوئیں۔ یہ تو ایک شہر اور ایک مقام میں واقع ہوا خود اس موحد کی ذات عالم کے سروں میں موجود ہے خواہ علویات ہوں خواہ سفلیات۔

(سبع سنابل سنبلۂ ششم در حقائق وحدت الخ مکتبہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۱۷۰)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۶۲۸

وصال کے بعد مجھے بتانا کہ کیا بیتی

ابن ابی الدنیا و بیہقی سعید بن مسیب سے راوی:

ان سلمان الفارسی وعبد الله بن سلام التقیا فقال احدهما لصاحبه ان لقیت ربك قبلی فاخبرنی فی ماذا لقیت. فقال اوتلقی الاحیاء الاموات. قال نعم اما المومنون فان رواحه فی الجنة وهی تذهب حیث شاءت

ترجمہ سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملے، ایک صاحب نے دوسرے سے

فرمایا: اگر آپ مجھ سے پہلے انتقال کریں تو مجھے خبر دیں کہ وہاں کیا پیش آیا، دوسرے صاحب نے پوچھا کہ کیا زندے اور مردے بھی آپس میں ملتے ہیں؟ فرمایا: ہاں مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں اور انھیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہے جائیں۔

(شعب الایمان حدیث ۱۳۵۵ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۱۲۱)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۷۰۹

قبر سے سلام کا جواب

امام بیہقی نے ہاشم بن محمد عمری سے روایت کی: مجھے میرے باپ مدینہ سے زیارت قبور اُحد کو لے گئے، جمعہ کا روز تھا، صبح ہو چکی تھی، آفتاب نہ نکلا تھا، میں اپنے باپ کے پیچھے تھا، جب مقابر کے پاس پہنچے انھوں نے بآواز کہا:

سلامٌ علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار. جواب آیا: وعلیکم السلام یا ابا عبد اللہ۔ باپ نے میری طرف مڑ کر دیکھا اور کہا کہ اے میرے بیٹے! تو نے جواب دیا؟ میں نے کہا: نہ۔ انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور کلام مذکور کا اعادہ کیا، دوبارہ ویسا ہی جواب ملا، سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا۔ میرے باپ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر میں گر پڑے۔

(دلائل النبوۃ باب قول اللہ لاتحسین الذین دار الکتب العربیہ بیروت ۳/۳۰۹)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۷۲۳

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلام فرمانا

عطاف مخزومی کی خالہ فرماتی ہیں: ایک دن میں نے قبر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی، اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا۔ بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا۔ جواب آیا اور اس کے ساتھ یہ فرمایا: من یخرج من تحت القبر اعرفہ کما اعرف ان اللہ خلقنی و کما اعرف اللیل والنہار جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے

پہچانتا ہوں جیسا یہ پہچانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس طرح رات اور دن کو پہچانتا ہوں۔

دلائل النبوۃ باب قول اللہ لاتحسین الذین دار الکتب العربیہ بیروت ۳/۳۰۸)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۷۲۳

مسجد کی صفائی کرنے والی کو انعام

:ابو الشیخ عبید بن مرزوق فرماتے ہیں :

کانت امرأۃ تقم المسجد فماتت ولم یعلم بہا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فمر علی قبرہا فقال ما ہذا القبر قالوا ام محجن. قال التی کانت تقم المسجد قالوا نعم فصف الناس فصلی علیہا ثم قال ای العمل وجدت افضل قالوا یارسول اللہ اتسمع قال ما انتم باسمع منہا فذکر انہا اجابتہ ان اقم المسجد

یعنی ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی ان کا انتقال ہو گیا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر دی حضور ان کی قبر پر گذرے۔ دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ام محجن کی۔ فرمایا وہ ہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی عرض کی ہاں۔ حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا تو نے کون سا عمل افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ سنتی ہے؟ فرمایا کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے پھر فرمایا اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دیتی تھی

(شرح الصدور بحوالہ ابو الشیخ باب معرفۃ المیت من یغسلہ خلافت اکیڈمی سوات ص ۴۰)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۷۳۰

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اھل قبور سے کلام:

ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

انہ مر بالبقیع فقال السلام علیکم یا اھل القبور اخبار ما عندنا ان نساء کم قد تزوجن ودیارکم قد سکنت واموالکم قد فرقت فاجابہ ھا تف یا عمر ابن الخطاب اخبار ما عندنا ان ما قدمناہ فقد وجدناہ وما انفقنا فقد ربحناہ وما خلفناہ فقد خسرناہ

یعنی ایک بار امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمھاری عورتوں نے نکاح کر لیے اور تمھارے گھروں میں اور لوگ بسے، تمھارے مال تقسیم ہوگئے۔ اس پر کسی نے جواب دیا: اے عمر بن الخطاب! ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

(شرح الصدور بحوالہ کتاب القبور لابن ابی الدنیا باب زیارۃ القبور خلافت اکیڈمی سوات ص ۸۷)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۷۳۵

قبر والے کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کلام

ابن عساکر نے ایک طویل حدیث روایت کی جس کا حاصل یہ ہے کہ عہد معدلت مہد فاروقی میں ایک جوان عابد تھا۔ امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے، دن بھر مسجد میں رہتا، بعد نماز عشاء باپ کے پاس جاتا، راہ میں ایک عورت کا مکان تھا اس پر عاشق ہوگئی، ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی، جوان نظر نہ فرماتا، ایک شب قدم نے لغزش کی، ساتھ ہولیا، دروازے تک گیا، جب اندر جانا چاہا خدا یاد آگیا اور بے ساختہ یہ آیہ کریمہ زبان سے نکلی: ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطٰن تذکروا فاذاھم مبصرون ۔ ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہنچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

(القرآن ۷/۲۰۱)

آیت پڑھتے ہی غش کھا کر گرا، عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے

دروازے پر ڈال۔ باپ منتظر تھا۔ آنے میں دیر ہوئی، دیکھنے نکلا، دروازے پر بیہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اُٹھوایا، رات گئے ہوش آیا، باپ نے حال پوچھا، کہا خیر ہے، کہا بتادے، ناچار قصہ کہا۔ باپ بولا جان پدر! وہ آیت کون سی ہے؟ جوان نے پھر پڑھی، پڑھتے ہی غش آیا، جنبش دی، مُردہ پایا، رات ہی کو نہلا کفنا کر دفن کر دیا، صبح کو امیر المؤمنین نے خبر پائی، باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی، عرض کی: یا امیر المومنین! رات تھی، پھر امیر المؤمنین ہمراہیوں کو لے کر تشریف لے گئے آگے لفظ حدیث یوں ہیں:

فقال عمر یافلان ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن، فاجابہ الفتی من داخل القبر یا عمر قد اعطانیھا ربی فی الجنۃ مرتین

یعنی امیر المومنین نے جوان کا نام لے کر فرمایا: اے فلان! جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے کا ڈر کرے اس کے لیے دو باغ ہیں، جوان نے قبر میں سے آواز دی، اے عمر! مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دوبار عطا فرمائی۔

(ا کنز العمال بحوالہ ک حدیث ۴۶۳۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۲ / ۱۷_۵۱۶)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۷۳۵

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا اھلِ قبور سے کلام

امام احمد تاریخ نیشاپور اور بیہقی اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں سعید بن المسیب سے راوی:

قال دخلنا مقابر المدینۃ مع علی ابن ابی الطالب فناذی یا اھل القبور السلام علیکم ورحمۃ اللہ تخبرونا باخبارکم تریدون ان نخبرکم قال فسمعت صوتا وعلیك السلام ورحمہ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین اخبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی اللہ تعالی عنہ اما ازواجکم فقد تزوجن واما اموالکم فقد اقتسمت و اولاد فقد حشر وا فی زمرۃ الیتامٰی والبناء الذی شیدتم فقد سکن اعداء کم فھذہ اخبار ما عندنا فما عند کم

فاجابہ میّت فقد تخرقت الاکفان وانتثرت الشعور و تقطعت الجلود وسالت الاحداق علی الخدود وسالت مناخیر بالقیح والصدید وماقدمناہ ربحناہ وماخلفناہ خسرنا ونحن مرتھنون بالاعمال

یعنی ہم مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ہمرکاب مقابر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مولا علی نے اہل قبر پر سلام کر کے فرمایا: تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمھیں خبر دیں؟ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: میں نے آواز سنی کسی نے حضرت مولیٰ کو جواب سلام دے کر عرض کی: امیر المومنین! آپ بتائیے ہمارے بعد کیا گذری؟ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: تمھاری عورتوں نے تو نکاح کر لیے، اور تمھارے مال سو وہ بٹ گئے، اور اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی، اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمھارے دشمن بسے، ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں اب تمھارے پاس کیا خبر ہے؟ ایک مُردے نے عرض کی کہ کفن پھٹ گئے، بال جھڑ پڑے، کھالوں کے پرزے پُرزے ہو گئے، آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے، نتھنوں سے پیپ اور گندا پانی جاری ہے اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا اور جو پیچھے چھوڑا اسکا خسارہ ہوا اور اپنے اعمال میں محبوس ہیں،

(شرح الصدور خلافت اکیڈمی سوات ص۸۷)

فتاوی رضویہ جلد۹ ص۷۳۵

قبر والے کی شفاعت کر دی

امام یافعی امام سیوطی انہی اسمٰعیل قدس سرہ الجلیل سے حکایت بیان کرتے ہیں بعض مقابر یمن پر ان کا گزر ہوا بہ شدت روئے اور سخت مغموم ہوئے، پھر کھلکھلا کر ہنسے اور نہایت شاد ہوئے، کسی نے سبب پوچھا، فرمایا: میں نے اس قبر والوں کو عذاب قبر میں دیکھا، رویا اور جناب الٰہی سے گڑگڑا کر عرض کی، حکم ہوا: فقد شفعناك فیھم ہم نے تیری شفاعت ان کے حق میں قبول فرمائی، اس پر یہ قبر والی مجھ سے بولی: وانا معھم یا فقیہ اسمٰعیل انا فلانۃ

المغنیۃ مولانا اسمٰعیل! میں بھی انھیں میں سے ہوں میں فلانی گائن ہوں، میں نے کہا: وانت معھم تو بھی ان کے ساتھ ہے۔اس پر مجھے ہنسی آئی

(شرح الصدور باب فی زیارۃ القبور الخ خلافت اکیڈمی منگوہ سوات ص۸۶)

فتاوی رضویہ جلد۹ن ص۷۶۴

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مشکل حل کر دی

: قد ذکرنا فی کتاب الاجوبۃ عن ائمۃ الفقہاء والصوفیۃ کلھم یشفعون فی مقلدیھم و یلاحظون احدھم عند طلوع روحہ وعند سوال منکر و نکیر لہ وعند النشر والحشر والحساب والمیزان والصراط. والا یغفلون عنھم فی موقف من المواقف ولما مات شیخنا شیخ الاسلام الشیخ ناصر الدین اللقانی راٰہ بعض الصالحین فی المنام فقال لہ مافعل اللہ بك فقال لما اجلسنی الملکان فی القبر لیسئلانی اتاھم الامام مالك فقال مثل ھذا یحتاج الی سوال فی ایمانہ باللہ ورسولہ تنحیاعنہ فتحیا عنی اہ واذاکان مشائخ الصوفیۃ یلاحظون اتباعھم ومریدیھم فی جمیع الاھوال والشدائد فی الدنیا والأخرۃ فکیف بأئمۃ المذھب الذین ھم أوتاد الارض وارکان الدین وأمناء الشارع صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علی امتہ رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین

ہم نے کتاب الاجوبہ عن الفقہاء والصوفیہ میں ذکر کیا ہے کہ تمام ائمہ فقہاء وصوفیا اپنے اپنے مقلدوں کی شفاعت کرتے ہیں اور جب ان کے مقلد کی روح نکلتی ہے، جب منکر نکیر اس سے سوال کو آتے ہیں، جب اس کا حشر ہوتا ہے، جب نامہ اعمال کھلتے ہیں، جب حساب لیا جاتا ہے، جب عمل تلتے ہیں، جب صراط پر چلتا ہے، غرض ہر حال میں اس کی نگہبانی فرماتے ہیں اور کسی جگہ اس سے غافل نہیں ہوتے، ہمارے استاد شیخ الاسلام امام ناصر الدین لقانی مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا

جب انتقال ہوا بعض صالحوں نے انھیں خواب میں دیکھا، پوچھا اللہ تعالٰی نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ کہا جب منکر نکیر نے مجھے سوال کے لئے بٹھایا امام مالک تشریف لائے اور ان سے فرمایا ایسا شخص بھی اس کی حاجت رکھتا ہے کہ اس سے خدا و رسول پر ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے الگ ہو اس کے پاس سے، یہ فرماتے ہیں نکیرین مجھ سے الگ ہوگئے اور جب مشائخ کرام صوفیہ قدست اسرارہم ہول وسختی کے وقت دنیا و آخرت میں اپنے پیروؤں اور مریدوں کا لحاظ رکھتے ہیں تو ان پیشوایانِ عذاب کا کہنا ہی کیا جو زمین کی میخیں ہیں اور دین کے ستون، اور شارع علیہ السلام کی اُمت پر اس کے امین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین

المیزان الکبرٰی فصل فی بیان جملۃ من الامثلۃ المحسوسۃ مصطفی البابی مصر ۱ / ۵۳

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۷۶۹

بعد وفات تصرف فرمانے والے چار بزرگ

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوۃ میں فرمایا: یکے از مشائخ عظام (گفتہ است دیدم چہار کس را از مشائخ تصرف می کنند در قبور خود مانند تصرفہائے شاں در حیات خود یا بیشتر شیخ معروف وعبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہما و دو کس (دیگر را از اولیاء شمردہ و مقصود حصر نیست آنچہ خود دیدہ و یافتہ است

۔ایک عظیم بزرگ فرماتے ہیں میں نے مشائخ میں سے چار حضرات کو دیکھا کہ اپنی قبروں میں رہ کر بھی ویسے ہی تصرف فرماتے ہیں جیسے حیات دنیا کے وقت فرماتے تھے یا اس سے بھی زیادہ (۱) شیخ معروف کرخی (۲) سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہما، اور دو اولیاء اور کو شمار کیا

اشعۃ اللمعات باب زیارۃ القبور تیج کمار لکھنؤ ۱ / ۷۱۵)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۷۶۸

اھلِ بیت کو سلام کیسے عرض کریں

سیدی خواجہ حافظی فصل الخطاب پھر شیخ محقق جذب القلوب میں

ناقل: قیل لموسٰی الرضا رضی اللہ تعالٰی عنہ علمنی کلاما اذا زرت واحدا منکم فقال ادن من القبر و کبر اللہ اربعین مرۃ ثم قل السلام علیکم یا اھل بیت الرسالۃ انی مستشفع بکم ومقدمکم امام طلبی وارادتی ومسألتی وحاجتی واشھد اللہ انی مومن بسرکم وعلانیتکم وانی ابرأ الی اللہ من عدو محمد وال محمد من الجن والانس

(یعنی امام ابن الامام الٰی ستۃ آباء کرام علی موسٰی رضا رضی اللہ تعالٰی عنہ وعنہم جمیعا سے عرض کی گئی مجھے ایک کلام تعلیم فرمائے کہ اہل بیت کرام کی زیارت میں عرض کروں؟ فرمایا: قبر سے نزدیک ہو کر چالیس بار تکبیر کہہ پھر عرض کر سلام آپ پر اے اہلبیت رسالت! میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں اور آپ کو اپنی طلب وخواہش وسوال وحاجت کے آگے کرتا ہوں، خدا گواہ ہے مجھے آپ کے باطن کریم وظاہر طاہر پر سچے دل سے اعتقاد ہے اور میں اللہ کی طرف بری ہوتا ہوں ان سب جن وانس سے جو محمد وآل محمد کے دشمن ہوں صلی اللہ تعالٰی علی محمد وآل محمد وبارک وسلم آمین!

(جذب القلوب مکتبہ نعیمیہ چوک دالگراں لاہور ص ۱۳۸)

فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۷۹۱

اگر نیت بدل جاتی تو

سیدنا امام ابن الامام کریم ابن الکرام حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالٰی نے ایک قبائے نفیس بنوائی، طہارت خانے میں تشریف لے گئے، وہاں خیال آیا کہ اسے راہِ خدا میں دیجئے فوراً خادم کو آواز دی قریب دیوار حاضر ہُوا، حضور نے قبائے معلّٰی اتار کردی کہ فلاں محتاج کو دے آ۔ جب باہر رونق افروز ہُوئے خادم نے عرض کی: اس درجہ تعجیل کی وجہ کیا تھی؟ فرمایا: کیا معلوم تھا باہر آتے آتے نیت میں فرق آجاتا۔ سبحان اللہ

فتاوی رضویہ جلد ۱۰ ص ۸۴

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وصیت

لما حضر ابابکرن الموتُ دعا عمر فقال اتق اللہ یا عمر واعلم ان له عملا بالنهار لا یقبله باللیل و عملا باللیل لا یقبله بالنهار واعلم انه لایقبل نافلة حتی تؤدی الفریض

یعنی جب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے عمر! اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انھیں دن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے، اور خبردار رہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کر لیا جائے

(حلیۃ الاولیاء، ذکر المہاجرین نمبر ا ابوبکر الصدیق دار لکتاب العربی بیروت ۱/۳۶)

فتاوی رضویہ جلد ۱۰ ص ۱۷۹

رویت ہلال

حکایت: امام الحرمین ابوالمعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں بادشاہِ وقت کے یہاں ۲۹ کے ہلال پر گواہیاں گزریں۔ بحکم سلطان اعلان ہوا کہ کل عید ہے، یہ خبر امامِ الحرمین کو پہنچی۔ گواہیاں قابلِ قبول نہ تھیں، امام کے حکم سے معاً دوسرا اعلان ہوا کہ بحکم امام ابوالمعالی کل روزہ ہے۔ صبح کو تمام شہر روزہ دار اٹھا۔ حاسدوں نے یہ خبر خوب رنگ کر بادشاہ تک پہنچائی کہ اگر امام چاہیں تو سلطنت چھین لیں۔ ملاحظہ ہو کہ اُنہیں کا حکم مانا گیا اور حکمِ سلطان کی کچھ پروانہ ہُوئی۔ بادشاہ نے برافروختہ ہو کر چوب دار بھیجے کہ جیسے بیٹھے ہیں تشریف لائیں۔ امام ایک جبہ پہنے تھے، ویسے ہی دربار میں رونق افروز ہوئے، اشتعال شاہی دوبالا ہوا کہ لباس درباری نہ تھا سوال کیا، فرمایا، اطاعتِ اولوالامر واجب ہے۔ حکم تھا جیسے بیٹھے ہیں آئیں، میں یُوں ہی بیٹھا تھا چلا آیا، کہا اعلان خلاف پر کیا باعث تھا؟ فرمایا: انتظامِ دنیا تمہارے سپرد ہے اور انتظامِ دین ہمارے

متعلق۔ بادشاہ پر ہیبتِ حق طاری ہُوئی۔ باعزاز تمام رخصت کی اور بدگویوں کو سزا دی۔

فتاوی رضویہ جلد ۱۰ ص ۵۵

دور رہ کر قریب

ماحسن ما قال اخوالعجم اور اخوالعجم نے کیا خوب کہا ہے:

گر در یمنی و با منی پیش منی   ور پیش منی و بے منی در یمنی

اگر تو یمن میں ہے اور میرے تصور میں ہے تو میرے سامنے ہے اور اگر تو میرے سامنے ہے لیکن میرے تصور میں نہیں تو تو یمن میں ہے،

وھو معنی ما قال اٰخر

اور شاعر نے بھی یہی کہا:

و کم من بعید الدار نال مرادھو کم من قریب الدار مات کئیبا

بہت سے دور رہنے والے مراد پالیتے ہیں اور بہت سے قریب رہنے والے محروم و نامراد مرتے ہیں۔

وکان سیّدی العارف باللہ ابو محمد المرجانی رحمہ اللہ تعالیٰ یقول:

سیدی عارف باللہ ابو محمد المرجانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

کم من ھو معنا ولیس ھو معنا و کم من ھو بعید عنا، وھو معنا

بہت سے لوگ ہمارے ساتھ رہتے ہوئے بھی ہمارے ساتھ نہیں اور بہت سے ہم سے دور ہیں مگر ہمارے ساتھ ہوتے ہیں

فتاوی رضویہ جلد ۱۰ ۶۸۴

دور رہ کر قریب

قال فی کتاب القوت (ای السیدی ابی طالب المکی رحمہ اللہ تعالیٰ) قال

بعض السلف کم من رجل بأرض خراسان اقرب الی هذا البیت ممن یطوف به. وکان بعضهم یقول، لان تکون ببلدك وقلبك مشتاق متعلق بهٰذا البیت خیر لك من ان تکون فیه وانت متبرم بمقامك وقلبك متعلق الی بلد غیره

اور فرمایا کتاب القوت (للامام ابو طالب مکی رحمہ اللہ تعالیٰ) میں بعض اسلاف سے ہے بہت سے خراسان میں رہائش پذیر اس بیت اللہ کے ان لوگوں سے زیادہ قریب ہیں جو اس کا طواف کررہے ہیں، بعض نے فرمایا بندہ اپنے شہر میں ہو اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے گھر سے متعلق ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ بندہ بیت اللہ میں ہو اور دل کسی اور شہر کے ساتھ وابستہ ہو اھ اختصاراً۔

(المدخل فصل فی ذکر بعض مایعتور الحاج فی حجہ الخ دار الکتاب العربی بیروت ۴/۲۵۶)

فتاوی رضویہ جلد ۱۰ ص ۶۸۹

حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو روانہ کردیتے

هذا امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالی عنه. کان اذا فرغ من حجه یدور فی الناس و یقول یا اهل الیمن یمنکم ویااهل العراق عراقکم ویا اهل الشام شامکم فانه اهیب لبیت ربکم فی اعینکم، او کما یقول رضی الله تعالی عنه

ترجمہ حالانکہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھئے وہ جب حج سے فارغ ہوتے تو لوگوں میں دورہ کرتے اور فرماتے: اے اہل یمن! یمن چلے جاؤ، اے اہل عراق! عراق چلے جاؤ، اے اہل شام! اپنے وطن شام لوٹ جاؤ تاکہ تمھارے ذہنوں میں تمھارے رب کی گھر کی ہیبت خوب قائم رہے۔

(المدخل فصل فی ذکر بعض مایعتور الحاج فی حجہ دار الکتاب العربی بیروت ۴/۲۵۳)

فتاوی رضویہ جلد ۱۰ ص ۶۸۹

مدینہ منورہ میں قضاء حاجت نہ کی

قالو قد حکی لی السید الجلیل ابو عبدالله القاضی رحمة الله تعالی علیه انه احتاج الی قضاء حاجة الانسان وهو فی المدینة فخرج الی موضع من تلك المواضع وعزم ان یقضی حاجته فیه .فسمع هاتفا ینهاه عن ذلك فقال الحجاج یعملون هذا. فاجابه الهاتف. بأن قال واین الحجاج واین الحجاج واین الحجاج ثلث مرات. فخرج من البلد حتی قضی حاجة ثم رجع

ترجمہ، پھر فرمایا مجھے السید الجلیل ابو عبداللہ القاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں بیان کیا گیا کہ انھیں شہر مدینہ میں رفع حاجت کی ضرورت پیش آئی تو وہ شہر میں ایک مقام کی طرف گئے اور وہاں قضاء حاجت کا ارادہ کیا تو غیب سے آواز آئی جو اس عمل سے انھیں منع کررہی تھی تو انھوں نے کہا تمام حجاج ایسا کرتے ہیں، تو جواب میں تین دفعہ آواز آئی، کہاں کے حجاج، کہاں کے حجاج، کہاں کے حجاج۔ پھر وہ شہر سے باہر چلے گئے اور رفعِ حاجت کی اور پھر لوٹے

(المدخل فصل فی ذکر بعض مایعتور الحاج فی حجہ دار الکتاب العربی بیروت ۴/۲۵۳)

فتاوی رضویہ جلد ۱۰ ص ۶۸۹

چالیس سال مکہ مکرمہ میں مگر قضاء حاجت نہ کی

شیخ عبدری نے بعض اکابر اولیاء قدست اسرارہم کے بارے میں یہ بھی نقل کیا کہ وہ چالیس سال مکہ میں رہے مگر حرم کعبہ میں پیشاب نہ کرتے اور نہ ہی وہاں لیٹتے تھے۔

فتاوی رضویہ جلد ۱۰ ص ۶۸۹

لطیفہ

عجیب لطیفہ: امام اجل خاتمۃ الحفاظ والمحدثین امام زین الدین عراقی استاذ امام جبل الحفظ، استاذ المحدثین امام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ زیارت مزار پُرانوار حضرت سید ابراہیم

خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جاتے تھے بعض حنبلی حضرت کے ہمراہ رکاب تھے حنبلی نے باتباع ابن تیمیہ کہ مدعی حنبلیت تھا یوں کہا کہ میں نے مسجد خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نماز پڑھنے کی نیت کی امام نے فرمایا میں نے زیارت قبر سیدنا خلیل اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نیت کی، پھر حنبلی سے فرمایا تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مخالفت کی کہ حضور نے مساجد ثلاثہ کے سوا، چوتھی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے سفر سے ممانعت کی اور میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اتباع کیا کہ حضور نے فرمایا: قبور کی زیارت کرو۔ کیا اس کے ساتھ کہیں یہ بھی فرمادیا ہے کہ قبور انبیاء کی زیارت نہ کرو، حنبلی کو سوا حیرت کے کچھ بن نہ آیا۔

فتاوی رضویہ جلد ۱۰ ص ۸۰۲

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نعلین

حضرت ابو محمد عبدالحق حریمی نے ۵۵۹ھ میں بغداد مقدس میں خبر دی کہ ہم ۳ صفر روز یک شنبہ ۵۵۵ھ میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی کے دربار میں حاضر تھے حضور نے وضو کر کے کھڑاویں پہنیں اور دو رکعتیں پڑھیں، بعد سلام ایک عظیم نعرہ فرمایا اور ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینکی، پھر دوسرا نعرہ مارا اور دوسری کھڑاؤں پھینکی وہ دونوں ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئیں، پھر تشریف رکھی، ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی، ۲۳ دن کے بعد عجم سے ایک قافلہ حاضر بارگاہ ہوا اور کہا ان معنا للشیخ نذرا ہمارے پاس حضور کی ایک نذر ہے فاسأذناہ فقال خذوہ منھم، ہم نے حضور سے اس نذر کے لینے میں اذن طلب کیا حضور نے فرمایا لے لو، انہوں نے ایک من ریشم اور خز کے تھان اور سونا اور حضور کی وہ کھڑاویں جو اس روز ہوا میں پھینکی تھیں پیش کیں، ہم نے ان سے کہا یہ کھڑاویں تمہارے پاس کہاں سے آئیں؟ کہا ۳ صفر روز یک شنبہ ہم سفر میں تھے کہ کچھ راہزن جن کے دو سردار تھے ہم پر آپڑے ہمارے مال لوٹے اور کچھ آدمی قتل کئے اور ایک نالے میں تقسیم کو اترے، نالے کے کنارے ہم تھے فقلنا لو ذکرنا الشیخ عبدالقادر فی ھذا الوقت ونذر نالہ شیئا من اموالنا ان سلمنا، ہم

نے کہا بہتر ہو کہ اس وقت ہم حضور غوث اعظم کو یاد کریں اور جنات پانے پر حضور کے لئے کچھ مال نذر مانیں، ہم نے حضور کو یاد کیا ہی تھا کہ دو عظیم نعرے سنے جن سے جنگل گونج اٹھا اور ہم نے راہزنوں کو دیکھا کہ ان پر خوف چھا گیا ہم سمجھے ان پر کوئی اور ڈاکو آپڑے یہ آکر ہم سے بولے، آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو ہم پر کیا مصیبت پڑی، ہمیں اپنے دونوں سرداروں کے پاس لے گئے ہم نے دیکھا وہ مرے پڑے ہیں اور ہر ایک کے پاس ایک کھڑاؤں پانی سے بھیگی رکھی ہے ڈاکوؤں نے ہمارے سب مال پھیر دئے اور کہا اس واقعہ کی کوئی عظیم الشان خبر ہے

(بہجۃ الاسرار فصول من کلامہ مرصعا بشیئ من عجائب احوالہ مصطفی البابی مصر ص ۶۷)

فتاوی رضویہ جلد ۱۳ ص ۶۰۰

غریب نواز

حدثنا الشریف ابو عبداللہ بن الخضر الحسینی قال اخبرنا ابی قال کنت مع سیدی الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورأی فقیرا مکسور القلب فقال لہ ماشأنك قال مررت الیوم بالشط وسألت ملاحا ان یحملنی الی الجانب الأخر فابی وانکسر قلبی لفقری فلم یتم کلام الفقیر حتی دخل رجل معہ صرۃ فیھا ثلاثون دینارا نذرا للشیخ فقال الشیخ لذلك الفقیر خذ ھذہ الصرۃ واذھب بھا الی الملاح واعطھا لہ وقل لہ لاترد فقیرا ابدا وخلع الشیخ قمیصہ واعطاہ للفقیر فاشتری منہ بعشرین دینار

ہمیں شریف ابو عبداللہ محمد بن الخضر الحسینی نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے والد فرمایا میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا حضور نے ایک فقیر شکستہ دل دیکھا، فرمایا تیرا کیا حال ہے؟ عرض کی آج میں کنارہ دجلہ پر گیا ملاح سے کہا مجھے اس پار لے جا، اس نے نہ مانا، محتاجی کے سبب میرا دل ٹوٹ گیا، فقیر کی بات ابھی پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک صاحب ایک تھیلی

میں تیس اشرفیاں حضور کی نذر لائے حضور نے فقیر سے فرمایا یہ لو اور جا کر ملاح کو دو اور اس سے کہنا کبھی کسی فقیر کو نہ پھیرے، اور حضور نے اپنا قمیص مبارک اتار کر اس فقیر کو عطا فرمایا وہ اس سے بیس اشرفیوں کو خرید اگیا۔

(بہجۃ الاسرار ذکر شیئ من شرائف اخلاقہ رضی اللہ عنہ مصطفی البابی مصر ص ۱
فتاوی رضویہ جلد ۱۳ ص ۲۰۱

نگاہِ ولی

اخبرنا ابو الحسن علی بن الحسن السامری قال اخبرنا ابی قال سمعت والدی رحمہ اللہ تعالی یقول کانت نفقۃ شیخنا الشیخ جاگیر رضی اللہ تعالی عنہ من الغیب وکان نافذ التصریف خارق الفعل متواتر الکشف ینذر لہ کثیرا وکنت عندہ یوما فمرت بہ بقرات مع راعیہا فاشار الی احدھن وقال ھذہ حامل بعجل احمر اغرصفتہ کذاو کذاو یولد وقت کذا یوم کذاوھو نذرلی وتذبحہ الفقراء یوم کذاو یاکلہ فلان وفلان ثم اشار الی اخری وقال ھذہ حامل بانثی ومن وصفہا کذاو کذا تولد وقت کذاوھی نذرلی یذبحہا فلان رجل من الفقراء یوم کذاو یاکلہا فلان وفلان ولکلب احمر فیہا نصیب قال فواللہ لقد جرت الحال علی ما وصف الشیخ

ہمیں خبر دی ابو الحسن بن حسن سامری نے کہ ہمیں ہمارے والد نے خبر دی، کہا میں نے اپنے والد سے سنا، فرماتے تھے ہمارے شیخ حضرت جاگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خرچ غیب سے چلتا تھا اور ان کا تصرف نافذ تھا ان کے کام کرامات تھے علی الاتصال انہیں کشف ہوتا تھا مسلمان کثرت سے ان کی نذر کرتے، ایک دن میں ان کے پاس حاضر تھا کچھ گائیں اپنے گوالے کے ساتھ گزریں، حضرت نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس گائے کے پیٹ میں سرخ بچھڑا ہے جس کے ماتھے پر سپیدی ہے۔ اور اس کا سب حلیہ بیان فرمایا، فلاں دن فلاں

وقت پیدا ہوگا اور وہ ہماری نذر ہوگا فقراء اسے فلاں دن ذبح کریںگے اور فلاں فلاں اسے کھائیں گے۔ پھر دوسری گائے کی طرف اشارہ اشارہ کیا اور فرمایا: اس کے پیٹ میں بچھیا ہے۔ اور اس کا حلیہ بیان فرمایا فلاں وقت پیدا ہوگی اور وہ میری نذر ہوگی، فلاں فقیر اسے فلاں دن ذبح کرے گا اور فلاں فلاں اسے کھائیں گے اور ایک سرخ کتے کا بھی اس کے گوشت میں حصہ ہے۔ ہمارے والد نے فرمایا خدا کی قسم جیسا شیخ نے ارشاد کیا تھا سب اسی طرح واقع ہوا۔

(بہجۃ الاسرار شیخ جاگیر رضی اللہ عنہ مصطفی البابی مصر ص ۱۲۹)

فتاوی رضویہ جلد ۱۳ ص ۲۰۲

بچھڑا بھی جانتا ہے

اخبرنا الفقیۃ الصالح محمد الحسن بن موسی الخالدی قال سمعت الشیخ الامام شھاب الدین السھروردی رضی اللہ تعالی عنہ یقول مالاحظ عمی شیخنا الشیخ ضیاء الدین عبدالقاھر رضی اللہ تعالی عنہ مریدابعین الرعایۃ الانتج وبرع وکنت عندہ مرۃ فاتاہ سوادی بعجل وقال لہ یاسیدی ھذا نذرناہ لک وانصرف الرجل فجاء العجل حتی وقف بین یدی الشیخ فقال الشیخ لنا ان ھذا العجل یقول لی انی لست العجل الذی نذرلک بل نذرت للشیخ علی بن الھیتی وانما نذرلک اخی فلم یلبث ان جاء السوادی وبیدہ عجل یشبہ الاول فقال السودی یاسیدی انی نذرت لک ھذا العجل ونذرت الشیخ علی بن الھیتی العجل الذی اتیتک بہ اولا وکانا اشتبہا واخذ الاول وانصرف

ہمیں خبر دی فقیہ صالح ابو محمد حسن بن موسیٰ خالدی نے کہ میں نے شیخ امام شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہمارے شیخ حضرت عبدالقاہر ضیاء الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی مرید پر نظرِ عنایت فرماتے وہ پھولتا پھلتا اور بلند رتبہ کو پہنچتا، اور ایک دن میں

حضور میں حاضر تھا کہ ایک دہقانی ایک بچھڑا لایا اور عرض کی یہ ہماری طرف سے حضرت کی نذر ہے، اور چلا گیا، بچھڑا آ کر حضرت کے سامنے کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا یہ بچھڑا مجھ سے کہتا ہے میں آپ کی نذر نہیں ہوں میں حضرت شیخ بن علی بن ہیتی کی نذر ہوں آپ کی نذر میرا بھائی ہے۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ دہقانی ایک اور بچھڑا لایا جو صورت میں اس کے مشابہ تھا اور عرض کی: اے میرے سردار! میں نے حضور کی نذر یہ بچھڑا مانا تھا اور وہ بچھڑا جو پہلے میں حاضر لایا وہ میں نے حضرت شیخ علی بن ہیتی کی نذر مانا ہے مجھے دھوکا ہو گیا تھا۔ یہ کہہ کر پہلے بچھڑے کو لے لیا اور واپس چلا گیا۔

بہجۃ الاسرار شیخ عبدالقاہر السہر وردی مصطفی البابی مصر ص ۲۳۴و۲۳۵

فتاوی رضویہ جلد ۱۳ ص ۶۰۳

جاہل پیر نماز سے دور جہنم کے قریب

سیدالطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی: کچھ لوگ پیدا ہوئے کہ نماز وغیرہ عبادات چھوڑ دی ہے اور کہتے ہیں کہ شریعت تو راستہ ہے، ہم پہنچ گئے ہمیں راہ کی حاجت نہیں فرمایا: صدقوا قد وصلوا ولکن الی این الی السبقر

وہ سچ کہتے ہیں ضرور پہنچ گئے مگر کہاں تک، جہنم تک۔ پھر فرمایا: اگر مجھے صدہا برس کی عمر دی جائے تو فرض تو فرض جو نفل مقرر کر لئے ہیں ہرگز نہ چھوڑوں۔

فتاوی رضویہ جلد ۱۴ ص ۶۰۹

عیسائی منشی نہیں ہو سکتا وزیر اعظم کیسے ہو سکتا ہے؟

روی ان اباموسٰی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لی کاتبا نصرانیا فقال مالك وله قاتلك اللہ الا اتخذت حنیفا یعنی مسلما اماسمعت قول اللہ عزوجل یایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا الیھود والنصٰرٰی اولیاء قلت له دینه ولی کتابته فقال لا

اکرمھم اذا اھانھم اللہ، ولا اعزھم اذا اذلھم اللہ ولا ادنیھم اذا ابعدھم اللہ، قلت انه لایتم امر البصرۃ الا به فقال مات النصرانی والسلام یعنی ھب انه مات فما تصنع بعدہ فما تعمله بعد موته فاعلمه الاٰن واستغن عنه بغیرہ من المسلمین

یعنی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ میں نے امیرالمومنین عمر فاروق اعظم سے عرض کی کہ میرا ایک محرر نصرانی ہے، فرمایا تمھیں اس سے کیا علاقہ خدا تمھیں سمجھائے کیوں نہ کسی کھرے مسلمان کو محرر بنایا کیا تم نے یہ ارشاد الٰہی نہ سنا کہ اے ایمان والو! یہود ونصارٰی کو یار نہ بناؤ، میں نے عرض کی اس کا دین اس کے لئے ہے مجھے تو اس کی محرری سے کام ہے، فرمایا میں کافروں کو گرامی نہ کروں گا جبکہ انھیں اللہ نے خوار کیا نہ انھیں عزت دوں گا جبکہ اللہ نے انھیں ذلیل کیا نہ ان کو قُرب دوں گا جبکہ اللہ نے انھیں دور کیا، میں نے عرض کی بصرہ کا کام بے اس کے پورا نہ ہوگا۔ فرمایا مر گیا نصرانی والسلام یعنی فرض کرلو کہ وہ مر گیا تو اس کے بعد کیا کرو گے جو جب کرو گے اب کرو اور کسی مسلمان کو مقرر کر کے اس سے بے پروا ہو جاؤ۔

(لباب التاویل (تفسیر الکبیر) زیر آیہ لاتتخذوا الیہود والنصارٰی اولیاء مصطفی البابی مصر ۲/۶۲)

فتاوی رضویہ جلد ۱۴ ص ۵۱۲

وسیلہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادہ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیرالمؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی یا رب اسئلك بحق محمد ان غفرت لی (الٰہی! میں تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما)

ارشاد ہوا: اے آدم! تو نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا؟ عرض کی: الٰہی! جب تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر

اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جانا تو نے اسی کا نام اپنے نامِ پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا: صدقت یا أدم انه لاحب الخلق الیّ واذ سألتنی بحقه فقد غفرت لك ولو لا محمد ما خلقتك. زاد الطبرانی وهو اٰخر الانبیاء من ذرّیتك

اے آدم! تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی، اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔ طبرانی نے یہ اضافہ کیا: وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(المستدرک للحاکم کتاب التاریخ، استغفار آدم علیہ السلام بحق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار الفکر بیروت، ۲/ ۶۱۵)

(دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۵/ ۴۸۹)

(المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث ۶۴۹۸، مکتبۃ المعارف ریاض، ۷/ ۲۵۹) فتاوی رضویہ جلد ۱۵ ص ۶۳۳

حضرت آدم علیہ السلام اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما خلق الله اٰدم اخبره ببنيه فجعل يرٰى فضائل بعضهم على بعض فراٰى نوراً ساطعا فی اسفلهم. فقال یا رب من هذا قال هذا ابنك احمد و هو الاول وهو الاٰخر وهو اول شافع واول مشفع جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا انہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا، وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے تو ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا، عرض کی، الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد

یہی اوّل ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ماورد فی اصطفائہ علی العالمین الخ دار الفکر بیروت، ۲/ ۱۱۱)

(کنز العمال حدیث ۳۲۰۵۲، موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/ ۴۳۷)

فتاوی رضویہ جلد ۱۵ ص ۶۳۳

خاتم النبیین

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں بين كتفي أدم مكتوب، محمد رسول الله خاتم النبيين صلى الله عليه وسلم۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر عالم الکتب بیروت ۲/ ۱۳۷)

فتاوی رضویہ جلد ۱۵ ص ۶۳۳

حضرت آدم علیہ السلام اور اذانِ اوّل:

ابونعیم حلیۃ الاولیا اور ابن عساکر دونوں بطریق عطاء حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: نزل أدم بالهند واستوحش فنزل جبريل فنادى بالاذان الله اكبر الله اكبر. اشهد ان لا اله الا الله. اشهد ان لا اله الا الله. اشهد ان محمدا رسول الله. اشهد ان محمدا رسول الله. قال أدم من محمد. قال اٰخر ولدك من الانبياء

جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اتر کر اذان دی، جب نام پاک آیا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں،

کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حلیۃ الاولیاء ترجمہ عمرو بن قیس الملائی، دار الکتاب العربی بیروت، ۵/۱۰۷) فتاوی رضویہ جلد ۱۵ ص ۶۳۴

راہب کا استفسار:

بیہقی وطبرانی وابونعیم اور خرائطی کتاب الھواتف میں خلیفہ بن عبدہ سے راوی، میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا، جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے، ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور عمر بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے، ایک راہب نے اپنے دیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا اولادِ مضر سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا: اما انه سوف يبعث منكم نبي فسارعوا اليه و خذوا بحظكم منه ترشدوا فانه خاتم النبيين۔ سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت واطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے۔ ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا

(الخصائص الکبریٰ دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریہ، بعابدین ۱/۵۸۔۵۷)

فتاوی رضویہ جلد ۱۵ ص ۶۳۵

کفل الفقیہ الفاہم کی تحسین

مکہ معظمہ کے اجلہ علمائے کرام ومفتیان عظام نے کفل الفقیہ کو ملاحظہ فرمایا پڑھوا کر سنا اس کی نقلیں لیں اور بحمد اللہ سب نے یک زبان مدحیں کیں، جسے حضرت شیخ الائمہ والخطباء کبیر العلماء حضرت مولانا احمد ابوالخیر میرداد حنفی حضرت عالم العلماء مفتی سابق وقاضی حال علامہ مولنا

شیخ صالح کمال حنفی، حضرت مولانا حافظ کتب الحرم فاضل سید اسمٰعیل خلیل حنفی، حضرت مولانا مفتی حنفیہ عبداللہ صدیق حفظہم اللہ تعالیٰ، ان فاضل جلیل نے کہ اس وقت یہی جانب سلطانی سے افتائے مذہب حنفی کے عہدہ جلیلہ پر ممتاز تھے، کتب خانہ حرم محترم میں کفل الفقیہ رکھا دیکھ کر بطور خود مطالعہ فرمانا شروع کیا فقیر بھی حاضر تھا، مگر ان سے کوئی تعارف نہ تھا، نہ اس سے پہلے میں نے ان کو نہ انہوں نے مجھ کو دیکھا، حضرت مولانا سید اسمٰعیل افندی اور ان کے بھائی سید مصطفی افندی وغیرہما بھی تشریف فرما تھے، حضرت مفتی حنفیہ نے رسالہ مطالعہ کرتے کرتے دفعۃً نہایت تعجب کے ساتھ اپنے زانو پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

این كان الشيخ جمال بن عبدالله بن عمر من هذا البيان اولفظاً هذا معناه۔ شیخ جمال ابن عبداللہ ابن عمر اس بیان تک کیوں نہ پہنچ سکے یا اس کے ہم معنی لفظ کہے۔

حضرت مفتی اعظم مکہ معظمہ مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ سند حدیث وفقہ میں اس فقیر کے استاذ الاستاذ ہیں، اور اپنے زمانہ مبارک میں وہی مفتی حنفیہ تھے اس جناب رفیع سے نوٹ کے بارے میں استفتاء ہوا تھا حضرت ممدوح قدس سرہ نے علمائے ربانی کی جو شان ہے اس کے مطابق صرف اتنا تحریر فرمادیا کہ " العلم امانة في اعناق العلماء والله تعالى اعلم۔ علم علماء کی گردنوں میں امانت ہے واللہ تعالیٰ اعلم یعنی کچھ جواب عطا نہ فرمایا، حنفیہ کے مفتی حال نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا کہ حضرت ممدوح قدس سرہ کا ذہن مبارک ان دلائل کو کیوں نہ پہنچا جو اس رسالہ کا مصنف لکھ رہا ہے، حضرت مولانا سید اسمٰعیل افندی نے تعریف فرمائی کہ مصنف رسالہ یہ موجود ہے حضرت مفتی حنفیہ نہایت کرم واکرام سے ملے اور بہت دیر تک بفضلہ تعالیٰ علمی تذکروں کی مجلس گرم رہی، ان تمام حضرات علماء کے مدائح وقبول کیسے مؤید جلیل ہوئے، والحمد للہ رب العلمین۔

فتاوی رضویہ جلد ۱۷ ص ۵۵۸

نیکی رب کی طرف سے ہے اور گناہ نفس کی طرف سے

میرے امام اعظم حضور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

: فان یك صوابا فمن اللہ تعالیٰ وان یك خطأ فمنی ومن الشیطان واللہ ورسولہ برئیان

اگر یہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اگر غلط ہے تو میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بری ہیں

(سنن ابوداؤد کتاب النکاح باب فیمن تزوج آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۲۸۸

فتاوی رضویہ جلد ۱۷ ص ۵۵۹

شاگرد کے محلہ سے پانی نہ پیا

امام حمزہ زیات رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کہ قرائے سبعہ سے ہیں، پیاسے تھے راہ میں ایک محلہ پر گزر ہوا، چاہا کہ کسی مکان سے پانی منگا کر پی لوں، پھر یاد آیا کہ اس محلہ کے بعض لڑکوں نے مجھ سے قرآن عظیم پڑھا ہے، خوف فرمایا کہ مبادا اس کا عوض نہ ہوجائے، پیاسے تشریف لے گئے، اور وہاں پانی طلب نہ فرمایا، مگر یہ مقام تقوی کے مقام سے بھی اعلیٰ دقیق ورع کا ہے،

وباللہ التوفیق، واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ جلد ۱۹ ص ۴۷۸

عالم کا حق جاہل پر

،علامہ مناوی تیسیر جامع صغیر میں فرماتے ہیں: ع

من علم الناس ذاك خیر اب   ذا ابو الروح لا ابو النطف

یعنی استاد کا مرتبہ باپ سے زیادہ ہے کہ وہ روح کا باپ ہے، نہ نطفہ کا،

(التیسیر شرح جامع الصغیر تحت حدیث انما انا لکم بمنزلۃ الوالد الخ مکتبۃ الامام الشافعی ریاض

/۳۶۱) فتاوی رضویہ جلد ۱۹ ص ۴۵۲

استاد کا درجہ باپ سے زائد ہے

علامہ حسن شرنبلالی غنیۃ ذوی الارحام حاشیہ درر وغرر میں فرماتے ہیں: الوالد ھو والد التربیۃ فرتبتہ فائقۃ رتبۃ والد التبنیۃ

یعنی اعلیٰ درجہ کا باپ استاد مربی ہے۔ اس کا مرتبہ پدر نسب کے مرتبہ سے زائد ہے۔

(غنیۃ ذوی الاحکام حاشیۃ علی الدرر الحکام)

استاد روح کی حیات کا سبب

عین العلم شریف میں ہے: یبر الوالدین فالعقوق من الکبائر، ویقدم حق المعلم علی حقھما فھو سبب حیاۃ الروح

ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرے کہ انھیں ناراض کرنا گناہ کبیرہ ہے اور استاد کے حق کو ماں باپ کے حق پر مقدم رکھے کہ وہ زندگی روح کا سبب ہے۔

عین العلم الباب الثامن فی الصحبۃ والمؤلفۃ مطبع امرت پریس لاہور ص ۳۵_۳۳۳)

فتاوی رضویہ جلد ۱۹ ص ۴۵۲

ایک حدیث جس سے پڑھی میں اسکا غلام ہوں

امام شعبہ فرماتے ہیں: ما کتبت عن احد حدیثا الا و کنت لہ عبدا ما حیی

ترجمہ میں نے جس کسی سے ایک حدیث بھی لکھی میں عمر بھر اس کا غلام ہوں

(المقاصد الحسنۃ تحت حدیث ۱۱۶۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۴۲۱)

فتاوی رضویہ جلد ۱۹ ص ۴۵۲

عالم سے پہلے بولے بھی نا

حق العالم علی الجاھل وحق الاستاذ علی التلمیذ واحد علی السواء وھو ان

لایفتتح بالکلام قبله ولا یجلس مکانه وان غاب ولا یرد علی کلامه ولایتقدم علیه فی مشیه۔

عالم کا جاہل پر اور استاد کا شاگرد پر برابر یکساں حق ہے کہ اس سے پہلے بات نہ کرے، وہ موجود نہ ہو جب بھی اس کی جگہ پر نہ بیٹھے اس کی کوئی بات نہ الٹے، نہ اس سے آگے چلے وباللہ التوفیق، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوٰی ہندیہ نورانی کتب خانہ پشاور ۵/۳۷۳)

فتاوی رضویہ جلد۱۹ ص۴۵۲

قربانی کے جانور کو قیمتی جھل پہناتے

ابن المنذر نے بطریق اسامہ بن زید نافع سے روایت کی: ان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما کان یجلل بدنه الانماط والبرود والحبر حتی یخرج من المدینة ینزعها فیطویها، حتی یکون یوم عرفة فیلبسها ایاها حتی ینحرها ثم یتصدق بها، قال نافع وربما دفعها الی بنی شیبة بیشک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہدی کے جانوروں کو اونی کپڑوں، دھاری دار اور منقش یمنی چادروں کی جھلیں پہناتے تھے یہاں تک کہ وہ جانور جب مدینہ منورہ سے نکلتے تو آپ ان جھلوں کو اتار لیتے اور لپیٹ کر رکھ دیتے، جب عرفہ کا دن آتا پھر وہ جھلیں جانوروں کو پہنا دیتے، جب انھیں ذبح فرماتے پھر جھلیں اتار لیتے بعد ازاں ان کو صدقہ کر دیتے، حضرت نافع نے کہا کہ بعض اوقات بنی شیبہ کی طرف بھیج دیتے۔

(شرح الزرقانی علی المؤطا بحوالہ ابن منذر کتاب الحج دارالمعرفۃ بیروت ۲/۳۲۷)

(فتح الباری بحوالہ ابن المنذر کتاب المناسک باب الجلال للبدن دارالمعرفۃ بیروت ۳/۴۳۹)

فتاوی رضویہ جلد۲۰ ص۵۷۴

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرتے

امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فقیر کا معمول ہے کہ قربانی ہر سال اپنے حضرت والد ماجد خاتم المحققین قدس سرہ، العزیز کی طرف سے کرتا ہے اور اس کا گوشت پوست سب تصدق کر دیتا ہے اور ایک قربانی حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کرتا ہے اور اس کا گوشت پوست سب نذر حضرات سادات کرام کرتا ہے۔ تقبل اللہ تعالیٰ منی ومن المسلمین (آمین)۔ (اللہ تعالیٰ میری طرف اور سب مسلمانوں کی طرف سے قبول فرمائے، آمین۔ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ جلد۲۰ ص۴۵۶

گستاخ کی صحبت

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی، اس نے کہا نہیں کہا جاتا، پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے

(شرح الصدور باب مایقول الانسان فی مرض الموت مصطفی البابی مصر ص۱۶)

فتاوی رضویہ جلد۲۱ ص۲۷۹

چلہ کشی

مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری کتاب مستطاب نُزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں: روی الشیخ الجلیل ابو صالح المغربی رحمه الله تعالی انه قال قال لی سیدی الشیخ ابو مدین قدس سره، یا ابا صالح سافر الی بغداد وأت الشیخ محی الدین عبدالقادر لیعلمك

الفقر. فسافرت الی بغداد فلما رأیته رأیت رجلا ما رأیت اکثر هیبة منه (فساق الحدیث الی اٰخره الی ان قال) قلت یا سیدی ارید ان تمدنی ملك بهذا الوصف فنظر نظرة فتفرقت عن قلبی جواذب الارادات کما یتفرق الظلام بهجوم النهار وانا الاٰن انفق من تلك النظرة

یعنی شیخ جلیل ابوصالح مغربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی، مجھ کو میرے شیخ حضرت ابوشعیب مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابوصالح! سفر کر کے حضرت شیخ محی الدین عبدالقادری کے حضور حاضر ہو کر وہ تجھ کو فقر تعلیم فرمائیں، میں بغداد گیا جب حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا میں نے اس ہیبت وجلال کا کوئی بندہ خدا نہ دیکھا تھا حضور نے مجھ کو ایک سو بیس دن یعنی تین چلے خلوت میں بٹھایا پھر میرے پاس تشریف لائے اور قبلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اے ابوصالح! ادھر کو دیکھو تجھ کو کیا نظر آتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ کعبہ معظمہ، پھر مغرب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ادھر دیکھ تجھے کیا نظر آتا ہے۔ میں نے عرض کی: میرے پیر ابومدین۔ فرمایا: کدھر جانا چاہتا ہے کعبہ کو یا اپنے پیر کے پاس؟ اپنے پیر کے پاس۔ فرمایا: ایک قدم میں جانا چاہتا ہے یا جس طرح آیا تھا؟ میں نے عرض کی: بلکہ جس طرح آیا تھا: یہ افضل ہے۔ پھر فرمایا: اے ابوصالح! اگر تو فقر چاہتا ہے تو ہرگز بے زینہ اس تک نہ پہنچے گا اور اس کا زینہ توحید ہے اور توحید کا مدار یہ ہے کہ عین السر کے ساتھ دل سے ہر خطرہ مٹادے لوح دل بالکل پاک وصاف کرلے، میں نے عرض کی: اے میرے آقا! میں چاہتا ہوں کہ حضور اپنی مدد سے یہ صفت مجھ کو عطا فرمائیں، یہ سن کر حضور نے ایک نگاہ کرم مجھ پر فرمائی کہ ارادوں کی تمام کششیں میرے دل سے ایسی کافور ہوگئیں جیسے دن کے آنے سے رات کی اندھیری، اور میں آج تک حضور کی اسی ایک نگاہ سے کام چلا رہا ہوں۔

(نزهة الخاطر الفاتر فی ترجمة عبدالقادر) فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۳۸۹

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

اور سنیے، امام ممدوح اسی کتاب جلیل میں اس سند عالی سے راوی کہ: اخبرنا ابومحمد ن الحسن ابن ابی عمران القرشی وابومحمد سالم بن علیا الدمیاطی قال اخبرنا الشیخ العالم الربانی شہاب الدین عمر السہر وردی الحدیث یعنی ہمیں ابومحمد قرشی وابومحمد میاطی نے خبر دی، دونوں نے فرمایا کہ ہمیں شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین عمر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ سہروردیہ نے خبر دی کہ مجھ علم کلام کا بہت شوق تھا، میں نے اس کی کتابیں ازبر حفظ کرلی تھیں اور اس میں خوب ماہر ہوگیا تھا میرے عم مکرم پیر معظم حضرت سیدی نجیب الدین عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ کو منع فرماتے تھے اور میں باز نہ آتا تھا ایک روز مجھے ساتھ لے کر بارگاہ غوثیت پناہ میں حاضر ہوئے، راہ میں مجھ سے فرمایا: اے عمر! ہم اس وقت اس کے حضور حاضر ہونے کو ہیں جس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دیتا ہے دیکھو ان کے سامنے باحتیاط حاضر ہونا کہ ان کے دیدار سے برکت پاؤ۔

جب ہم حاضر بارگاہ ہوئے میرے پیر نے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: اے میرے آقا! یہ میرا بھتیجا علم کلام میں آلودہ ہے میں منع کرتا ہوں، نہیں مانتا، حضور نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم نے علم کلام میں کون سی کتاب حفظ کی ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں فلاں کتابیں۔

فامر یده علی صدری فوالله ما نزعها وانا احفظ من تلك الکتب لفظة وانسانی الله جمیع مسائلها ولکن وفر الله فی صدری العلم اللدنی فی الوقت العاجل فقمت من بین یدیه وانا انطق بالحکمة وقال لی یا عمر انت اٰخر المشهورین بالعراق. قال وکان الشیخ عبدالقادر رضی الله تعالٰی عنه سلطان الطریق والتصرف فی الوجود علی التحقیق.

حضور نے دست مبارک میرے سینے پر پھیرا، خدا تعالیٰ کی قسم! ہاتھ ہٹانے نہ پائے تھے کہ مجھے ان کتابوں سے ایک لفظ بھی یاد نہ رہا، اور ان کے تمام مطالب اللہ تعالیٰ نے مجھے

بھلادے ہے، ہاں! اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں فوراً علم لدنی بھر دیا، تو میں حضور کے پاس سے علم الٰہی کا گویا ہو کر اٹھا، اور حضور نے مجھ سے فرمایا ملک عراق میں سب سے پہلے نامور تم ہو گئے یعنی تمہارے بعد عراق بھر میں کوئی اس درجہ شہرت کو نہ پہنچے گا، اس کے بعد امام شیخ الشیوخ سہروردی فرماتے ہیں حضرت شیخ عبدالقادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ طریق ہیں اور تمام عالم میں یقیناً تصرف فرمانے والے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پھر امام مذکور بسند خود حضرت شیخ نجم الدین تفلیسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں میرے شیخ حضرت شیخ الشیوخ نے مجھے بغداد مقدس میں چلے میں بٹھایا تھا، چالیسویں روز میں واقعہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ الشیوخ ایک بلند پہاڑ پر تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس بکثرت جواہر ہیں اور پہاڑ کے نیچے انبوہ کثیر جمع ہے حضرت شیخ پیمانے بھر بھر کر وہ جواہر خلق پر پھینکتے ہیں اور لوگ ٹوٹ رہے ہیں جب جواہر کمی پر آتے ہیں خود بخود بڑھ جاتے ہیں گویا چشمے سے ابل رہے ہیں، دن ختم کرکے میں خلوت سے باہر نکلا اور حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جو دیکھا تھا عرض کروں۔ میں کہنے نہ پایا تھا کہ حضرت شیخ نے فرمایا: جو تم نے دیکھا وہ حق ہے۔ اور اس جیسے کتنے ہی، یعنی صرف اپنے ہی جواہر نہیں جو تم نے دیکھے، بلکہ اتنے اتنے اور بہت سے ہیں، یہ وہ جواہر ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم کلام کے بدلے میرے سینے میں بھر دئے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیئ الخ مصطفی البابی مصر ص ۳۲ و ۳۳)

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۳۸۹

ایک سو عالموں کا امتحان لینے آنا:

اور سنیے، امام ممدوح اسی کتاب جلیل الفتوح میں اس سند عالی سے راوی: حدثنا الشیخ الصالح ابوعبداللہ محمد بن کامل بن ابوالمعالی الحسینی قال سمعت الشیخ العارف ابا محمد مفرج بن بنهان بن رکاف الشیبانی یعنی ہم

سے شیخ صالح ابوعبداللہ محمد حسینی نے حدیث بیان کی کہ میں نے شیخ عارف ابومحمد مفرج کو فرماتے سنا کہ جب حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہرہ ہوا فقہائے بغداد سے سو فقیہ کو فقاہت میں سب سے اعلیٰ اور ذہین تھے، اس بات پر متفق ہوئے کہ انواع علوم سے سو مختلف مسئلے حضور سے پوچھیں، ہر فقیہ اپنا جدا مسئلہ پیش کرے تاکہ انھیں جواب سے بند کر دیں، یہ مشورہ گانٹھ کر سو مسئلے الگ الگ چھانٹ کر حضور اقدس کی مجلس وعظ میں آئے، حضرت شیخ مفرج فرماتے ہیں میں اس وقت مجلس وعظ میں حاضر تھا جب وہ فقہاء آکر بیٹھ لئے حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر مبارک جھکایا اور سینہ انور کی ایک بجلی چمکی جو کسی کو نظر نہ آئی مگر جسے خدا نے چاہا اس بجلی نے ان سب فقیہوں کے سینوں پر دورہ کیا۔ جس جس کے سینے پر گزرتی ہے وہ حُرت زدہ ہو کر تڑپنے لگتا ہے۔ پھر وہ سب فقہاء ایک ساتھ سب چلانے لگے اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور سر ننگے ہو کر منبر اقدس پر گئے اور اپنے سر حضور پرنور کے قدموں پر رکھے، تمام مجلس سے ایک شور اٹھا جس سے میں نے سمجھا کہ بغداد پھر ہل گیا، حضور پرنور ان فقیہوں کو ایک ایک کرکے اپنے سینہ مبارک سے لگاتے اور فرماتے تیرا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، یونہی ان سب کے مسائل اور ان کے جواب ارشاد فرمادئے۔

جب مجلس مبارک ختم ہوئی تو میں ان فقیہوں کے پاس گیا اور ان سے کہا: یہ تمہارا حال کیا ہوا تھا؟ بولے: لما جلسنا فقدنا جمیع ما نعرفه من العلم حتی کانه نسخ منا فلم یمربنا قط فلما ضمنا الی صدره رجع الی کل منا ما نزع عنه من العلم ولقد ذکرنا مسائلنا التی هیأنا حاله وذکر فیها اجوبته۔ جب ہم وہاں بیٹھے جتنا آتا تھا دفعۃً سب ہم سے گم ہو گیا ایسا مٹ گیا کہ کبھی ہمارے پاس ہو کر نہ گزرا تھا، جب حضور نے ہمیں اپنے سینہ مبارک سے لگایا ہر ایک کے پاس اس کا چھینا ہوا علم پلٹ آیا، ہمیں وہ اپنے مسئلے بھی یاد نہ رہے تھے جو حضور کے لئے تیار کرکے لے گئے تھے۔ حضور نے وہ مسائل بھی ہمیں یاد دلائے اور ان کے وہ جواب ارشاد فرمائے جو ہمارے خیال میں بھی نہ تھے

(بہجۃ الاسرار ذکر وعظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصطفی البابی مصر ص ۹۶)

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۳۹۰

دل میرے ہاتھ میں ہیں

امام اجل عارف اکمل سیدی عمر بزار نے خبر دی کہ میں ۱۵ / جمادی الآخرہ ۵۵۶ھ روز جمعہ کو حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جامع مسجد کو جاتا تھا، راہ میں کسی شخص نے حضور کو سلام نہ کیا، میں نے اپنے جی میں کہا سخت تعجب ہے، ہر جمعہ کو تو خلائق کا حضور پر وہ اژدحام ہوتا تھا کہ ہم مسجد تک بمشکل پہنچ پائے تھے آج کیا واقعہ ہے کہ کوئی سلام تک نہیں کرتا، یہ بات ابھی میرے دل میں پوری آنے بھی نہ پائی تھی کہ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تبسم فرماتے ہوئے میری طرف دیکھا اور معالوگ تسلیم ومجرا کے لئے چاروں طرف سے دوڑ پڑے، یہاں تک کہ میرے اور حضور کے بیچ میں حائل ہوگئے، میں اس ہجوم میں حضور سے دور رہ گیا، میں نے اپنے جی میں کہا کہ اس حالت میں تو وہی پہلا حال اچھا تھا یعنی دولت قرب تو نصیب تھی، یہ خطرہ میرے دل میں آتے ہی معاحضور نے میرے طرف پھر کر دیکھا اور تبسم فرمایا: اور ارشاد کیا: اے عمر! تم ہی نے اس کی خواہش کی تھی، اوما علمت ان قلوب الناس بیدی ان شئت صرفتها عنی وان شئت اقبلت بها الی یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورحمنا بہ وجعلنا لہ وبہ الیہ ولم یقطعنا بجاهہ لدیہ آمین۔

(بہجۃ الاسرار فصول من کلامہ مرصعا بشیئ من عجائب احوالہ مصطفی البابی مصر ص ۶۷

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۴۰۳

علامہ جامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، عارف باللہ سیدی نور الملۃ والدین جامی قدس سرہ السامی نفحات

الانس شریف میں اس حدیث کو لاکر ارشاد اقدس کا ترجمہ یوں تحریر فرماتے ہیں: ندانستی کہ دلہائے مرداں بدست من است اگر خواہم دلہائے ایشاں راز خود بگردانم واگر خواہم روئے در خود کنم۔ تونہیں جانتا کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہے اگر چاہوں تو ان لوگوں کے قلوب از خود پھیر دوں اور اگر چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلو ۱۲ م۔

(نفحات الانس من حضرات القدس ص ۵۲۱) جلد ۲۱ ص جلد ۲۱ ص ۴۰۳

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ ادب

ومن اعظامه واكبارة صلى الله تعالى عليه وسلم اعظام جميع اسبابه ومالمسه اوعرف به وكانت فى قلنسوة خالد بن الوليد رضى الله تعالى عنه شعرات من شعره صلى الله تعالى عليه وسلم فسقطت قلنسوته فى بعض حروبه فشد عليها شدة انكر عليه اصحاب النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كثرة من قتل فيها فقال لم افعلها بسبب القلنسوة بل لما تضمنته من شعره صلى الله تعالى عليه وسلم لئلا اسلب بركتها وتقع فى ايدى المشركين ورأى ابن عمر رضى الله تعالى عنهما واضعا يده على مقعد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من المنبر ثم وضعها على وجهه

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا ایک جزیہ بھی ہے کہ جس چیز کو حضور سے کچھ علاقہ ہو حضور کی طرف منسوب ہو حضور نے اسے چھوا ہو یا حضور کے نام پاک سے پہچانی جاتی ہو اس سب کی تعظیم کی جائے خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں چند موئے مبارک تھے کسی لڑائی میں وہ ٹوپی گر گئی خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے ایسا شدید حملہ فرمایا جس پر اور صحابہ کرام نے انکار کیا اس لئے کہ اس شدید وسخت حملہ میں بہت مسلمان کام آئے خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرا یہ حملہ ٹوپی کے لئے نہ تھا بلکہ موئے مبارک کے لئے تھا کہ مبادا اس کی برکت میرے پاس نہ رہے اور وہ کافروں کے ہاتھ لگیں اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا گیا کہ منبرا

طہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جو جگہ جلوس اقدس کی تھی اسے ہاتھ سے مس کرکے وہ ہاتھ اپنے منہ پر پھیرلیا۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ عبدالتواب اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان ۲/۴۴)

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۴۰۳

جو شخص فرشتوں کا مقام چاہتا ہے

شاہ ولی اللہ دہلی متوفی ۱۱۷۴ھ:

من اراد ان یحصل له ماللملاء السافل من الملئکة فلا سبیل الٰی ذٰلك الا الاعتصام بالطهارة و الحلول بالمساجد القدیمة التی صلی فیها جماعات من الاولیا جو شخص ملاء سافل کے فرشتوں کا مقام چاہتا ہے اس کی صرف یہی صورت ہے کہ وہ طہارت اور قدیم مساجد جہاں اولیائے کرام نے نماز پڑھی ہو، میں داخل ہونے کا التزام کرے۔

(فیوض الحرمین (مترجم اردو) مشہد ۵ محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۶۲)

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۴۰۸

سرکار غوث اعظم کا جبہ شریف

شاہ صاحب کی انفاس العارفین میں ہے: درحرمین شخصے از بزرگان خود کلاہ حضرت غوث الثقلین تبرک یافتہ بود شبے درواقعہ حضرت غوث الاعظم را دید کہ می فرمایند ایں کلاہ بہ ابوالقاسم اکبرآبادی برساں آں شخص برائے امتحان یک جبہ قیمتی ہمراہ آں کلاہ کردہ گرفت کہ ایں ہر دو تبرک حضرت غوث الاعظم ہستند حکم شد کہ بشمار سانم حضرت شاں بسیار خوش شد گرفتند آں شخص گفت کہ برائے شکر حصول ایں تبرک اہل شہر را دعوت کنید فرمودند کہ وقت صبح بیائید مردمان بسیار بوقت صبح آمدند طعامہائے خوب خوردند و فاتحہ خواندند بعد آں پرسیدند کہ شما مرد فقیر ہستید ایں قدر طعام از کجا آمد فرمود کہ جبہ را فروختم و تبرک را نگاہداشتم ہمہ گفتند کہ للہ الحمد کہ تبرک بمستحق رسید

ترجمہ حرمین شریفین میں ایک ایسا شخص مقیم تھا جسے حضرت غوث الاعظم کی کلاہ مبارک تبرکا

سلسلہ وار اپنے آباء و اجداد سے ملی ہوئی تھی جس کی برکت سے وہ شخص حرمین شریفین کے نواح میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور شہرت کی بلندیوں پر فائز تھا ایک رات حضرت غوث الاعظم کو (کشف میں) اپنے سامنے موجود پایا جو فرمارہے تھے کہ یہ کلاہ ابوالقاسم اکبرآبادی تک پہنچادو، حضرت غوث اعظم کا یہ فرمان سن کر اس شخص کے دل میں آیا کہ اس بزرگ کی تخصیص لازما کوئی سبب رکھتی ہے، چنانچہ امتحان کی نیت سے کلاہ مبارک کے ساتھ ایک قیمتی جبہ بھی شامل کرلیا اور پوچھ گچھ کرتے حضرت خلیفہ کی خدمت میں جا پہنچا اور ان سے کہا کہ یہ دونوں تبرک حضرت غوث اعظم کے ہیں اور انھوں نے مجھے خواب میں حکم دیا ہے کہ یہ تبرکات ابوالقاسم اکبرآبادی کو دے دو، یہ کہہ کر تبرکات ان کے سامنے رکھ دئے، خلیفہ ابوالقاسم نے تبرکات قبول فرماکر انتہائی مسرت کا اظہار کیا، اس شخص نے کہا یہ تبرک ایک بہت بڑے بزرگ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں لہذا اس شکریے میں ایک بڑی دعوت کا انتظام کرکے روسائے شہر کو مدعو کیجئے، حضرت خلیفہ نے فرمایا کل تشریف لانا ہم کافی سارا طعام تیار کرائیں گے آپ جس جس کو چاہیں بلالیجئے، دوسرے روز علی الصباح وہ درویش روسائے شہر کے ساتھ آیا دعوت تناول کی اور فاتحہ پڑھی فراغت کے بعد لوگوں نے پوچھا کہ آپ تو متوکل ہیں ظاہری سامان کچھ بھی نہیں رکھتے، اس قدر طعام کہاں سے مہیا فرمایا؟ فرمایا کہ اس قیمتی جبے کو بیچ کر ضروری اشیاء خریدی ہیں، یہ سن کر وہ شخص چیخ اٹھا کہ میں نے اس فقیر کو اہل اللہ سمجھا تھا مگر یہ تو مکار ثابت ہوا، ایسے تبرکات کی قدر اس نے نہ پہچانی، آپ نے فرمایا چپ رہو جو چیز تبرک تھی وہ میں نے محفوظ کرلی ہے اور جو سامان امتحان تھا ہم نے اسے بیچ کر دعوت شکرانہ کا انتظام کر ڈالا، یہ سن کر وہ شخص متنبہ ہوگیا اور اس نے تمام اہل مجلس پر ساری حقیقت حال کھول دی جس پر سب نے کہا کہ الحمدللہ تبرک اپنے مستحق تک پہنچ گیا۔

(انفاس العارفین (مترجم اردو) قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور ص ۷۷) فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۴۰۹

امام مالک رحمہ اللہ بادشاہ کے گھر پڑھانے نہ گئے

خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عالم دار الہجرۃ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درخواست کی تھی کہ ان کے یہاں جا کر خلیفہ زادوں کو پڑھا دیا کریں، فرمایا: میں علم کو ذلیل نہ کروں گا انھیں پڑھنا ہے تو خود حاضر ہوا کریں، عرض کی: وہی حاضر ہونگے مگر اور طلباء پر ان کو تقدیم دی جائے، فرمایا: یہ بھی نہ ہوگا سب یکساں رکھے جائیں گے آخر خلیفہ کو یہی منظور کرنا پڑا

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۴۱۷

امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ بھی نہ گئے

امام شریک نخعی سے خلیفہ وقت نے چاہا تھا کہ ان کے گھر جا کر شہزادوں کو پڑھا دیا کریں، انکار کیا۔ کہا: آپ امیر المومنین کا حکم ماننا نہیں چاہتے۔ فرمایا: یہ نہیں بلکہ علم کو ذلیل نہیں کرنا چاہتا

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۴۱۷

نقش نعل شریف کی برکت

نیز مواہب لدنیہ میں امام قسطلانی نقل فرماتے ہیں

:من بعض ماذکر من فضلها وجرب من نفعها وبرکتها ماذکره ابوجعفر احمد بن عبد المجید وکان شیخا صالحا ورعا قال حذوت هذا المثال لبعض الطلبة فجاء نی یوم فقال رأیت البارحة من برکة هذا النعل عجبا اصاب زوجی وجع شدید کادیهلکها فجعلت النعل علی موضع الوجع و قلت اللهم ارنی برکة صاحب هذا النعل فشفاها الله للحین۔

اس مثال مبارک کے فضائل جو ذکر کئے گئے ہیں اور اس کے منافع و برکات جو تجربے میں آئے ان میں سے وہ ہیں جو شیخ صالح صاحب ورع وتقوی ابوجعفر احمد بن عبد المجید نے بیان فرمائے کہ

میں نے نعل مقدس کی مثال اپنے بعض تلامذہ کو بنا دی تھی ایک روز انھوں نے آکر کہا رات میں نے اسے اس مثال مبارک کی عجیب برکت دیکھی میری زوجہ کو ایک سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگئی میں نے مثال مبارک موضع درد پر رکھ کر دعا کی کہ الٰہی! اس کی برکت سے شفاء دے اللہ عزوجل نے فوراً شفا بخشی۔

(المواہب اللدنیہ المقصد الثالث الفصل الثالث لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/۴۶۹)

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۴۵۲

طویل العمر بزرگ

امام ابن حجر عسقلانی اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں: نتقیت عن المحدث للرحال جمال الدین محمد بن احمد بن امین الاقشهری نزیل المدینة النبویة فی فوائد رحلته اخبرنا ابوالفضل وابوالقاسم بن ابی عبدالله بن علی بن ابراهیم بن عتیق اللواتی المعروف بابن الخباز المهدوی (فذکر بسنده حدیثا عن خواجه رتن) قال وذکر خواجه رتن بن عبدالله انه شهد مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الخندق وسمع منه هذا الحدیث ورجع الی بلاد الهند ومات بها وعاش سبع مائة سنة ومات لسنة ست وتسعین وخمسمائة وقال الاقشهری وهذا السند یتبرک به وان لم یوثق بصحته

کوچ کرنے والے محدث جمال الدین محمد بن احمد بن اقشہری مدینہ منورہ میں رہائش پذیر سے خبر دیا گیا، میں اپنی فوائد رحلت میں بیان کیا ہم سے ابوالفضل اور ابوالقاسم ابن عبداللہ بن ابراہیم بن عتیق اللواتی المعروف بہ بن خباز مہدوی کہ انھوں نے اپنی سند سے حدیث ذکر کی حضرت خواجہ رتن سے فرمایا اور ذکر کیا کہ خواجہ رتن بن عبداللہ نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ خندق میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس حدیث کو سنا اور ہندوستان کے شہروں میں واپس آئے اور وہاں فوت ہوئے اور سات سو سال زندہ رہے اور ۵۹۶ھ میں

وفات پائی، اور اقشہری نے فرمایا اس سند سے برکت حاصل کی جاتی ہے اگر چہ اس کی صحت کا وثوق (اعتماد) نہیں ہے۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ترجمہ انس بن عبداللہ ۲۷۵۹ دارصادر بیروت ۱/ ۵۳۷)

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۴۶۶

جاہل عابد

امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

قصم ظهری اثنان جهل متنسك وعالم متهتك

دو شخصوں نے میری پیٹھ توڑ دی (یعنی وہ بلائے بے درماں ہیں) جاہل عابد اور عالم جو علانیہ بیباکانہ گناہوں کا ارتکاب کرے۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۵۲۷

جاہل پیر

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی گئی کچھ لوگ زعم کرتے ہیں کہ: ان التکالیف کانت وسیلۃ الی الوصول و قد وصلنا ۔ یعنی احکام شریعت تو صول کا وسیلہ تھے اور ہم واصل ہو گئے اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت۔

فرمایا: صدقوا فی الوصول ولکن الی سقر والذی یسرق ویزنی خیر ممن یعتقد ذٰلک ولو انی بقیت الف عام مانقصت من اورادی شیئا الا بعذر شرعی سچ کہتے ہیں واصل ضرور ہوئے، کہاں تک جہنم تک چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں، میں اگر ہزار برس جیوں تو فرائض و واجبات تو بڑی چیز ہیں جو نوافل و مستحبات مقرر کر لئے ہیں بے عذر شرعی ان میں سے کچھ کم نہ کروں۔

(الیواقیت والجواہر المبحث السادس والعشرون مصطفی البابی مصر ۱/ ۱۵۱)

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۵۳۹

حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

یہ حکایت شریف بہت نفیس ولطیف ہے۔ اس کا خلاصہ عرض کریں کہ اس کلام کریم کا منشاء معلوم ہو اور حضرت خواجہ مودود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ سرور وسردار سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ ہیں دفع وہم ہو اور آج کل کے بہت مدعیان ناکار کے لئے کہ مسند ولایت کو ترکہ پدری جانتے ہیں۔ باعث ہدایت وعبرت وفہم ہو، حضرت ممدوح سلالہ خاندان اولیائے کرام ہیں ان کے آباء کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اجلہ اکابر محبوبان خدا سرداران شریعت وطریقت واصحاب علم وکرامت تھے اور ان کے بعد حضرت خواجہ مودود چشتی نے مسند آبائی پر جلوس فرمایا۔ ہزاروں آدمی مرید ہو گئے مگر صاحبزادہ والاقدر ابھی عالم نہ ہوئے تھے نہ راہ طریقت کسی مرشد کامل کی تعلیم سے چلے تھے عنایت ازلی ہی ان کے حال شریف پر متوجہ تھی حضرت شیخ الاسلام قطب الکرام سیدی احمد نامقی جامی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ان کی تعلیم وتفہیم کے لئے ہرات بھیجا، یہاں خواص وعام اس جناب کی کرامات عالیہ دیکھ کر مرید ومعتقد ہوئے اور تمام اطراف میں ان کا شہرہ ہوا، صاحبزادہ خواجگان رضی اللہ تعالٰی عنہم کو ناگوار ہوا، قصد فرمایا کہ حضرت والا کو اس ملک سے باہر کریں لشکر مریدان لے کر جنبش فرمائی، اصحاب حضرت شیخ الاسلام کو اس کی اطلاع ہوئی انھوں نے براہ ادب اسے شیخ الاسلام سے چھپایا مگر حضرت خود ہی خوب جانتے تھے ایک دن جب صبح کا ناشتہ حاضر کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ایک ساعت صبر کرو کہ کچھ قاصد آتے ہیں، تھوڑی دیر بعد قاصدان صاحبزادہ حاضر ہوئے، حضرت والا نے انھیں کھانا کھلایا پھر فرمایا: تم کہو گے یا میں بتاؤں کہ کس لئے آئے ہو عرض کی: حضرت فرمائیں۔ فرمایا: خواجہ مودود نے تمھیں بھیجا ہے کہ احمد سے کہو وہ ہماری ولایت میں کیوں آیا سیدھی طرح واپس جاتا ہے تو جائے ورنہ جس طرح چاہے نکالا جائے گا، قاصدوں نے تصدیق کی کہ ہاں حضرت خواجہ نے یہی پیام دے کر ہمیں بھیجا ہے حضرت والا نے فرمایا: کہ ولایت سے یہ دیہات مراد ہیں تو یہ اوروں کی ملک ہیں نہ کہ خواجہ مودود کی، اور اگر ولایت سے یہ لوگ مراد ہیں تو یہ بادشاہ سنجر کی رعیت ہیں تو یوں بادشاہ شیخ الشیوخ ٹھہرے گا، اور اگر ولایت سے

وہ مراد ہے جو میں جانتا ہوں اور جسے اولیاء اللہ جانتے ہیں تو کل ہم انھیں دکھادیں گے کہ ولایت کا کام کیا اور کیسا ہوتا ہے قاصدوں کو یہ جواب عطا فرمایا اور ادھر ابر عظیم آیا، اور ایک رات دن ابر برسا دم بھر کو نہ دم لیا۔ دوسرے دن صبح کو حضرت والا نے فرمایا: گھوڑے کسو کہ خواجہ مودود کی طرف چلیں، اصحاب نے عرض کی، ندی چڑھ گئی اب جب تک چند روز بارش موقوف نہ ہو کوئی ملاح کشتی بھی نہیں لے جاسکتا۔ فرمایا: کچھ مشکل نہیں آج ہم ملاحی کریں گے جب سوار ہو کر جنگل میں پہنچے ملاحظہ فرمایا کہ ایک انبوہ مسلح حضرت کے ہمراہ ہے۔ فرمایا: یہ کون لوگ ہیں۔ عرض کی: حضور کے مرید و محب ہیں، یہ سن کر کہ ایک جماعت حضور کے مقابلے کو آئی ہے یہ حضور کے ہمراہ ہو لئے، فرمایا: انھیں واپس کرو تیر و تلوار تو سنجر کا کام ہے اولیاء کے ہتھیار اور ہی ہیں، غرض چند خدام کے ساتھ ندی کنارے پہنچے پانی طغیانی پر تھا، فرمایا: آج یہ ٹھہری ہے کہ ہم ملاحی کریں گے، معرفت الٰہی میں کلام فرمانا شروع کیا تمام حاضرین ذوق سے بیخود ہو گئے، فرمایا: آنکھیں بند کرلو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر چلو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، جس نے آنکھ جلدی کھول دی اس کا جوتا تر ہوا اور جس نے ذرا دیر کر کھولی اس کا جوتا بھی خشک رہا، اور سب نے اپنے آپ کو دریا کے اس پار پایا، قاصدوں نے جو یہ ماجرا دیکھا جلدی کر کے حضرت صاحبزادہ خواجگان کے حضور حاضر ہوئے اور حال عرض کیا، کسی کو یقین نہ آیا، صاحبزادہ دو ہزار مرید مسلح کے ساتھ متوجہ ہوئے اور جیسے حضرت شیخ الاسلام سے نظر دو چار ہوئی صاحبزادہ بے اختیار پیادہ ہوئے اور حضرت والا کے پائے مبارک پر بوسہ دیا حضرت ان کی پیٹھ ٹھونکتے اور فرماتے تھے، ولایت کا کام دیکھا تم نہیں جانتے مردان خدا کی فوج سلاح سے نہیں جاؤ سوار ہو ابھی بچے ہو تمھیں نہیں معلوم کہ کیا کرتے ہو۔ جب بستی آئے حضرت شیخ الاسلام مع اپنے اصحاب کے ایک محلہ میں اترے اور حضرت صاحبزادہ مع مریدان دوسرے محلہ میں، دوسرے دن ان مریدین صاحبزادہ نے کہا ہم آئے تھے شیخ احمد کو اس ملک سے نکالنے اور آج وہ ہمارے ساتھ ایک ہی گاؤں میں مقیم ہیں کوئی فکر عمدہ کرنی چاہیے، حضرت خواجہ مودود نے فرمایا: میری رائے میں صواب یہ ہے کہ صبح ان کی خدمت میں حاضر ہو کر

ان سے اجازت لیں ان کا کام ہمارے بس کا نہیں۔ مریدوں نے کہا: بلکہ رائے صواب یہ ہے کہ کوئی کام پر جاسوس مقرر کریں جب ان کے قیلولہ یعنی دوپہر کو آرام کا وقت آئے اور لوگ ان کے پاس سے چلے جائیں وہ تنہا رہیں اس وقت ہماری ایک جماعت آپ کے ساتھ ان کے پاس جائے اور سماع شروع کریں، اور حال لائیں اسی حالت میں کوئی حربہ ان پر ماردیں، حضرت خواجہ نے فرمایا: ٹھیک نہیں، وہ ولی ہیں صاحب کرامات ہیں مگر مریدوں نے نہ مانا، جب دوپہر کو حضرت شیخ الاسلام کے آرام کا وقت آیا خادم نے چاہا کہ بچھونا بچھائے، فرمایا: ایک ساعت توقف کرو کچھ آرام ہوگا ایک کام درپیش ہے، ناگاہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، خادم نے دروازہ کھولا دیکھا کہ حضرت خواجہ مودود ایک انبوہ کے ساتھ تشریف لائے، سلام کر کے سماع شروع ہوا، ساتھ والے نعرے لگانے لگے، انھوں نے چاہا تھا کہ اپنا ارادہ فاسدہ پورا کریں، کہ حضرت شیخ الاسلام نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا ہے سہلا کجائی ہے (اے سہلا! تو کہاں ہے) سہلا نام ایک صاحب شہر سرخس کے ساکن، صاحب کرامات وعاقل، مجنون نما تھے، ہمیشہ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں رہتے، حضرت کے آواز دیتے ہی وہ فورا حاضر ہوئے اور ایک نعرہ ان مفسدوں پر لگایا، وہ سب کے سب معا جوتیاں پگڑیاں چھوڑ کر بھاگ گئے صرف صاحبزادہ خواجگان باقی رہے۔ نہایت ندامت کے ساتھ کھڑے ہوئے اور سر برہنہ کر کے معافی مانگی اور عرض کی: حضرت کو روشن ہے کہ اس دفعہ یہ میری مرضی نہ تھی فرمایا: تم سچ کہتے ہو مگر تم ان کے ساتھ کیوں آئے، عرض کی: میں نے برا کیا حضرت معاف فرمائیں، فرمایا: میں نے معاف کیا جاؤ اور ان لوگوں کو واپس لاؤ اور دو خدمت گار مقرر کرو اور تین دن ٹھہراؤ، حضرت خواجہ مودود نے ایسا ہی کیا، بعد ازاں حضرت شیخ الاسلام کے پاس آکر گزارش کی: جو حکم ہوا تھا بجالایا اب کیا فرمان ہے؟۔ فرمایا: سجادہ طاق پر رکھو اور اول جا کر علم پڑھو کہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان ہے خواجہ نے فرمایا: میں نے قبول کیا اور کیا ارشاد ہے۔ فرمایا: جب تحصیل علم سے فارغ ہو اپنا خاندان زندہ کرو، تمھارے باپ دادا اولیاء وصاحب کرامت تھے، خواجہ مودود نے عرض کی، خاندان زندہ کرنے کو ارشاد ہوتا ہے تو پہلے تبرکا

حضرت والا مجھے مسند پر بٹھادیں، فرمایا: آگے آؤ۔ یہ آگے گئے، حضرت نے ہاتھ پکڑ کر اپنی مسند مبارک کے کنارے پر بٹھایا اور فرمایا: بشرط علم بشرط علم بشرط علم تین بار فرمایا: حضرت خواجہ تین روز اور حاضر خدمت رہے فائدے لئے، نوازشیں پائیں، پھر تحصیل علم کے لئے بلخ بخارا تشریف لے گئے، چار سال میں ماہر کامل ہوئے، ہر شہر میں حضرت سے کرامات ظاہر ہوئیں، پھر چشت کو مراجعت فرمائی، تربیت مریدان میں مشغول ہوئے، اطراف سے طالبان خدا حاضر خدمت ہوئے اور حضرت کی برکت انفاس سے دولت معرفت ورتبہ ولایت کو پہنچے، حضرت خواجہ شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نہایت عالی درجہ ولی وعارف وواصل ہیں، اسی جناب کے مرید وتربیت یافتہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم اجمعین

(نفحات الانس از انتشارات کتابفروشی محمودی تہران ایران ص ۳۲۶ تا ۳۲۹

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۵۵۸

میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ :

حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی کہ اجلہ اولیائے خاندان عالیشان چشت سے ہیں اور صرف ایک واسطہ سے حضرت مخدوم شاہ صفی قدس سرہ الوفی کے مرید ہیں جو صرف ایک واسطہ سے حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں: حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی جہاں آبادی قدس سرہ فرماتے ہیں: شبے در مدینہ منورہ پہلو بر بستر خواب گزاشتم درواقعہ دیدم کہ من وسید صبغۃ اللہ بروجی معادر مجلس اقدس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باریاب شدیم جمعے از صحبہ کرام واولیائے عظام حاضراند درآنہا شخصے ست کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باولب بہ تبسم شیریں کردہ حرفہائے زنند والتفات تمام باومیدارند چوں مجلس آخر شد از سید صبغۃ اللہ استفسار کردم کہ ایں شخص کیست کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بااو التفات بایں مرتبہ دارند گفت میر عبدالواحد بلگرامی ست وباعث مزید احترام اوایں ست کہ سبع سنابل تصنیف اودر جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول افتاد ترجمہ میں مدینہ منورہ میں ایک شب بستر

خواب پر لیٹا تھا کہ میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور سید صبغۃ اللہ بروجی دونوں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی ایک جماعت بھی موجود ہے انھیں میں ایک صاحب ایسے ہیں جن سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لب شیریں سے تبسم آمیز گفتگو فرمارہے اور ان کی جانب توجہ خاص رکھتے ہیں، جب یہ مجلس برخاست ہوئی تو میں نے سید صبغۃ اللہ صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب تھے جن کی جانب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس درجہ التفات ہے۔ انھوں نے فرمایا یہ میر عبدالواحد بلگرامی ہیں، اور اس عزت وکرامت کا باعث یہ ہے کہ ان کی تصنیف کردہ کتاب سبع سنابل شریف بارگاہ نبوی میں سے شرف قبول پاچکی ہے۔

(اصح التواریخ ۱/۱۶۸) فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۵۶۴

اپنی تعریف نہ سنی رسول اللہ ﷺ کی نعت سن لی

امیر المومنین خلیفہ راشد سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک شاعر حاضر ہوا کہ میں نے حضرت کی مدح میں کچھ اشعار کہے ہیں فرمایا میں سننا نہیں چاہتا، عرض کی نعت شریف میں کچھ عرض کیا ہے۔ فرمایا سناؤ ایسے ائمہ راشدین کا اتباع کرے۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۵۹۹

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دعوت

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے غزوہ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا، جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بآواز بلند ارشاد فرمایا کہ اہل خندق! جابر تمھاری ضیافت کرتا ہے، وہ ایک ہزار صحابہ کرام تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جابر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجہ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں، ان بی بی نے کہا: آپ کو اس کی کیا فکر ہے جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا کہ روٹی پکانے والی بلالو اور ہانڈی چولھے پر رہنے دو۔ اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۵۸۹)

فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۶۵۳

یہ میرا دوست ہے

طبرانی معجم کبیر اور ابن شاہین کتاب السنۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے ایک غدیر میں تشریف لے گئے۔ پھر فرمایا ہر شخص اپنے اپنے یار کی طرف پیرے۔ اور خود حضور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر گئے اور انھیں گلے لگا کر فرمایا یہ میرا یار ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واصحابہ غدیرا فقال لیسبح کل رجل الی صاحبہ فسبح کل رجل منہم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ فسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ حتی اعتنقہ ف فقال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا ولکنہ صاحبی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام اور ان کے ساتھی ایک تالاب میں داخل ہو گئے۔ پھر فرمایا: ہر آدمی اپنے ساتھی کی طرف تیرے۔ پھر ہر شخص اپنے اپنے دوست کی طرف تیرنے لگا، یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رہ گئے پھر آپ اپنے ساتھی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تیرنے لگے اور انھیں گلے لگایا اور فرمایا: اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا دوست ہے۔

(المعجم الکبیر حدیث ۱۱۶۷۶ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/۲۶۱)

فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۲۵۵

مضحک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سنن ابی داؤد میں روایت ہے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کرتا اٹھانے کو عرض کیا: حضور نے اپنے بدن اقدس سے کرتا اٹھا دیا وہ حضور کو لپٹ گئے اور تہیگاہ اقدس پر بوسہ دیا اور حضور نے منع نہ فرمایا: عن اُسید بن حضیر رجل من الانصار قال بینما ہو یحدث القوم وکان فیہ مزاح بیننا یضحکہم فطعنہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی خاصرتہ بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا ولیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن قمیصہ فاحتضنہ وجعل یقبل کشحہ قال انما اردت ہذا یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

حضرت اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ جو ایک انصاری آدمی تھے، وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے، اور وہ ہمارے درمیان ایک مزاح کرنے والے آدمی تھے جو لوگوں کو ہنسایا کرتے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لکڑی سے ان کے پہلوں میں ٹھونک ماری تو وہ کہنے لگے میرے لئے صبر کیجئے، آپ نے فرمایا: میں صبر کرتا ہوں، وہ کہنے لگے کہ آپ تو کرتہ پہنے ہوئے ہیں۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے جسم اقدس سے کپڑا اٹھایا تو وہ آپ کے جسم اقدس سے لپٹ گئے اور آپ کے پہلو مبارک کو بوسہ دینے لگے۔ اور کہا کہ یارسول اللہ! میں تو یہی ارادہ

رکھتا تھا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی قبلۃ الجسد آفتاب عالم پریس لاہور ۲ / ۳۵۳)

فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۲۵۶

صحابیہ رضی اللہ عنہا نے قدم مبارک کو چوم لیا

ودرحدیث ست کہ زنے از شوئے خودش گلہ پیش حضور پرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وعلی الہ آورد حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرمود آیا تو اورادشمن می داری؟ عرضہ داد بلی۔ حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مراورا شوھراورا فرمود سرہائے خود نزدیک کنید ہمچناں کردند سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پیشانی زن بر پیشانی مرد نہادہ دعا کرد کہ خدایا بامیاں ایناں الفت نہ ویکے را محبوب دیگرے کن باز آں زن بخدمت انور رسید وبوسہ بردہن وپائے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم چید سرور جہانیاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پرسید کہ حالا تو وشوئے تو برچہ حالا عرضہ داد کہ ہیچ نو وکہن وہیچ پسر نیز مرا ز وے محبوب تر نیست سید اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرمود من گواہی می دہم کہ من رسول خدا ایم، عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ گفت ومن گواہی می دہم کہ تو رسول خدا فقیر گوید ومن فقیر یکے از سگان کوئے شما گواہی می دہد کہ واللہ العظیم تو رسول خدائے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلی الک وصحبک وبارک وکرم۔ البیہقی

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان امرأۃ شکت زوجھا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال اتبغضیہ قالت نعم فقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ادنیا رؤسکما فوضع جبھتھا علی جبھۃ زوجھا ثم قال اللھم الف بینھما وحبب احدھما الی صاحبہ ثم لقیتہ المرأۃ بعد ذلک فقبلت رجلیہ فقال کیف انت وزوجک قال ماطارف ولا تالد ولا ولد احب الی منہ فقال اشھد انی رسول اللہ فقال عمر وانا اشھد انک رسول اللہ

حدیث پاک میں ہے کہ ایک عورت نے حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ

میں اپنے شوہر کے خلاف شکایت کی۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس عورت سے دریافت فرمایا کہ تو اس کو (یعنی اپنے خاوند کو) پسند نہیں کرتی؟ اس نے جواب ہاں میں دیا یعنی مجھے شوہر پسند نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس سے اور اس کے شوہر سے فرمایا کہ تم دونوں اپنے اپنے سر میرے قریب کرو۔ جب دونوں نے اپنے اپنے سر آپ کے بالکل قریب کردیئے تو آپ نے عورت کی پیشانی مرد کی پیشانی پر رکھی اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! ان دونوں کے درمیان الفت ومحبت رکھ دے انھیں ایک دوسرے کا محبوب بنادے۔ پھر اس عورت نے ایک دفعہ حاضر ہو کر آپ کے چہرہ انور اور آپ کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔ سردار دو جہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اب اپنے شوہر کے

بارے میں تمھاری کیا کیفیت ہے؟ اس نے جواباً عرض کیا کوئی جوان کوئی بوڑھا اور کوئی لڑکا مجھے اس سے زیادہ محبوب نہیں، آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالٰی کا رسول ہوں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالٰی کے رسول ہیں۔ فقیر کہتا ہے میں بندہ محتاج آپ کی گلی کے کتوں میں سے ایک کتا بھی گواہی دیتا ہے کہ اللہ العظیم کی قسم آپ اللہ تعالٰی کے سچے رسول ہیں آپ پر۔ آپ کی آل پر اور آپ کے ساتھیوں پر اللہ تعالٰی کی رحمت وبرکت اور کرم فرمائے، امام بیہقی نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اپنے شوہر کے خلاف شکوہ کیا آپ نے فرمایا: کیا تو اس سے بغض رکھتی ہے؟ اس نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم دونوں اپنے سر میرے قریب کرو۔ پھر آپ نے عورت کی پیشانی اس کی شوہر کی پیشانی پر رکھی اور فرمایا: اے اللہ! ان دونوں میں الفت پیدا کردے اور انھیں ایک دوسرے کا محبوب بنادے پھر اس کے بعد اس عورت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو اس نے آپ کے پاؤں مبارک چومے، آپ نے اس سے فرمایا: تمھارے شوہر کا کیا حال ہے؟ تو اس نے کہا: اب مجھے اس سے زیادہ کوئی جوان، بوڑھا اور

بچہ محبوب نہیں۔آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یقینا میں اللہ تعالٰی کا رسول ہوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ بلاشبہ اللہ تعالٰی کے رسول ہیں۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء فی دعاۂ لزوجین احدھما یبغض الاٰخر بالالفہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۶/۲۲۹)

فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۳۲۰

پہلے دور کے بادشاہ بھی عاشق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوتے

سلطان اشرف عادل نے شہر دمشق الشام کے مدرسہ اشرفیہ میں خاص درس حدیث کے لئے ایک مکان مسمی بدارالحدیث بنایا اور اس پر جائداد کثیر وقف فرمائی اور اس کی جانب قبلہ مسجد بنائی اور محراب مسجد سے شرق کی طرف ایک مکان نعل مقدس حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے تعمیر کیا اور اس کے دروازے پر مسی کواڑ رز سے ملمع کرکے لگائے کہ بالکل سونے کے معلوم ہوتے تھے۔اور نعل مبارک کو آبنوس کے صندوق میں باادب رکھا اور بیش بہا پردوں سے مزین کیا یہ دروازہ ہر دوشنبہ وپنجشنبہ کو کھولا جاتا اور لوگ فیض زیارت سراپا طہارت سے برکات حاصل کرتے۔کما ذکر العلامۃ المقری فی فتح المتعال وغیرہ وغیرہ (جیسا کہ علامہ مقری نے فتح المتعال میں اور ان کے علاوہ دیگر علماء نے دیگر کتابوں میں ذکر کیا ہے) یہ مدرسہ ودارالحدیث مذکور ہمیشہ مجمع ائمہ وعلماء رہے امام اجل ابوزکریا نووی شارح صحیح مسلم اس میں مدرس تھے پھر امام خاتم المجتہدین ابوالحسن تقی الدین علی بن عبدالکافی سبکی صاحب شفاء السقام ان کے جانشین ہوئے یونہی اکابر علماء درس فرمایا کئے۔سلطان موصوف کے اس فعل محمود پر کسی امام سے انکار ماثور نہ ہوا بلکہ امید کی جاتی ہے کہ خود وہ اکابر اس کی زیارت میں شریک ہوتے اور فیض وبرکت حاصل کرتے ہوں، محدث علامہ حافظ برہان الدین حلبی رحمہ اللہ تعالٰی نور النبر اس میں فرماتے ہیں قال شیخنا الامام المحدث امین المالکی:

وفی دار الحدیث لطیف معنی وفیھا منتھی اربی وسؤلی

احادیث الرسول علی تتلی وتقبیلی لاٰثار الرسول

(یعنی ہمارے استاذ امام محدث امین الدین مالکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں مدرسہ دارالحدیث میں ایک لطیف مقصد ہے اور اس میں میرا مقصد اور مطلوب بروجہ کامل حاصل ہے حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیثیں مجھ پر پڑھی جاتی ہے اور حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے آثار شریفہ کا بوسہ مجھے نصیب ہوتا ہے)

(نور النبر اس حافظ برہان الدین حلبی) فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۳۵۱

خلیفہ ایسا ہو تو نظام درست ہوسکتا ہے

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اپنے زمانہ خلافت میں مدینہ کا طواف فرمایا کرتے ،ابن عساکر تاریخ میں اسلم مولی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں:

ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ طاف لیلۃ فاذا ھو بامرأۃ فی جوف دارلھا وحولھا صبیان یبکون۔الحدیث۔یعنی امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک رات مدینہ طیبہ کا طواف کررہے تھے دیکھا کہ ایک بی بی اپنے گھر میں بیٹھی ہیں اور ان کے بچے ان کے گرد رو رہے ہیں اور چولھے پر ایک دیگچی چڑھی ہے۔امیر المومنین قریب گئے اور فرمایا اے اللہ کی لونڈی! یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟ انھوں نے عرض کی: یہ بھوکے روتے ہیں۔فرمایا: تو اس دیگچی میں کیا ہے؟ میں نے ان کے بہلانے کو پانی بھر کر چڑھادی ہے کہ وہ سمجھیں اس میں کچھ پک رہا ہے۔اور انتظار میں سوجائیں۔امیر المومنین فوراً واپس آئے اور ایک بڑی بوری میں آٹا اور گھی اور چربی اور چھوہارے اور کپڑے اور روپے منہ تک بھرے پھر اپنے غلام اسلم سے فرمایا: یہ میری پیٹھ پر لادو۔اسلم کہتے ہیں میں نے عرض کی: یا امیر المومنین! میں اٹھا کر لے چلوں گا۔فرمایا: اے اسلم! بلکہ میں اٹھاؤں گا کہ اس کا سوال تو آخرت میں مجھ سے ہونا ہے پھر اپنی پشت مبارک پر اٹھا کر ان بی بی کے گھر تک لے گئے پھر دیگچی میں آٹا اور چربی اور چھوہارے چڑھا کر اپنے دست مبارک سے پکاتے رہے پھر پکا کر انھیں کھلایا کہ سب کا پیٹ بھر گیا۔پھر باہر

صحن میں نکل کر ان بچوں کے سامنے ایسے بیٹھے جیسے جانور بیٹھتا ہے اور میں ہیبت کے سبب بات نہ کرسکا امیر المومنین یوں ہی بیٹھے رہے یہاں تک کہ بچے اس نئی نشست کو دیکھ کر امیر المومنین کے ساتھ کھیلنے اور ہنسنے لگے۔ اب امیر المومنین واپس تشریف لائے اور فرمایا: اسلم! تم نے جانا کہ میں ان کے ساتھ یوں کیوں بیٹھا، میں نے عرض کی: نہ۔ فرمایا: میں نے انھیں روتے دیکھا تھا تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں انھیں چھوڑ کر چلا جاؤں جب تک انھیں ہنسا نہ لوں جب وہ ہنس لئے تو میرا دل شاد ہوا۔

(کنزالعمال حدیث ۳۵۹۷۸ موسسۃ الرسالہ بیروت ۲/ ۴۹_۶۴۸)

فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۳۸۹

قصہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

عارف باللہ حضرت مولوی قدس اللہ سرہ المعنوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:۔

۱ سوئے مکہ شیخ امت بایزید — از برائے حج وعمرہ می دوید

(۲) دید پیرے باقدے ہمچوں ہلال — بود دروے فرّ گفتاری رجال۔

(۳) بایزید اورا چو از اقطاب یافت — مسکنت بنمود ودر خدمت شتافت

(۴) گفت عزم تو کجا اے بایزید — رخت غربت را کجا خواہی کشید

(۵) گفت قصہ کعبہ دارم از دلہ — گفت ہین با خود چہ داری زادرہ

(۶) گفت دارم از درم نقرہ دویست — نک بہ بستہ سخت بر گوشہ رویست

(۷) گفت طوفے کن بہ گردم ہفت بار — دین نکوتر از طواف حج شمار

(۸) حق آں حقے کہ جانت دیدہ است — کہ مرا بر بیت خود بگزیدہ است

(۹) کعبہ ہر چندے کہ خانہ برِّ اوست — خلقت من نیز خانہ سرِّ اوست

(۱۰) تا بکرد آں خانہ را در وے نہ رفت — واندریں خانہ بجز آں حی نرفت

(۱۱) چوں مرا دیدی خدا را دیدہ — گرد کعبہ صدق برگردیدہ

(۱۲) خدمت من طاعت حمد خداست — تا نہ پنداری کہ حق از من جداست

(۱۳) چشم نیکوں باز کن در من نگر — تا بہ بینی نور حق اندر بشر

(۱۴) کعبہ را یکبار بیتے گفت یار — گفت یا عبدی مرا ہفتاد بار

(۱۵) بایزیدا کعبہ را دریافتی — صد بہاء وعزیز وصد فر یافتی

(۱۶) بایزید آں نکتہا را ہوش داشت — ہمچو زریں حلقہ اش در گوش داشت

(۱۷) آمد از وے بایزید اندر مزید — منتہی در منتہٰی آخر رسید

(ترجمہ اشعار:

(۱) لوگوں کے پیشوا حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ مکہ معظمہ کی جانب حج اور عمرہ کے ارادے سے تیز چلے۔

(۲) (راہ میں) نئے چاند کی طرح ایک کبڑا بزرگ دیکھا اس میں شان وشوکت (دبدبہ) اور مردوں جیسی گفتگو پائی۔

(۳) جب حضرت بایزید نے اسے اقطاب زمانہ میں سے پایا تو عجز وانکساری کا اظہار کر کے اس کی خدمت کے لئے دوڑ دھوپ کرنے لگے۔

(۴) اس نے فرمایا: اے بایزید! کہاں جانے کا ارادہ ہے تو نے کہاں جانے کے لئے سامان سفر اختیار کیا ہے۔

(۵) حضرت بایزید نے انھیں جواب دیا کہ آج بڑے شوق سے کعبہ شریف کی طرف جانے کا ارادہ کیا ہے۔ پھر فرمایا واہاں تو اپنے ساتھ کیا زادراہ رکھتا ہے۔

(۶) عرض کی: میں چاندی کے دوسو درھم اپنے پاس رکھتا ہوں، میں نے اپنی چادر کے ایک کونے میں انھیں مضبوط باندھ رکھا ہے۔

(۷) انھوں نے فرمایا: تو سات مرتبہ میرے گرداگرد طواف کر (یعنی چکر لگا) اور پھر طواف حج سے

اسے زیادہ بہتر شمار کر۔

(۸) درحقیقت وہ حق ہے جو تیری جان نے دیکھا ہے کہ اس نے مجھے اپنے گھر پر فضیلت اور فوقیت بخشی ہے۔

(۹) اس میں کوئی شک وشبہہ نہیں کہ کعبہ شریف اس کی بھلائیوں کا گھر (مرکز) ہے لیکن میری تخلیق تو اس کے اندرون خانہ سے ہوئی ہے۔

(۱۰) جب وہ گھر بنایا تو اس کا چکر نہ لگایا، اور اس گھر میں بغیر اس زندہ جاوید کے کوئی دوسرا نہیں آیا۔

(۱۱) جب تو نے مجھے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کو دیکھا، گویا تو نے سچائی کے کعبہ کے آس پاس پھیرے لگائے۔

(۱۲) میری خدمت کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور تعریف ہے۔ لہذا یہ نہ سمجھنا کہ حق مجھ سے جدا ہے۔

(۱۳) اچھی طرح آنکھ کھول کر مجھے دیکھ تاکہ تو انسانی لباس میں نور حق دیکھے۔

(۱۴) کعبہ شریف کو ایک دفعہ یار نے اپنا گھر فرمایا لیکن اس نے ستر مرتبہ مجھے اے میرے بندے کہہ کر بلایا۔

(۱۵) اے بایزید! اگر تو نے کعبہ شریف کو پالیا تو یوں سمجھ لیجئے کہ تو نے سیکڑوں عزت وشوکت اور مرتبے کو پالیا۔

(۱۶) جب وہ باریک باتیں حضرت بایزید کے عقل وہوش میں بیٹھ گئیں تو گویا انھوں نے سنہری بالی اپنے کان میں ڈال لی۔

(۱۷) ان کی زیارت سے حضرت بایزید میں معرفت کا اضافہ ہوگیا اور سلوک میں انتہائی طالب اپنے مدعا کی انتہا کو پہنچ گیا)

(مثنوی معنوی دفتر دوم باب رفتن بایزید بسطامی بہ کعبہ الخ ۲/۵۴-۵۵)

فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۳۹۶

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ دورہ فرماتے

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت سیدی شیخ الشیوخ شہاب الملۃ والحق والدین سہروردی قدسنا اللہ الکریم ایام منٰی میں مسجد خیف شریف میں صفوں پر دورہ فرماتے ہیں۔ کسی نے وجہ پوچھی، فرمایا: ان اللہ عبادا اذا نظروا الی احد اکسبوہ سعادۃ الابد، اللہ کے کچھ بندے ہیں کہ جب ان کی نگاہ کسی پر پڑ جاتی ہے اسے ہمیشہ کی سعادت عطا فرماتی ہے میں اس نگاہ کی تلاش میں دورہ کرتا ہوں۔

(التیسیر شرح الجامع الصغیر) فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۳۹۵

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا گھر کیوں نہ بنایا؟

سیدنا عیسیٰ علی نبینا الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے عرض کی گئی کہ حضور ایک جگہ قیام کیوں نہیں فرماتے، شہروں شہروں جنگلوں جنگلوں دورے کیوں فرماتے ہیں؟ فرمایا: اس امید پر کہ کسی بندہ خدا کے نشان قدم پر قدم پڑ جائے تو میری نجات ہوجائے

فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۳۹۵

علمِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

امام المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا علم شریف

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

لوضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی نقل عنہ فی الاتقان۔ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہوجائے تو قرآن عظیم میں اسے پالوں

الاتقان فی علوم القرآن النوع الخامس والستون مصطفی البابی مصر ۲/۱۲۶)

فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۶۱۸

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کا علم شریف

امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لوشئت لاوقرت من تفسیر الفاتحۃ سبیعن بعیرا ۔ میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔

الاتقان فی علوم القرآن النوع الثامن والسبعون مصطفی البابی مصر ۲/۱۸۶)

فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۶۱۸

امام اہلِ سنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک اونٹ کئے من بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر من میں کئے ہزار اجزاء حساب سے تقریبا پچیس لاکھ جز آتے ہیں۔ یہ فقط سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی۔ پھر یہ علم علم علی ہے۔ اس کے بعد علم عمر، اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے 'ذھب عمر بہ تسعۃ اعشار العلم عمر علم کے نو حصے لے گئے۔ کان ابوبکر اعلمنا ہم سب میں زیادہ علم ابوبکر کو تھا پھر علم نبی تو علم نبی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غرض قرآن عظیم وفرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم، جس قدر فہم اسی قدر علم۔ وتلک الامثال نضربھا للناس ومایعقلھا الاالعالمون ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں مگر انھیں صرف علم والے ہی سمجھ سکتے ہیں

(القرآن الکریم ۲۹/۴۳ فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۶۱۸

امام شافعی رضی اللہ عنہ کا علم شریف

ایک بار عالم قریش سے سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دوں گا۔ کسی نے سوال کیا: احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم، ماآتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنہ فانتھوا وحدثنا سفین بن عیینہ عن عبدالملک بن عمیر بن ربعی بن حراش عن حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ

قال اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر وعمر حدثنا سفین عن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ امر بقتل المحرم الزنبور ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان بسم اللہ الرحمن الرحیم، جو کچھ تمھیں رسول کریم عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں اس سے باز رہو اللہ عزوجل نے تو فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان دو کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہونگے۔ اور ہمیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہنچی کہ انھوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا (امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے اسے الاتقان فی علوم القرآن میں ذکر فرمایا

الاتقان فی علوم القران للسیوطی النوع الخامس والستون مصطفی البابی مصر ۲/۱۲۶)

فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۶۳۰

داڑھی چننے والے کی گواہی قبول نہ کی:

امام ابوطالب مکی قوت القلوب اور امام حکیم الامہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

رد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابن ابی لیلی قاضی المدینۃ شھادۃ من کان ینتف لحیتہ یعنی امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعبدالرحمن بن ابی لیلی قاضی مدینہ طیبہ (کہ اکابر ائمہ تابعین واجلہ تلامذہ امیر المومنین عثمان غنی وامیر المومنین مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہیں ان دونوں ائمہ ہدیٰ نے) داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرمادی

احیاء العلوم کتاب اسرار الطہارۃ النوع الثانی فصل فی اللحیۃ مطبعۃ المشہد الحسینی قاہرہ ۱/۱۴۴) فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۶۵۱

گواہی قبول نہ کی

یہی دونوں امام مکی وغزالی فرماتے ہیں: شھد رجل عند عمر بن عبدالعزیز بشھادۃ

وکان ینتف فینکیه فرد شهادته ایک شخص نے سادس خلفاء راشدین امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کوٹھے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المومنین نے اس کی شہادت رد فرمادی۔

(احیاء العلوم کتاب اسرار الطہارۃ النوع الثانی فصل فی اللحیہ مطبعۃ المشہد الحسینی قاہرہ ۱/ ۱۴۴) فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۶۵۱

حضرت علی رضی اللہ عنہ سر کے بال مبارک مونڈوادیتے تھے

وقد روی رضی تعالی عنه ان تحت کل شعرة جنابة ثم قال من ثم عادیت راسی من ثم عادیت راسی من ثم عادیت راسی ترجمہ۔ بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت کی ہے کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے لہذا اس وجہ سے میں اپنے سر کے بالوں کا دشمن ہوں اسی وجہ سے میں اپنے سر کے بالوں کا دشمن ہوں اسی وجہ سے میں اپنے سر کے بالوں کا دشمن ہوں

(سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ ۱/ ۳۳ وجامع الترمذی ابواب الطہارۃ ۱/ ۱۶) فتاوی رضویہ جلد ۲۲ ص ۶۰۹

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شکر کیسے ادا کیا جائے؟

ردالمحتار میں ہے: ذکر ابن حجر فی الفتاوی الفقهیه ان الحافظ ابن تیمیة زعم منع اهداء ثواب القراءة للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم لان جنابه الرفیع لایتجری علیه الابما اذن فیه الا تری ان ابن عمر کان یعتمر عنه صلی الله تعالی علیه وسلم عمرا بعدموته من غیر وصیة وحج ابن الموفق وهو فی طبقة الجنید عنه سبعین حجة وختم ابن السراج عنه صلی الله تعالی علیه وسلم اکثر من عشر الاف ختمة وضحی عنه مثل ذلك اه قلت و رأیت نحو ذلك بخط مفتی الحنفیة الشهاب احمد بن الشلبی شیخ البحر نقلا

عن شرح الطیبة للنویری ومن جملة مانقله ان ابن عقیل من الحنابلة قال یستحب اهداؤها له صلی الله تعالی علیه وسلم قلت واقول علماءنا له ان یجعل ثواب عمله لغیره یدخل فیه النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فانه احق بذلك حیث انقذنا من الضلالة ففی ذلك نوع شکر واهداء جمیل له والکامل قابل الزیادة الکمال

علامہ ابن حجر نے اپنے فقہی فتاوی میں ذکر فرمایا حافظ ابن تیمیہ نے یہ گمان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قراءت کے ثواب کا ہدیہ پیش کرنا منع ہے اس لئے کہ ان کی بلند پایہ ذات پر وہی جرأت کی جاسکتی ہے جس کی ان کے بارے میں اجازت دی گئی ہے لیکن یہ نظریہ باطل ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آپ کے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصیت کے بغیر آپ کے وصال کے آپ کی طرف سے کئی عمرے کئے، اور حضرت علی بن موفق جو طائفہ جنیدیہ میں سے ہیں، نے آپ کی طرف سے ستر حج ادا کئے، اور ابن سراج نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دس ہزار سے زائد ختم قرآن مجید کئے اور دس ہزار سے زائد حضور کی طرف سے قربانیاں کیں، میں کہتا ہوں کہ میں نے اس طرح مفتی احناف شہاب احمد بن شلبی صحاب بحر الرائق کے استاذ کے اپنے خط سے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو انھوں نے طیبہ کی شرح امام نویری سے نقل فرمائی ہے جو کچھ انھوں نے نقل کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حنابلہ میں سے علامہ ابن عقیل نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاوت قرآن مجید کا ثواب بطور ہدیہ پیش کرنا مستحب ہے اھ، میں کہتا ہوں ہمارے علمائے کرام کرام کا یہ فرمانا کہ آدمی کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے عمل صالح کا ثواب کسی دوسرے کر دے سکتا ہے [پس اس عموم میں] حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہیں کیونکہ آپ اس کے زیادہ لائق اور مستحق ہیں کہ آپ نے ہمیں ہر نوع کی گمراہی سے بچایا اور چھڑایا، اس میں ایک گونہ شکر بھی پایا جاتا ہے اور یہ آپ کے لئے خوبصورت ہدیہ ہے اور کامل زیادت کمال کو قبول کرتا ہے۔

(ردالمحتار کتاب الصلوۃ باب الجنائز داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۰۶-۶۰۵)

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۱۲۳

درود شریف کا ثواب بھی ایصال کرتے

لواقح الانوار فی طبقات الاخیار ذکر سیدی ابوالمواہب قدس سرہ، میں ہے:

کان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لی انت تشفع لمائۃ الف قلت لہ بم استوجبت ذٰلک یارسول اللہ قال باعطائک لی ثواب الصلاۃ علی حضرت ابوالمواہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، حضور اقدس نے مجھ سے فرمایا کہ قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شفاعت کروگے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! میں کیسے اس قابل ہوا! ارشاد ہوا: تم مجھ پر جو درود پڑھتے ہو اس کا ثواب مجھے دے ڈالتے ہو (یہ شان اس اس نیک اور اعلیٰ عمل کا نتیجہ ہے)

(لواقح الانوار فی طبقات الاخیار ذکر الشیخ محمد ابوالمواہب مصطفی البابی مصر ۱/۷۳و۷۵)

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۱۲۳

امام محمد ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی شفاعت

کان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم قد وھبت لک ثواب صلاتی علیک و ثواب کذا و کذا من اعمالی ان کان ذٰلک ما اردتہ بقولک للسائل الذی قال لک (افاجعل لک ثواب صلاتی کلھا فقلت لہ ذا تکفی ھمک ویغفرلک ذنبک) فقال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعم ذٰلک اردت ولکن ابق لنفسک ثواب الکذا والکذا فانی غنی عنہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔ وہ فرماتے تھے (اللہ تعالیٰ ان

سے راضی ہو) میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کی خدمت میں عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! میں آپ پر جو درود پڑھتا ہوں میں نے اس کا ثواب آپ کو بخش دیا اور اپنے فلاں فلاں عمل کا ثواب بھی بخش دیا، اگر آپ نے یہی ارادہ کیا تھا اپنے قول سے اس سائل کے لئے جس نے آپ سے عرض کی تھی کیا میں اپنے پڑھے ہوئے تمام درود کا ثواب آپ کو دے ڈالوں؟ تو آپ نے اس سے فرمایا پھر تو یہ تیرے غموں کے لئے کفایت کرے گا اور تیرے گناہ بخش دئے جائیں گے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں میں نے یہی ارادہ کیا تھا لیکن تو اپنی ذات کے لئے اتنا اتنا ثواب باقی رہنے دے کیونکہ میں اس سے بے نیاز ہوں، اور اللہ تعالیٰ پاک، برتر اور خوب اچھی طرح جاننے والا ہے اور اس بڑی عزت والے کا علم نہایت درجہ کامل اور بڑا پختہ ہے۔

(لواقح الانوار فی طبقات الاخیار ذکر الشیخ محمد ابوالمواہب مصطفی البابی مصر ۱/۷۳و۷۵)

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۱۲۳

بیماری کا علاج صدقہ سے

امام اجل حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک شاگرد رشید حضرت امام الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نسخہ جلیلہ رؤیائے حضور پرنور سید المرسلین رحمۃ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ علی بن حسین بن شقیق کہتے ہیں میرے سامنے ایک شخص نے امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی: اے عبدالرحمن! سات برس سے میرے ایک زانوں میں پھوڑا ہے قسم قسم کے علاج کئے طبیبوں سے رجوع کی کچھ نفع نہ ہوا۔ فرمایا: اذھب فانظر موضعاً یحتاج الناس الی الماء فاحفر ھناک بئرا فانی ارجوا ان تنبع لک ھناک عین ویمسلک عنک الدم۔ ففعل الرجل فبرأ۔ رواہ الامام البیہقی جا ایسی جگہ دیکھ جہاں لوگوں کو پانی کی حاجت ہو، وہاں ایک کنواں کھود، اور (براہ کرامت یہ بھی) ارشاد فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ وہاں تیرے لئے ایک چشمہ نکلے گا اور تیرا یہ خون بہنا تھم جائے گا، اس شخص

نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا

(شعب الایمان حدیث ۳۳۸۱ دار الکتب العربی بیروت ۳/۲۲۱)

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۱۵۶

منہ کے پھوڑے کا علاج صدقہ سے

امام بیہقی فرماتے ہیں اسی قبیل سے ہمارے استاد ابو عبد اللہ حاکم (صاحب مستدرک کی حکایت ہے کہ ان کے منہ پر پھوڑے نکلے، طرح طرح کے علاج کئے نہ گئے، قریب ایک سال کے اس حال میں گزرا انھوں نے ایک جمعہ کو امام استاذ ابو عثمان صابونی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ان کی مجلس میں دعا کی درخواست کی۔ امام نے دعا فرمائی اور حاضرین نے بکثرت آمین کہی، دوسرا جمعہ ہوا کسی بی بی نے ایک رقعہ مجلس میں ڈال دیا اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے گھر پلٹ کر گئی اور شب کو ابو عبد اللہ حاکم کے لئے دعا میں کوشش کی میں خواب میں جمال جہاں آرائے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئی گویا مجھے ارشاد فرماتے ہیں: قولی لابی عبد اللہ یوسع الماء علی المسلمین (ابو عبد اللہ سے کہہ مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے، امام بیہقی فرماتے ہیں وہ رقعہ اپنے استاد حاکم کے پاس لے گیا انھوں نے انے دروازے پر ایک سقایہ بنانے کا حکم دیا۔ جب بن چکا اس میں پانی بھروا دیا اور برف ڈالی اور لوگوں نے پینا شروع کیا ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ شفاء ظاہر ہوئی پھوڑے جاتے رہے چہرہ اس اچھے سے اچھے حال پر ہو گیا جیسا کبھی نہ تھا۔ اس کے بعد برسوں زندہ رہے۔

(شعب الایمان تحت حدیث ۳۳۸۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/۲۲۲)

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۱۵۶

عمل میں ریا آجائے تو؟

حضرت سیدی شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی قدس اللہ سرہ کے حضور کسی طالب خدا نے عرضی لکھی کہ: یاسیدی ان عملت داخلنی الریاوان ترکت اخلات

الی ارض البطالۃ۔

اے میرے سردار! میں عمل کرتا ہوں جب تو ریا آجاتا ہے اور چھوڑ دیتا ہوں تو بیکاری کی زمین پر گرا پڑتا ہوں۔ جواب ارشاد فرمایا: اعمل وتب الی اللہ ترجمہ۔ کام کئے جاؤ اور ریا سے اللہ کی طرف توبہ کرو۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۱۷۹

یہ میرے محبوب ﷺ کا قبیلہ ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس ۴۰ مرد ہو گئے ایک بار انھوں نے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی۔ رب عزوجل نے وحی بھیجی اے موسیٰ! انھیں بددعا نہ کرو کہ انھیں میں سے وہ نبی امی بشیر و نذیر ہوگا جو میرا پیارا ہے اور انھیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہوں گا، فقط ایمان پر انھیں جنت دوں گا کہ ان میں ان کے نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں گے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو باوصف کمال ورعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے۔

اخرجتہ من خیر جیل من امتہ قریشاً ثم اخرجتہ من بنی ہاشم صفوۃ قریش فہم خیر من خیر رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے ان کو سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا۔ پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے۔ وہ بہتر سے بہتر ہیں اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر میں ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

(مجمع الزوائد کتاب علامات نبوت باب فی کرامۃ النبی دار الکتاب بیروت ۸/۲۱۸)

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۲۱۸

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا نہ دیکھا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال لی جبریل قلبت مشارق الارض ومغاربها فلم اجد افضل من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قلبت مشارق الارض ومغاربها فلم اجد حیا افضل من بنی ہاشم رواہ الحاکم فی الکنی وابن عساکر بسند صحیح۔ (مجھ سے جبریل نے کہا) میں نے زمین کے پورب پچھم سے چھان ڈالے ہیں کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر، اس کو روایت کیا ہے حاکم نے کنی میں اور ابن عساکر نے ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح سند کے ساتھ۔

(کنز العمال بحوالہ حاکم فی الکنی وابن عساکر عن عائشہ حدیث ۳۲۱۲۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۵۱) جلد ۲۳ ص ۲۲۰

ولی کی اولاد کی حفاظت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ یصلح بصلاح الرجل ولدہ وولد ولدہ ویحفظہ فی ذریتہ والدویرات حولہ فما یزالون فی ستر من اللہ و عافیة. رواہ ابن مردویة عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعا وابن ابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما من قولہ وہذا لفظ والمرفوع بمعناہ ونحوہ لابن المبارک و ابن ابی شیبة عن محمد بن المنکدر موقوفا۔ ترجمہ بے شک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح سے اس کی اولاد اور اولاد اولاد کی صلاح فرمادیتا ہے اور اس کی نسل اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرمادیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ پوشی و امان میں رہتے ہیں۔ اس کو روایت کیا ہے ابن مردویہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعا اور ابن ابی

حاتم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان کا قول روایت کیا یہ اس کے الفاظ ہیں اور مرفوع حدیث اس کے معنی میں ہے اور اسی کی مثل ابن مبارک اور ابن ابی شیبہ نے محمد بن منکدر سے موقوفا روایت کیا۔

(تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیۃ وکان ابوہما صالحا مکتبہ نزار مصطفی الباز مکۃ المکرمۃ ۷/ ۲۳۷۵)

(الدر المنثور بحوالہ ابن ابی حاتم عن ابن عباس وابن مردویہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۴/ ۲۳۵)

(الدر المنثور بحوالہ ابن مبارک وابن ابی شیبہ عن محمد بن المنکدر موقوفا ۴/ ۲۳۵)

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۲۴۱

اولاد کا ثواب اور اس کا اجر

کعب احبار نے فرمایا: ان اللہ یخلف العبد المومن فی ولدہ ثمانین عاما۔ اللہ تعالیٰ بندہ مومن کی اولاد میں اسی برس تک اس کی رعایت کرتا ہے۔ اس کو احمد نے زہد میں روایت کیا ہے۔

(الدر المنثور بحوالہ احمد فی الزہد تحت آیۃ وکان ابوہما صالحا ۴/ ۲۳۵)

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۲۴۱

مبارک ہو

: سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوۃ والسلام نے فرمایا: طوبی لذریة المومن ثم طوبی لہم کیف یحفظون من بعدہ۔ مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے پھر خوبی وخوشی ہے کیسی۔ اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔

(الدر المنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ واحمد فی الزہد وابن ابی حاتم تحت آیۃ وکان ابوہما صالحا ۴/ ۲۳۸)

(الزہد للامام احمد بن حنبل من مواعظ عیسیٰ علیہ السلام دار الدیان للتراث قاہرہ

ص ۲۷) فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۲۴۱

تسبیح پڑھنا

امام ابن امیر الحاج محمد محمد حلبی حلیہ میں احادیث متعدد ذکر کر کے فرماتے ہیں: عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی امرأۃ وبین یدیھا نوی اوحصی تسبح بہ فقال الا اخبرک بما ھو ایسر علیک من ھذا او افضل فقال سبحان اللہ عدد ماخلق اللہ فی السماء وسبحان اللہ عدد ماخلق اللہ فی الارض، وسبحان اللہ عدد مابین ذٰلک. وسبحان اللہ عدد ماھو خالق واللہ اکبر مثل ذٰلک لا الہ مثل ذٰلک ولاحول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذٰلک.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ایک عورت کے پاس گئے اس کے آگے گٹھلیاں اور کنکریاں پڑی ہوئی تھیں کہ جن پر وہ تسبیح پڑھتی تھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں وہ طریقہ عمل نہ بتادوں جو اس سے زیادہ آسان اور زیادہ بہتر ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: پاک ہے اللہ تعالیٰ اس تعداد کے مطابق جو اس نے آسمان میں پیدا فرمائی، اللہ تعالیٰ پاک ہے اس تعداد کے مطابق جو اس نے زمین میں پیدا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اس تعداد کے مطابق جو ان دونوں کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے اس تعداد کے مطابق جس کا وہ پیدا کرنے والا ہے۔ (اور اللہ اسی کے مطابق سب سے بڑا ہے) اللہ اکبر اسی کے مطابق ہے لا الہ الا اللہ اسی کے مطابق ہے اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ اسی کے مطابق ہے (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کے مطابق گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت کسی میں نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے)

حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی) فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۳۰۲

تسبیح ہاتھ میں رکھنے کا جواز

رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الاسناد فلم ینھا عن ذٰلک وانما ارشدھا الی ماھو ایسر وافضل ولو کان مکروھا لبین لھا ذلک ثم ھذہ الاحادیث مما تشھد بجواز اتخاذ السبحۃ المعروفۃ لاحصاء عدد التسبیح وغیرہ من الاذکار من غیران یتوقف علی ورود شیئ خاص فیھا بعینھا بل حدیث سعد ھذا کالنص فی ذٰلک اذلا تزید السبحۃ علی مضمونہ بضم النوی ونحرہ فی خیط ومثل ذٰلک لایظھر تاثیرہ فی المنع فلا جرم ان نقل اتخاذھا والعمل بھا عن جماعۃ من السادۃ الاخیار. واللہ سبحانہ الموفق

ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحاح میں اور حاکم نے اسے روایت کیا اور فرمایا اس کی اسناد صحیح ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت مذکورہ کو مذکورہ طریق سے تسبیح کرتا دیکھ کر اسے منع نہیں فرمایا بلکہ زیادہ آسان اور افضل طریقہ کی رہنمائی فرمائی، اگر آپ کو اس کا طریقہ پسند نہ ہوتا تو اس کو منع فرمادیتے، یہ احادیث مروجہ تسبیح کے جواز پر دلالت کرتی اور شہادت دیتی ہیں، یہ تسبیح اعداد وشمار اذکار کے لئے بنائی جاتی ہے البتہ اوراد و وظائف کا پڑھنا محض اسی پر موقوف نہیں، حضرت سعد کی حدیث اس کے جواز کے سلسلے میں نص کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ تسبیح مروجہ میں صرف یہی چیز زائد ہے کہ گٹھلیاں کسی دھاگے میں پرو کر مطلوبہ تعداد کے مطابق اسے تیار کرلیا جاتا ہے اور اس نوعیت کے اضافہ میں کوئی تاثیر منع ظاہر نہیں ہوتی۔ بلا شبہہ تسبیح بنانا اور اس کے ذریعے ذکر واذکار کا شغل رکھنا (ایک اچھا عمل ہے) اور عمدہ اکابرین امت کے ایک بڑے گروہ سے منقول ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بندوں کو امور خیر کی توفیق دیتا ہے (ت)

حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی) فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۳۰۲

مکہ مکرمہ میں داخلہ

مواہب اللدنیہ وشروح علامہ زرقانی میں ہے:

كان يحدو بين يديه عليه الصلوة والسلام فى السفر عبدالله بن رواحة الامير المستشهد بموتة اى يقول الحداء بضم المهملة وهو الغناء للابل (وفى الترمذى عن انس انه صلى الله تعالى عليه وسلم دخل مكة فى عمرة القضية (ابن رواحة يمشى بين يديه ويقول

خلو بنى الكفار عن سبيله اليوم نضربكم على تنزيله

ضربا يزيل الهام عن مقيله ويذهل الخليل عن خليله

فقال عمر يا ابن رواحة بين يدى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وفى حرم الله تقول الشعر فقال صلى الله تعالى عليه وسلم خل عنه يا عمر فلهى فيهم اسرع من نضح النبل، وفى رواية انه لما النبل وفى روايه انه لما انكر عمر عليه قال صلى الله تعالى عليه وسلم يا عمر انى اسمع فاسكت يا عمر (وعامر بن اكوع) كان يحدو بين يديه صلى الله تعالى عليه وسلم (واستشهد يوم خيبر و انجشه العبد الاسود) كان حسن الحداء وفى الصحيح عن انس كان حسن الصوت (قال انس) فى الصحيحين (كان براء بن مالك) اخو انس شهد المشاهد الا بدرا قال صلى الله تعالى عليه وسلم ربّ اشعث اغبر لايؤبه له لواقسم على الله لابره منهم البراء بن مالك قال انس فلما كان يوم تستر من بلاد فارس انكشف الناس فقال المسلمون يابراء قسم على ربك فقال اقسم عليك يار ب لما منحتنا اكتافهم و الحقتنى بنبيك فحل وحمل الناس معه فقتل هر مزان من عظماء الفرس واخذ سلبه وانهزم الفرس وقتل البراء رواه الترمذى

والحاكم وذلك فى خلاصة عمر سنة عشرين .(ايحدو بالرجال وانجشه بالنساء وقد كان يحدو وينشد القريض والرجز) وفى الصحيحين عن انس ان انجشه حدا بالنساء فى حجة الوداع فاسرعت الابل فقال صلى الله تعالى عليه وسلم يا انجشة رفقا بالقوارير. (اى النساء فشبههن بالقوارير من الزجاج لانه يسرع اليها الكسر فلم يأمن عليه الصلوة والسلام ان يقع فى قلوبهن حداؤه وقيل نهاه لان النساء يضعفن عن شدة الحركة) قال الدماميني وحمله هذا اقرب الى ظاهر لفظه من الحمل على الاول

حضرت عبداللہ بن رواحہ سفر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے حدی خوانی کیا کرتے تھے یہ امیر لشکر تھے جو غزوہ موتہ شہید ہوئے کان یحدو ای یقول الحداء بضم المھملۃ وھو الغناء للابل) یعنی "کان یحدو" کے معنی ہیں وہ اونٹوں کی تیز رفتاری کے لئے خوش الحانی سے گیت گایا کرتے تھے، الحداء بے نقطہ صرخ کی پیش کے ساتھ اونٹوں کے لئے گیت گانے کو کہا جاتا ہے جامع ترمذی میں حضرت انس سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کی ادائیگی کے لئے مکۃ المکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ آپ سے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اے کفار کی اولاد! ان کا راستہ کھلا چھوڑ دو آج ہم تمھیں ایسی مار مارینگے کہ کھوپڑیاں تن سے جدا ہو جائیں گی اور دوست اپنے دوست کو بھول جائیگا، اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تو رسول اللہ صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ان کے روبرو اللہ کے حرم میں اشعار پڑھتا ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو کہ یہ رجزیہ اشعار دشمن پر تیر اندازی سے بھی زیادہ موثر ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار فرمایا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! میں تو سن رہا ہوں لہذا تم خاموش رہو، اور حدیث عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حدی خوانی کیا کرتے تھے اور یہ خیبر میں

شہید ہوئے اور حضرت انجشہ حبشی غلام تھے یہ بہترین حدی خواں تھے صحیح میں ہے حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت انجشہ کی آواز خوبصورت تھی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے فرمایا: حضرت براء بن مالک (جو حضرت انس کے بھائی تھے) سوائے بدر کے تمام غزوات میں حاضر رہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ بکھرے ہوئے بالوں والے خاک الود، جن کی کوئی پروانہیں کرتا (عنداللہ) ایسے (اہم) ہیں کہ اگر کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم سچی کر دیتا ہے، اور انہی میں سے ایک براء بن مالک بھی ہیں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ ایران میں قلعہ تستر پر جس دن حملہ کیا گیا لوگ تتر بتر ہوگئے اس موقع پر حضرت براء سے کہا گیا کہ اپنے پرودگا کے بھروسا پر اس کی قسم کھائیں، چنانچہ حضرت براء نے قسم کھائی اور فرمایا: اے میرے پرودگار! میں تیری ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تونے ہمیں کافروں کے کندھے باندھنے کی طاقت بخشی اور تونے مجھے اپنے نبی مکرم سے ملایا ہے۔ اس کے بعد حضرت براء نے عام لوگوں کے ساتھ مل کر ایرانیوں پر حملہ کیا ان کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا ایرانیوں کو شکست ہوئی اور فرار ہونے لگے اس کا سامان قبضے میں لے لیا گیا اور حضرت براء شہید ہوگئے، امام ترمذی اور حاکم نے اس کو روایت کیا۔ یہ معرکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ۲۰ھ میں ہوا، حضرت براء مردوں کے لئے حدی خوانی کیا کرتے تھے جبکہ انجشہ عورتوں کے کجاووں کے قریب جا کر حدی خوانی کرتے، چنانچہ بخاری ومسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت انجشہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عورتوں کی سواریوں کے پاس جا کر حدی خوانی کی، جس کے نتیجے میں اونٹ تیز رفتار ہوگئے، اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے انجشہ! کانچ کی شیشیوں کے ساتھ نرمی اختیار کرو، تمھیں معلوم ہونا چاہئے کہ تمھارے ساتھ کانچ کی شیشیاں (بوتلیں) بھی ہیں (مراد عورتیں ہیں) کہیں جلدی ٹوٹ نہ جائیں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو کانچ کی بوتلوں سے تشبیہ دے کر یہ اشارہ فرمایا وہ حدی خوانی اور خوش الحانی سے متاثر نہ ہوجائیں اور یہ

مفہوم بھی ہے کہ سواریوں کے بوجہ حدی خوانی تیز رفتار ہوجانے سے وہ کہیں گھبرا نہ جائیں کیونکہ وہ فطرتا کمزور ہوتی ہیں، علامہ دمامینی نے فرمایا اس کو ظاہری الفاظ پر حمل کرنا بنسبت قول اول کے زیادہ مناسب ہے اور موزوں ہے

المواھب اللدینہ المقصد الثانی الفصل الرابع ۲ / ۱۶۳ وشرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ ۲ /۳۷۶ و ۳۷۷)

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۳۶۶

تین لوگوں کا قصہ

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں قصہ اصحاب الرقیم میں جس کا اشارہ قرآن عظیم میں بھی موجود، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین مسافر رات کو ایک غار میں ٹھہرے پہاڑ سے ایک چٹان گر کر غار کے منہ پر ڈھک گئی یہ بند ہوگئی، آپس میں بولے خدا کی قسم یہاں سے نجات نہ پاؤگے "الاّ ان تدعوا اللہ بصالح اعمالکم" مگر یہ کہ نیک اعمال کو وسیلہ کر کے حضرت عزوجل سے دعا کرو، ہر ایک نے اپنا اپنا ایک اعلیٰ درجے کا نیک عمل بیان کیا اور اس کے توسّل سے دعا کی، چٹان تھوڑی کھلتی گئی، تیسرے کی دعا پر بالکل ہٹ گئی اور انہوں نے نجات پائی۔ ان میں ایک دعا یہ تھی کہ میرے چچا کی بیٹی مجھے سب سے زیادہ پیاری تھی میں نے اس سے بدکاری چاہی وہ باز رہی یہاں تک کہ ایک سال قحط میں مبتلا ہوکر میرے پاس آئی" فاعطیتھا عشرین ومائۃ دینار علی ان تخلی بینی وبین نفسھا ففعلت" میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں اس شرط پر دیں کہ مجھے اپنے اوپر قدرت دے اس نے قبول کیا جب میں نے اس پر دسترس پائی اور قریب ہوا کہ زنا واقع ہو وہ روئی اور کہا میں نے یہ کام کبھی نہ کیا احتیاج نے مجھے مجبور کر دیا اللہ سے ڈر اور ناحق طور پر مہر کو نہ توڑ، میں اس سے ڈرا اور اس فعل سے باز رہا اور وہ اشرفیاں بھی اسی کو چھوڑ دیں" اللّٰھم ان کنت فعلت ذٰلک ابتغاء وجھک ففرّج عنّا مانحن فیہ الٰہی!" اگر میں نے یہ کام تیری رضا چاہنے کے لئے کیا ہو تو ہمیں اس

بلا سے نجات دے، اس پر چٹان سرکی

صحیح البخاری کتاب الاجارہ باب من استاجراجیرا قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۰۳)

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب قصۃ اصحاب الغار قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۵۳)

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۵۴۰

اس کوتلوار کس نے دے دی ہے؟

واخراج الترمذی الحکیم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مر لقمان علی جاریۃ فی الکتاب فقال لمن یصقل ھذا السیف ای حتی یذبح بہ

امام ترمذی الحکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ لقمان نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ مکتب میں سکھائی جارہی ہے فرمایا یہ تلوار کس کے لیے صیقل کی جاتی ہے

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۶۷۶

خود خارجی ہوگیا

عمران بن حطان رقاشی کا قصہ مشہور ہے یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا محدث تھا، خارجی مذہب کی عورت کی صحبت میں معاذ اللہ خود خارجی ہوگیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ اسے سنی کرنا چاہتا ہے،

فتاوی رضویہ جلد ۲۳ ص ۶۹۲

مومن کی عزت بچانی چاہیے

وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم قال رأی عیسی ابن مریم علیہما الصلوۃ والسلام رجلا یسرق فقال اسرقت قال کلا واللہ الذی لا الہ الا ھو فقال عیسی اٰمنت باللہ و کذبت عینی، وھذا الخلق عزیز جدا

ابن ماجہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بواسطہ ابوہریرہ روایت فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوۃ والسلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا تونے چوری کی؟ اس نے جھٹ کہا ہرگز ایسا نہیں، اس خدا تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور میں نے اپنی آنکھوں کو جھٹلایا یہ لوگ یقینا پیارے ہیں

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۱۱۰

تخلیق جنت

یہ حدیث توصحیحین کی تھی اور اس کی تفصیل اس حدیث جلیل میں ہے کہ ابوداؤد ونسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لما خلق اللہ تعالیٰ الجنۃ قال لجبرئیل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا والی مااعداللہ لاھلھا فیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتك لایسمع بھا احدالا دخلھا ثم حفھا بالمکارہ ثم قال یاجبرئیل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتك لقد خشیت ان لایدخلھا احد قال فلما خلق اللہ النار قال یاجبرئیل اذھب فانظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتك لایسمع بھا احد فیدخلھا فحفھا بالشھوات ثم قال یاجبرئیل اذھب فانظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا فقال ای رب وعزتك لقد خشیت ان لایبقی احد الا دخلھا

جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمایا کہ اسے جا کر دیکھ، جبریل نے اسے اور جو کچھ مولیٰ تعالیٰ نے اس میں اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا، پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم اسے تو جو کوئی سنے گا بے اس میں جائے نہ رہے گا۔ پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جو نفس کو ناگوار ہیں۔ پھر جبرئیل کو حکم فرمایا کہ اب جا کر دیکھ۔ جبرئیل نے دیکھا، پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جا سکے۔ پھر جب مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر آ کر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولیٰ تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا، پھر جبرئیل کو اس کے دیکھنے کا حکم فرمایا، جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے دیکھ کر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔

(جامع الترمذی ابواب الجنۃ باب ماجاء حفت النار بالشہوات امین کمپنی دہلی ۲/۸۰)

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۱۳۱

محفل ذکر میں چراغاں

ماذکر الامام حجۃ الاسلام فی احیاء العلوم من حکایۃ ایقاد بعض الصالحین الف سرج فی مجلس الذکر فانکرہ بعضھم فقال تعال واطفیٔ ماکان منھا لغیر اللہ تعالٰی فلم یستطع اطفاء شیئ منھا۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے احیاء العلوم میں ذکر فرمایا کہ ایک بزرگ نے مجلس ذکر میں ایک ہزار چراغ جلائے اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا (یعنی معترض ہوئے کہ یہ اسراف کیا گیا ہے) انہوں نے معترضین سے فرمایا کہ آؤ اور جو چراغ ان میں سے غیر خدا کے لئے ہے اسے بجھا دو، چنانچہ وہ ان میں سے کوئی ایک چراغ بھی نہ بجھا سکے

(احیاء العلوم کتاب آداب الاکل فصل یجمع آدابا الخ مطبعۃ المشہد الحسینی القاہرہ ۲/۲۰)

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۱۴۷

طاعون کی جگہ جانا

امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں کے عزم سے روانہ ہو چکے تھے جب سرحد شام وحجاز موضع سرغ پر پہنچے ہیں خبر پائی کہ شام میں بشدت طاعون ہے امیر المومنین نے مہاجرین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کیا بعض نے کہا حضرت کام کے لئے چلے ہیں رجوع نہ چاہئے بعض نے کہا حضرت کے ساتھ بقیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ہماری رائے نہیں کہ انہیں وبا پر پیش کریں، پھر انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا وہ بھی یونہی مختلف ہوئے پھر اکابر مومنین فتح کو بلایا انہوں نے بالاتفاق نہ جانے کی رائے دی امیر المومنین نے واپسی کی ندا کر دی، اس پر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: افرارا من قدر اللہ کیا تقدیر الٰہی سے بھاگنا، امیر المومنین نے فرمایا: کاش کوئی اور ایسا کہتا نعم نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ ہاں ہم تقدیر الٰہی سے تقدیر الٰہی کی طرف بھاگتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے جب واپس آئے انہوں نے کہا مجھے اس مسئلہ کے حکم کا علم ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

اذا سمعتم به بارض فلاتقدموا علیه واذا وقع بارض وانتم بها فلاتخرجوا فرارا منه۔

جب تم کسی زمین میں طاعون ہونا سنو تو وہاں طاعون کے سامنے نہ جاؤ اور جب تمہاری جگہ واقع ہو تو اس سے بھاگنے کو نہ نکلو۔

اس پر امیر المومنین حمد الٰہی بجالائے کہ ان کا اجتہاد موافق ارشاد واقع ہوا اور واپس ہو گئے

(صحیح البخاری کتاب الطب باب مایذکر فی الطاعون قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۵۳)

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۲۰۴

تعویذات کے منکر کولاجواب کردیا

حضرت شیخ ابوسعید الخیر قدس سرہ العزیز نے ایک ملحد کو تعویذ دیا جس نے تعویذات کے اثر میں کلام کیا حضرت قدس سرہ نے فرمایا: تو عجیب گدھا ہے۔ وہ دنیوی بڑا مغرور تھا یہ لفظ سنتے ہی اس کا چہرہ سُرخ ہوگیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں اور بدن غیظ سے کانپنے لگا اور حضرت سے اس فرمانے کا شاکی ہوا، فرمایا میں نے تمہارے سوال کا جواب دیا ہے گدھے کے نام کا اثر تم نے مشاہدہ کرلیا کہ تمہارے اتنے بڑے جسم کی کیا حالت کردی لیکن مولیٰ عزوجل کے نام پاک میں اثر سے منکر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۲۰۷

جذامی کا جھوٹا پانی پیا

میں ہے محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اُترے تو تم دوسرے میں اترو۔ میں نے کہا واللہ! اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے، فرمایا:

كذبوا والله ماحدثتهم هذا ولقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بالاناء فيه الماء فيعطيه معيقيبا فيشرب منه ثم يتناوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما يصنع عمر ذلك فرارا من ان يدخله شيئ من العدوى۔

واللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی میں نے تو امیر المومنین عمر کو یہ

دیکھا ہے کہ پانی اُن کے پاس لایا جاتا وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے معیقیب پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المومنین کو دیتے امیر المومنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے میں سمجھتا کہ امیر المومنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اُڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے (ابن سعد اور ابن جریر دونوں نے محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔ت)

(الطبقات الکبریٰ ترجمہ معیقیب بن ابی فاطمہ الدوسی دارصادر بیروت ۴/ ۱۱۷)

(کنز العمال بحوالہ ابن سعد وابن جریر حدیث ۲۸۵۰۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۰/ ۹۴)

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۲۲۲

امتحان لینا بندہ کا کام نہیں

ولا یحل لاحد ان یلقی نفسه من فوق جبل توکلا علی ربه عزوجل وایقانا بانه لا یضره ان لم یشاء وقد حکی ان الشیطان سال ذلك سیدنا عیسٰی کلمة الله علی نبینا الکریم وعلیه الصلوٰة والتسلیم فقال لا اختبر ربی

حلال نہیں ہے کسی کے لئے کہ وہ اپنے آپ کو گرادے پہاڑ سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ بچالے گا اور اس کو کوئی نقصان نہیں ہوگا سیدنا حضرت عیسٰی کلمۃ اللہ علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام سے یہی سوال شیطان نے کیا تھا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں اپنے پروردگار کا امتحان نہیں کرتا اور اسے نہیں آزماتا

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۲۶۷

بخار اور طاعون نے اجازت مانگی

امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات میں ابوعسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اتانی جبرئیل بالحمی والطاعون فامسکت الحمی بالمدینة وارسلت الطاعون الی الشام

فالطاعون شهادة لامتی ورحمة لهم ورجس علی الکافرین میرے پاس جبرئیل امی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخار اور طاعون لے کر حاضر ہوئے میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا، تو طاعون میری امت کے لئے شہادت ورحمت اور کافروں پر عذاب ونقمت ہے۔

(مسند امام احمد عن ابی عسیب رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵/۸۱)

بیعت لیتے کہ طاعون سے نہ بھاگنا:

قال کان ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اذا بعث الی الشام بایعهم علی الطعن والطاعون صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ طاعون کو ملک شام کا حکم ہوا ہے اور بلاد شام فتح کرنے تھے لہٰذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دونوں باتوں پر یکساں بیعت وعہد وپیمان لیتے، ایک یہ کہ دشمنوں کے نیزوں سے نہ بھاگنا، دوسرے یہ کہ طاعون سے نہ بھاگنا،

فتاوی رضویہ (جلد ۲۴ ص ۳۰۵

وفادار بیٹا

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسی ہزار قرض تھے وقت وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا: بع فیها اموال عمر فان وفت والا فسل بنی عدی فان وفت والا فسل قریشا ولا تعدهم۔ میرے دین (قرض) میں اول تو میرا مال بیچنا اگر کافی ہو جائے فبہا ورنہ میری قوم بنی عدی سے مانگ کر پورا کرنا اگر یوں بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگنا اور ان کے سوا اوروں سے سوال نہ کرنا۔ پھر صاحبزادہ موصوف سے فرمایا: اضمنها تم میرے قرض کی ضمانت کرلو، وہ ضامن ہوگئے اور امیر المؤمنین کے دفن سے پہلے اکابر مہاجرین وانصار دو گواہ کرلیا کہ وہ اسی ہزار مجھ پر ہیں، ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سارا قرض ادا فرمادیا۔

الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر استخلاف عمر رضی اللہ عنہ دار صادر بیروت ۳/۳۵۸

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۳۹۶

ماں کی طرف سے حج ادا کیا

قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی وہ ادا نہ کرسکیں اور ان کا انتقال ہوگیا کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں، فرمایا: حجی عنها ارأیت لو کان علی امك دین اکنت قاضیته اقضوا الله فالله احق بالوفاء۔ ہاں اس کی طرف سے حج کر، بھلا تو دیکھ تو تیری ماں پر اگر دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں؟ یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ حق ادا رکھتا ہے (اسے بخاری نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا

(صحیح البخاری ابواب العمرة باب الحج والنذر عن المیت قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۵۰

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۳۹۶

ماں باپ کی قبر کی زیارت ثواب حج کا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فرماتے ہیں من زار قبر ابویه اواحدهما احتسابا کان کعدل حجة مبرورة ومن کان زوارا لهما زارت الملئکة قبره۔ جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے، اور جو بکثرت ان کی زیارت قبر کیا کرتا ہو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آئیں

(نوادر الاصول للترمذی الاصل الخامس عشر دار صادر بیروت ص ۲۴)

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۳۹۷

ابھی تو کچھ حق ادا نہیں ہوا

حدیث شریف میں ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا کباب ہو جاتا میں ۶ میل تک اپنی ماں کو گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں کیا میں اب اس کے حق سے بری ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لعله ان یکون بطلقة واحدة۔ تیرے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے

(کنز العمال بحوالہ طس عن بریدہ حدیث ۴۵۵۰۶ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۶/ ۴۷۳)

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۰۲

باپ کی قبر پر نہ جانے والا

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات میں بسند خود محمد ابن العباس وراق سے روایت فرماتے ہیں ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا راہ میں باپ کا انتقال ہو گیا وہ جنگل درختان مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا جب پلٹ کر آیا اس منزل میں رات کو پہنچا باپ کی قبر پر نہ گیا تو ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے

رأیتك تطوی الدوم لیلا ولا تری علیك بأهل الدوم ان تتكلما

وبالدوم ثاو لو ثویت مكانه فمر بأهل الدوم عاج فسلما

(میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے اور وہ جوان پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر اس کی جگہ تو ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔ت)

(شرح الصدور بحوالہ عیون الحکایات باب زیارۃ القبور علم الموتی خلافت اکیڈمی منگورہ سوات ص۹۱) فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۳۹۹

ماں کا گستاخ گدھا ہو گیا

عوام بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ کو اجلہ ائمہ تبع تابعین سے ہیں ۱۴۸ھ میں انتقال کیا، فرماتے ہیں میں ایک محلے میں گیا اس کے کنارے پر قبرستان تھا عصر کے وقت ایک قبر شق ہوئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس کا سر گدھے اور باقی بدن انسان کا، اس نے تین آوازیں گدھے کی طرح کیں پھر قبر بند ہو گئی، ایک بڑھیا بیٹھی کات رہی تھی ایک عورت نے مجھ سے کہا ان بڑی بی کو دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ کہا: یہ قبر والے کی ماں ہے وہ شراب پیتا تھا جب شام کو آتا ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! خدا سے ڈر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا؟ یہ جواب دیتا کہ تو تو گدھے کی طرح چلاتی ہے، یہ شخص عصر کے بعد مرا جب سے ہر روز بعد عصر اس کی قبر شق ہوتی ہے اور یوں تین آوازیں گدھے کی کر کے پھر بند ہو جاتی ہے

(شرح الصدور باب عذاب القبر خلافت اکیڈمی منگورہ سوات ص ۷۱ و ۷۲)

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۰۵

جان کنی میں سختی

کہ ایک جوان کو نزع کے وقت کلمہ تلقین کیا، نہ کہہ سکا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تشریف لے گئے، فرمایا کہہ لا الٰہ الا اللہ۔ کہا: مجھ سے نہیں کہا جاتا۔ فرمایا کیوں؟ کہا: وہ شخص اپنی ماں کو ستاتا تھا، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی ماں کو بلا کر فرمایا: یہ تیرا بیٹا ہے؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا؟

ارأیت لو اججت نار ضخمة فقیل لك ان شفعت له خلیناه والا حرقناه اکنت تشفعین له۔ بھلا ان تو اگر ایک عظیم الشان آگ بھڑکائی جائے اور کوئی تجھ سے کہے کہ تو اس کی شفاعت کرے جب تو ہم اسے چھوڑتے ہیں ورنہ جلا دیں گے، کیا اس وقت تو اس کی شفاعت کرے گی۔

عرض کی: یارسول اللہ! جب تو شفاعت کروں گی، فرمایا: تو اللہ کو اور مجھے گواہ کر لے

کہ تو اس سے راضی ہوگئی۔ اس نے عرض کی: الٰہی! میں تجھے اور تیرے رسول کو گواہ کرتی ہیں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوئی، اب سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوان سے فرمایا: اے لڑکے! کہہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله جوان نے کلمہ پڑھا اور انتقال کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: الحمد الله الذی انقذہ بی من النار۔ رواہ الطبرانی

عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ شکر اس خدا کا جس نے میرے وسیلے سے اس کو دوزخ سے بچالیا۔

(شعب الایمان حدیث ۷۸۹۲ دارالکتب العلمیہ بیروت ۶/ ۱۹۸)

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۰۴

تورات پڑھنا منع

ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بنسخة من التوراة فقال یارسول الله هذه نسخة من التوراة فسکت فجعل یقرأ و وجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتغیر فقال ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه ثکلتك الثواکل ماتری مابوجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنظر عمر الی وجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال اعوذ بالله من غضب الله وغضب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبیا فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والذی نفس محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده لوبدا لکم موسیٰ فاتبعتموه ترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیا وادرك نبوتی لاتبعنی۔

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں توراۃ کا ایک نسخہ لائے اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ توراۃ کا ایک نسخہ ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھنا شروع کر دیا، سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک شدت غضب کی وجہ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدل رہا تھا، حضرت عمر فاروق کو اس کی خبر نہ تھی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے عمر! تجھے رونے والی عورتیں روئیں تم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی حالت نہیں دیکھ رہے۔ تب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کے چہرہ انور کو دیکھا اور فوراً کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے غضب سے خدا کی پناہ ہم اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم پر موسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرتے تو راہ راست سے بھٹک جاتے اور اگر موسیٰ علیہ السلام دنیا میں ہوتے اور میری نبوت کے ظہور کے زمانے کو پاتے تو میری پیروی کرتے۔

(سنن الدارمی حدیث ۴۴۱ نشر السنۃ ملتان ۱/ ۹۵)

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۳۸

ہرنی حاضر خدمت ہوگئی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے کہ کسی کے پکارنے کی آواز آئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کسی کو نہ پایا پھر نظر فرمائی تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے عرض کی: ادن منّی یارسول اللہ! حضور میرے پاس تشریف لائیں۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرنی کے قریب تشریف لے گئے، فرمایا: تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کی: ان لی خشفین فی ذٰلك الجبل فحلّنی حتی اذهب فارضیعها ثم

ارجع الیك۔ اسی پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں حضور مجھے کھول دیں کہ میں جا کر انہیں دودھ پلا آؤں پھر حضور کے پاس حاضر ہو جاؤں گی۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنا سچا کرے گی؟ ہرنی نے عرض کی: عذبنی اللہ عذاب العشار ان لم افعل۔ میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر ان لوگوں کا عذاب کرے جو ظلماً لوگوں سے مال حاصل کرتے تھے۔

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا، وہ گئی، بچوں کو دودھ پلا کر واپس آئی، مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پھر باندھ دیا، وہ بادیہ نشین جس نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! حضور کا کوئی کام ہے کہ میں بجالاؤں۔ فرمایا: ہاں یہ کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اس نے چھوڑ دی۔ وہ ہرنی دوڑتی ہوئی یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ: اشھد ان لا الہ الا اللہ وانك رسول اللہ۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں،

(المعجم الکبیر حدیث ۷۶۳ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۳۳۲_۳۳۱)

فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۹۲

سب سے پہلے حمام میں کون داخل ہوا؟

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام سب سے پہلے حمام میں داخل ہوئے تو انہیں آگ اور عذاب جبار یاد آ گیا۔

(القرآن الکریم ۲۲/۱۹)

(شعب الایمان حدیث ۷۷۷۸ دارالکتب العلمیہ بیروت ۶/۱۶۰)

فتاوی رضویہ جلد ۲۵ ص ۸۵

اللہ کا نام لیکر مانگنا:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ملعون من سأل بوجه الله وملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله مالم یسأل هجرا۔ ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دے کر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دے کر مانگا جائے اس سائل کو نہ دے جبکہ اس نے کوئی بیجا سوال نہ کیا ہو۔

(مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی کتاب الادعیۃ باب السؤال بوجہ اللہ الکریم دارالکتاب بیروت ۱۰/۱۵۳)

(الترغیب والترھیب السائل ان سأل بوجہ اللہ حدیث ۱ مصطفی البابی مصر ۱/۱۰۱)

(کنز العمال بحوالہ طب عن ابی موسیٰ حدیث ۱۶۷۲۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/۵۰۲)

اللہ تعالیٰ کے نام پر دینے کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: نے فرمایا من سأل بالله فاعطی كتب له سبعون حسنة جس سے خدا کا واسطہ دے کر کچھ مانگا جائے اور وہ دے دے تو اس کے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں

(کنز العمال حدیث ۱۶۰۷۶ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/۳۶۳)

فتاوی رضویہ جلد ۲۵ ص ۲۱۵

قول امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو خدا کا واسطہ دے کر مانگے مجھے یہ خوش آتا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے یعنی تاکہ یہ عادت چھوڑ دے،

فتاوی رضویہ جلد ۲۵ ص ۲۱۵

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے واقعہ کی حقیقت:

حضرت سیدی حسین بن منصور حلاج قدس سرہ جن کو عوام منصور کہتے ہیں، منصور ان کے والد کا نام تھا، اور ان کا اسم گرامی حسین، اکابر اہل حال سے تھے، ان کی ایک بہن ان سے بدرجہا مرتبہ ولایت ومعرفت میں زائد تھیں، وہ آخر شب کو جنگل تشریف لے جاتیں اور یادالٰہی میں مصروف ہوتیں۔ ایک دن ان کی آنکھ کھلی بہن کو نہ پایا، گھر میں ہر جگہ تلاش کیا، پتا نہ چلا، ان کو وسوسہ گزرا، دوسری شب میں قصداً سوتے میں جان ڈال کر جاگتے رہے، وہ اپنے وقت پر اُٹھ کر چلیں، یہ آہستہ آہستہ پیچھے ہولئے، دیکھتے رہے آسمان سے سونے کی زنجیر یاقوت کا جام اُترا اوران کے دہن مبارک کے برابر آگا، انہوں نے پینا شروع کیا، ان سے صبر نہ ہوسکا کہ یہ جنت کی نعمت نہ ملے بے اختیار کہہ اُٹھے کہ بہن تمہیں اللہ کی قسم کہ تھوڑا میرے لئے چھوڑ دو، انہوں نے ایک جرعہ چھوڑ دیا، انہوں نے پیا، اس کے پیتے ہی ہر جڑی بوٹی ہر درودیوار سے ان کو یہ آواز آنے لگی کہ کون اس کا زیادہ مستحق ہے کہ ہماری راہ میں قتل کیا جائے۔ انہوں نے کہنا شروع کیا اَنَا الْاَحَق بیشک میں سب سے زیادہ اس کا زیادہ سزاوار ہوں۔ لوگوں کے سننے میں آیا انا الحق (میں حق ہوں۔ت)، وہ دعوی خدائی سمجھے، اور یہ کفر ہے۔ اور مسلمان ہوکر جو کفر کرے مرتد ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے۔

فتاوی رضویہ۔ جلد ۲۶ ص ۴۰۰

حضرت خضر والیاس علیہما السلام ہر سال حج کرتے ہیں

یہ دونوں حضرات ان چار انبیاء میں ہیں جن کی وفات ابھی واقع ہی نہیں ہوئی، دو آسمان پر زندہ اٹھالئے گئے، سیدنا ادریس وسیدنا عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام۔ اور یہ دونوں زمین پر تشریف فرما ہیں دریا سیدنا خضر علیہ السلام کے متعلق ہے اور خشکی سیدنا الیاس علیہ الصلوۃ والسلام کے۔ دونوں صاحبان حج کو ہر سال تشریف لاتے ہیں، بعد حج آب زمزم شریف پیتے ہیں کہ وہی سال بھر تک ان کے کھانے پینے کو کفایت کرتا ہے۔ دونوں صاحب اور تمام انبیاء علیہم الصلوۃ

والسلام آپس میں بھائی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: الانبیاء بنو علات۔ سارے نبی آپس میں بھائی ہیں

(مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۳۱۹، ۴۳۷، ۴۶۳، ۵۴۱)

(صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب مریم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۸۹)

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۶۴و۲۶۵)

فتاوی رضویہ جلد ۲۶ ص ۴۰۱

جمع قرآن

زمانہ اقدس حضور پرنور صلوات اللہ وسلامہ علیہ میں کہ قرآن عظیم نیا نیا اُترا تھا اور ہر قوم وقبیلہ کو اپنے مادری لہجہ قدیمی عادات کا دفعۃً بدل دینا دشوار تھا آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قوم عرب اپنے طرز ولہجہ میں قرأت قرآن عظیم کرے، زمانہ نبوت کے بعد شدہ شدہ اقوام مختلفہ سے بعض بعض لوگوں کے ذہن میں جم گیا جس لہجہ ولغت میں پڑھتے ہیں اسی میں قرآن کریم نازل ہوا ہے یہاں تک کہ زمانہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر باہم جنگ وجدل وزدوکوب کی نوبت پہنچی یہ کہتا تھا قرآن اس لہجہ میں ہے وہ کہتا تھا نہیں بلکہ اس دوسرے میں ہے، ہر ایک اپنے لغت پر دعوی کرتا تھا جب یہ خبر امیر المومنین عثمان غنی کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہوا تو آئندہ کیا امید ہے۔ لہذا حسب مشورہ امیر المومنین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم ودیگر اعیان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ اقرار پایا کہ اب ہر قوم کو اس کے لب ولہجہ کی اجازت میں مصلحت نہ رہی بلکہ فتنہ اٹھتا ہے لہذا تمام امت کو خاص لغت قریش پر جس میں قرآن

عظیم نازل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغات سے باز رکھنا چاہیے، صحیفہائے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ حضرت ام المومنین بنت الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس محفوظ ہیں منگا کر ان کی نقلیں لے کر تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کریں اور وہ مصاحف بلاد اسلام میں بھیج دیں کہ سب اسی لہجہ کا اتباع کریں اس کے خلاف اپنے اپنے طرز ادا کے مطابق جو صحائف یا مصاحف بعض لوگوں نے لکھے ہیں دفع فتنہ کے لئے تلف کر دیئے جائیں، اسی رائے صائب کی بناء پر امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہلا بھیجا کہ صحیفہائے صدیقی بھیج دیجئے، امیر المومنین نے زید بن ثابت و عبداللہ بن زبیر و سعید بن عاص و عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نقلیں کرنے کا حکم دیا، وہ نقلیں مکہ معظمہ و شام و یمن و بحرین و بصرہ و کوفہ کو بھیجی گئیں اور ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفے جمع فرمودہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس سے یہ نقلیں ہوئی تھیں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واپس دیئے ان کی نسبت معاذ اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کرا دینے کا بیان محض جھوٹ ہے وہ مبارک صحیفے خلافت عثانی پھر خلافت مرتضوی پھر خلافت امام حسن پھر خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک بعینہا محفوظ تھے یہاں تک کہ مروان نے لے کر چاک کر دیئے۔

بالجملہ اصل جمع قرآن تو بحکم رب العزۃ حسب ارشاد حضور پر نور سید الاسیاد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو لیا تھا سب سُوَر کا یکجا کرنا باقی تھا امیر المومنین صدیق اکبر نے بمشورہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیا پھر اسی جمع فرمودہ صدیقی کی نقلوں سے مصاحف بنا کر امیر المومنین عثمان غنی نے بمشورہ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلاد اسلام میں شائع کئے اور تمام امت کو اصل لہجہ قریش پر مجتمع ہونے کی ہدایت فرمائی اسی وجہ سے وہ جناب جامع القرآن کہلائے ورنہ حقیقۃً جامع القرآن رب العزۃ تعالیٰ شانہ ہے، کما قال عز من قائل: ان علینا جمعہ وقرانہ، اے بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ (ت)

(القرآن الکریم ۷۵/۱۷) فتاوی رضویہ جلد ۲۶ ص ۴۴۱

ذکرِ میلادِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قیام کرنا

علامہ جلیل الشان علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سیرت مبارکہ انسان العیون میں تصریح فرمائی کہ یہ قیام بدعت حسنہ ہے۔ اور ارشاد فرماتے ہیں: قد وجد القیام عند ذکر اسمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من عالم الامۃ ومقتدی دیناً وورعاً تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ وتابعہ علی ذلک مشائخ الاسلام فی عصرہ فقد حکی بعضھم ان الامام السبکی اجتمع عندہ جمع کثیر من علماء عصرہ فانشد فیہ قول الصرصری فی مدحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قلیل لمدح المصطفی الخط بالذھب	علی ورق من خط احسن من کتب
وان تنھض الاشراف عند سماعہ	قیاماً صفوفا او جثیاً علی الرکب
فعند ذلک قام الامام السبکی	وجمیع من فی المجلس فحصل
انس کبیر بذلک المجلس	ویکفی مثل ذلک فی الاقتداء۔

بیشک وقت ذکر نام پاک سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام قیام کرنا امام تقی الملۃ والدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے پایا گیا جو امت مرحومہ کے عالم اور دین و تقوی میں اماموں کے امام ہیں اور اس قیام پر ان کے معاصرین ائمہ کرام مشائخ الاسلام نے ان کی متابعت کی بعض علماء یعنی انہیں امام اجل کے صاحبزادے امام شیخ الاسلام ابونصر عبدالوہاب ابن ابی الحسن تقی الملۃ والدین سبکی نے طبقات کبریٰ میں نقل فرمایا کہ امام سبکی کے حضور ایک جماعت کثیر اس زمانہ کے علماء کی مجتمع ہوئی۔ اس مجلس میں کسی نے امام صرصری کے یہ اشعار نعت حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پڑھے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مدح مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ بھی تھوڑا ہے کہ سب سے اچھا خوشنویس ہو اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتر پر سونے کے پانی سے لکھی جائے اور جو لوگ شرف دینی رکھتے ہیں، وہ ان کی نعت سن کر صف باندھ کر سر وقد یا گھٹنوں کے بل

کھڑے ہوجائیں ان اشعار کے سنتے ہی حضرت امام سبکی و جملہ علمائے کرام حاضرین مجلس مبارک نے قیام فرمایا اور اس کی وجہ سے اس مجلس میں نہایت انس حاصل ہوا۔ علامہ جلیل حلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس قدر پیروی کے لئے کفایت کرتا ہے انتہی (ت)

(انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۸۴)

فتاوی رضویہ جلد ۲۶ ص ۵۰۶

امام مالک کا ادبِ حدیث

سیدنا امام مالک صاحب المذہب عالم المدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بآنکہ مثل سیدنا عبداللہ بن عمرو و عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتباع سلف وصحابہ کرام کا احداث میں نہایت ہی اہتمام رکھتے تھے۔ اس پر ان کے ایمان ومحبت کا تقاضا ہوا کہ ادب وحدیث خوانی میں وہ باتیں علماء کے نزدیک امام مالک کے فضائل جلیلہ سے ٹھہرا اور ان کی غایت ادب ومحبت پر دلیل قرار پایا۔ امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفاء شریف میں لکھتے ہیں: قال مطرف کان اذا اتی الناس مالکا خرجت الیھم الجاریۃ فتقول لھم یقول لکم الشیخ تریدون الحدیث اوالمسائل فان قالوا المسائل خرج الیھم، وان قالوا الحدیث دخل مغتسلہ واغتسل وتطیب ولبس ثیابا جُددا ولبس ساجہ وتعمم وضع علی رأسہ ردائہ وتلقی لہ منصّۃ فیخرج ویجلس علیھا وعلیہ الخشوع لایزال یبخر بالعود حتی یفرغ من حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال غیرہ ولم یکن یجلس علی تلک المنصّۃ الا اذا حدث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابن اویس فقیل لمالک فی ذٰلک فقال احب وان اعظم حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا احدث بہ الا علی طھارۃ متمکنا

مطرف نے کہا جب لوگ مالک بن انس کے پاس علم حاصل کرنے آتے ایک

کنیز آکر پوچھتی شیخ تم سے فرماتے ہیں تم حدیث سیکھنے آئے ہو یا فقہ ومسائل؟ اگر انہوں نے جواب دیا فقہ ومسائل، جب تو آپ تشریف لاتے اور اگر کہا کہ حدیث، تو پہلے غسل فرماتے خوشبو لگاتے نئے کپڑے پہنتے طیلسان اوڑھتے اور عمامہ باندھتے چادر سر مبارک پر رکھتے ان کے لئے ایک تخت مثل تخت عروس بچھایا جاتا اس وقت باہر تشریف لاتے اور بنہایت خشوع اس پر جلوس فرماتے اور جب تک حدیث بیان کرتے تھے اگربتی سلگاتے اور اس تخت پر اسی وقت بیٹھتے تھے جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنا ہوتی۔ حضرت سے اس کا سبب پوچھا، فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کروں اور میں حدیث بیان نہیں کرتا جب تک وضو کرکے خوب سکون ووقار کے ساتھ نہ بیٹھوں۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ۲/ ۳۸، ۳۹ فتاوی رضویہ جلد ۲۶ ص ۵۴۷

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں سواری پر سوار نہ ہوتے

کان مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایرکب بالمدینۃ دابۃ وکان یقول استحی من اللہ تعالیٰ ان اطأ تربۃ فیھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحافر دابۃ

ترجمہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ میں سواری پر سوار نہ ہوتے اور فرماتے تھے مجھے شرم آتی ہے خدائے تعالیٰ سے کہ جس زمین میں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوں اسے جانور کے سُم سے روندوں۔

الشفاء ۲/ ۴۸) فتاوی رضویہ جلد ۲۶ ص ۵۴۷

کمان کا ادب:

قد حکی ابو عبدالرحمٰن السلمی عن احمد بن فضلویۃ الزاھد وکان من الغزاۃ الرماۃ ان عقال مامسست القوس بیدی الا علی طھارۃ منذ بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ القوس بیدہ۔

امام ابوعبدالرحمن سلمی احمد بن فضلویہ زاہد غازی تیرانداز سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے کبھی کمان بے وضو ہاتھ سے نہ چھوئی جب سے سنا کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کمان دست اقدس میں لی ہے۔

الشفاء المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲/۴۸) فتاوی رضویہ جلد ۲۶ ص ۵۴۷

حرمِ مکہ کا ادب

امام ابن حاج مالکی کہ مستندین مانعین سے ہیں اور احداث کی ممانعت میں نہایت تصلب رکھتے ہیں مدخل میں فرماتے ہیں:

وتقدمت حکایة بعضھم انه جاور بمکة اربعین سنة ولم یبل فی الحرم ولم یضطجع فمثل ھذا تستحب له المجاورة اویؤمر بھا۔

بعض صالحین چالیس برس مکہ معظمہ کے مجاور رہے اور کبھی حرم میں پیشاب نہ کیا اور نہ لیٹے۔ ابن الحاج کہتے ہیں ایسے شخص کو مجاورت مستحب یا یوں کہئے کہ اسے مجاورت کا حکم دیا جائے گا۔

المدخل دارالکتب العربی بیروت ۴/۲۵۳) فتاوی رضویہ جلد ۲۶ ص ۵۴۷

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیسے جاؤں؟

وقدجاء بعضھم الی زیارته صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فلم یدخل المدینة بل زار من خارجھا ادبا منه رحمه اللہ تعالٰی مع نبیه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فقیل له الاتدخل؟ فقال امثلی یدخل بلاد سید الکونین صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم لااجد نفسی تقدر علی ذٰلك او کما قال یعنی بعض صالحین زیارت نبی اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے حاضر ہوئے توشہر میں نہ گئے بلکہ باہر سے زیارت کرلی، اور یہ ادب تھا اس مرحوم کا اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ، اس پر کسی نے کہا اندر نہیں چلتے، کہا کیا مجھ سا داخل ہو سید الکونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے شہر میں، میں اپنے میں اتنی قدرت نہیں پاتا

ہوں۔

المدخل دارالکتاب العربی بیروت ۱/۲۵۴) فتاوی رضویہ جلد ۲۶ ص ۵۴۹

اتنے دن مسجد نبوی شریف میں کھڑے رہے:

اسی میں ہے: قال لی سیدی ابو محمد رحمه اللہ تعالٰی لما ان دخل مسجد المدینة ماجلست فی المسجد الا الجلوس فی الصلٰوة وکلاماً ھذا معناہ ومازلت واقفا ھناك حتی دخل الرکب۔ یعنی مجھ سے میرے سردار ابو محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا میں جب مسجد مدینہ طیبہ میں داخل ہوا جب تک رہا مسجد شریف میں قعدہ نماز کے سوا نہ بیٹھا اور برابر حضور میں کھڑا رہا جب تک قافلہ نے کوچ کیا۔

المدخل دارالکتاب العربی بیروت ۱/۲۵۹) فتاوی رضویہ جلد ۲۶ ص ۵۴۹

سیدی ابو محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ولم اخرج الی بقیع ولاغیرہ ولم ازر غیرہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم وکان قدخطر لی ان اخرج الی بقیع الغرقد فقلت الی این اذھب، ھذاباب اللہ تعالٰی المفتوح للسائلین والطالبین والمنکسرین والمضطرین والفقراء والمساکین ولیس ثم من یقصد مثله فمن عمل علی ھذا ظفر ونجح بالمامول والمطلوب او کماقال

میں حضوری چھوڑ کر نہ بقیع کو گیا نہ کہیں اور گیا نہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سوا کسی کی زیارت کی، اور ایک دفعہ میرے دل میں آیا تھا کہ زیارت بقیع کو جاؤں پھر میں نے کہا کہاں جاؤں گا یہ ہے اللہ کا دروازہ کھلا ہوا سائلوں اور مانگنے والوں اور دل شکستہ اور بے چاروں اور مسکینوں کے لئے اور وہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علی وسلم کے سوا کون ہے جس کا قصد کیا جائے، فرماتے ہیں پس جو کوئی اس پر عمل کرے گا ظفر پائے گا اور مراد و مطلب ہاتھ آئے گا۔

المدخل دارالکتاب العربی بیروت ۱/۲۵۹) فتاوی رضویہ جلد ۲۶ ص ۵۴۹

شیطان کے فریب

حضرت سیدی ابوالحسن جوسقی خلیفہ حضرت سیدی علی بن ہیتی فیض یافتہ بارگاہ سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک مرید کو اعتکاف میں بٹھایا ایک شب حجرہ سے زار زار رونے کی آواز آئی، دروازہ پر تشریف لے گئے، حال پوچھا، عرض کی شب قدر میرے پیش نظر ہے آفاق نور سے روشن ہیں در و دیوار حجر و شجر سجدے میں گرے ہیں میں سجدہ کرنا چاہتا ہوں سینے میں ایک لوہے کی سلاخ ہے کہ جھکنے نہیں دیتی اس پر روتا ہوں۔ فرمایا: اے فرزند! یہ لوہے کی سلاخ وہ سر ہے جو میں نے تیرے سینے میں القا کیا ہے وہ تجھے جھکنے نہیں دیتا یہ شب قدر نہیں شیطان کا شعبدہ ہے۔ یہ فرما کر دونوں دست مبارک پھیلائے اور آہستہ آہستہ انہیں قریب لاتے گئے جتنا ہاتھ سمٹتے وہ نور تاریکی سے مبدل ہوتا تھا جب دونوں ہاتھ مل گئے واویلا اور فریاد کی آواز آئی۔ فرمایا: اب تو میرے مریدوں کو اغوا نہ کرے گا۔ یہ فرما کر چھوڑ دیا۔ وہ جھوٹا کرشمہ سب باطل ہوگیا۔ اس کے دھوکے اس سے بھی سخت ہیں، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور اس کا وہ کلمہ کہ اب کسی بندہ کی طرف رجوع میرے لئے ناجائز ہے اگر اپنے ظاہر عموم پر رکھا جائے تو صریح کلمہ کفر ہے۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۶ ص ۵۹۳

قلم کا علم

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی: ان اول شیئ خلق اللہ القلم فقال له اکتب. فقال یارب وما اکتب؟ قال اکتب القدر فجری من ذلك الیوم ماهو كائن الى ان تقوم الساعة ثم طوى الكتاب وارتفع القلم وكان عرشه على الماء فارتفع بخار الماء ففتقت منه السمٰوٰت ثم خلق النون فبسطت الارض عليه والارض على ظهر النون فاضطرب النون فمادت

الارض فاثبتت بالجبال. فرمایا، اللہ عزوجل نے ان مخلوقات میں سب سے پہلے قلم پیدا کیا اور اس سے قیامت تک کے تمام مقادیر لکھوائے اور عرش الٰہی پانی پر تھا پانی کے بخارات اٹھے ان سے آسمان جدا جدا بنائے گئے پھر مولیٰ عزوجل نے مچھلی پیدا کی اس پر زمین بچھائی، زمین پشت ماہی پر ہے، مچھلی تڑپی، زمین جھونکے لینے لگی۔ اس پر پہاڑ جما کر بوجھل کردی گئی۔

(الدر المنثور تحت آیت ۶۸/ادار احیاء التراث العربی بیروت ۸/۲۵۴) جلد ۲۶ ص ۵۹۳

زلزلہ کیسے آتا ہے؟

امام ابوبکر ابن ابی الدنیا کتاب العقوبات اور ابوالشیخ کتاب العظمہ میں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی: قال خلق الله جبلا يقال له قاف محيط بالعالم وعرقه الى الصخرة التي عليها الارض، فاذا اراد الله ان يزلزل قرية امر ذلك الجبل، فحرك العرق الذي يلي تلك القرية فيزلزلها ويحركها فمن ثم تتحرك القرية دون القرية اللہ عزوجل نے ایک پہاڑ پیدا کیا جس کا نام ق ہے، وہ تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے اس چٹان تک پھیلے ہیں جس پر زمین ہے جب اللہ عزوجل کسی جگہ زلزلہ لانا چاہتا ہے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہے وہ اپنے اس جگہ کے متصل ریشے کو لرزش وجنبش دیتا ہے۔ یہی باعث ہے کہ زلزلہ ایک بستی میں آتا ہے۔ دوسری میں نہیں۔

(الاسرار المرفوعة بحوالہ ابن ابی الدنیا وابی الشیخ حدیث ۱۲۲۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۳۲۱)

فتاوی رضویہ جلد ۲۷ ص ۹۶

مدینہ منورہ میں قحط

خلافتِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک سال مدینہ میں قحط عظیم پڑا اس سال کا عالم الرمادہ نام رکھا گیا یعنی ہلاک وتباہی جان ومال کا سا۔ امیر المومنین نے عمرو بن العاص کو مصر میں فرمان بھیجا: یہ شقہ ہے بندہ خدا عمر امیر المومنین کی طرف سے ابن عاص کے نام سلام اما بعد فلعمری یا عمرو ما تبالی اذا شبعت انت ومن معک ان اھلک انا ومن معی فیا غوثاہ ثم یا غوثاہ یردد قولہ۔ سلام کے بعد واضح ہو مجھے اپنی جان کی قسم! اے عمرو! جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ملک والے ہلاک ہو جائیں ارے فریاد کو پہنچ ارے فریاد کو پہنچ۔ اور اس کلمے کو بار بار تحریر فرمایا۔

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب حاضر کیا: یہ عرضی بندہ خدا امیر المومنین عمر کو عمرو بن عاص کی طرف سے اما بعد فیا لبیک ثم یا لبیک وقد بعثت الیک بعیرا اولھا عندک واٰخرھا عندی والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام معروض حضور میں بار بار خدمت کو حاضر ہوں پھر بار بار خدمت کو حاضر ہوں میں نے حضور میں وہ کارواں روانہ کیا ہے جس کا اول حضور کے پاس ہوگا اور آخر میرے پاس اور حضور پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں۔ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کارواں حاضر کیا کہ مدینہ طیبہ سے مصر تک یہ تمام منزلہائے دوادراز اونٹوں سے بھری ہوئی تھیں یہاں سے وہاں تک ایک قطار تھی جس کا پہلا اونٹ مدینہ طیبہ میں تھا اور پچھلا مصر میں، سب پر اناج تھا، امیر المومنین نے وہ تمام اونٹ تقسیم فرمادیے ہر گھر کو ایک ایک اونٹ مع اپنے بار کے عطا ہوا کہ اناج کھاؤ اور اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت کھاؤ، چربی کھاؤ، کھال کے جوتے بناؤ، جس کپڑے میں اناج بھرا تھا اسکا لحاف وغیرہ بناؤ۔ یوں اللہ عزوجل نے لوگوں کی مشکل دفع کی، امیر المومنین حمد بجالائے۔

(المستدرک للحاکم کتاب الزکٰوۃ دار الفکر بیروت ۱/۴۰۵)

(۱۸) صورت آمد چوں لباس وچوں عصا جز بعقل وجاں نجنبد نقشہا۔

حضرت ذوالقرنین کوہ قاف کی طرف تشریف لے گئے، انہوں نے ایک پہاڑ دیکھا جو زمرد سے زیادہ صاف تھا۔

(۲) اس احاطہ کرنے والے نے تمام جہاں کے گرد حلقہ کیا ہوا تھا۔ اس وسیع مخلوق کو دیکھ کر آپ حیران رہ گئے۔

(۳) آپ نے فرمایا تو پہاڑ ہے دوسرے کیا ہیں کہ تیری بڑائی کے سامنے کھڑے ہوں۔

(۴) اس نے کہا کہ وہ دوسرے پہاڑ میری رگیں ہیں جو حسن اور قیمت میں میری مثل نہیں ہیں۔

(۵) ہر شہر میں میری رگ چھپی ہوئی ہے۔ دنیا کے کنارے میری رگوں پر بندھے ہوئے ہیں۔

(۶) جب اللہ تعالیٰ کسی شہر میں زلزلہ لانا چاہتا ہے تو مجھے حکم دیتا ہے کہ رگ کو ہلا دے۔

(۷) میں زور سے اس رگ کو ہلا دیتا ہوں جس رگ سے وہ شہر ملا ہوا ہوتا ہے۔

(۸) جب وہ فرماتا ہے کہ بس، تو میری رگ ساکن ہو جاتی ہے، میں بظاہر ساکن ہوں مگر حقیقت میں متحرک ہوں۔

(۹) جیسے کہ مرہم ساکن اور بہت کام کرنے والی ہے۔ جیسے عقل ساکن ہے اور اس کی وجہ سے بات متحرک ہے۔

(۱۰) جس کی عقل اس کو نہیں سمجھتی اس کے نزدیک زلزلہ زمین کے بخارات کی وجہ سے۔

(۱۱) سمجھ لے کہ یہ زمین کے بخارات نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس بھاری پہاڑ کی وجہ سے ہے۔

(۱۲) ایک چھوٹی سی چیونٹی نے کاغذ پر قلم کو دیکھا۔ تو اس نے دوسری چیونٹی سے بھی یہ راز کہہ دیا۔

(۱۳) کہ اس قلم نے عجیب نقشے کھینچے ہیں، جیسے نازبو، سوسن کا کھیت اور گلاب کا پھول۔

(۱۴) اس چیونٹی نے کہا اصل میں یہ سارا کام کرنے والی انگلی ہے۔ یہ قلم تو عمل میں اس انگلی کے تابع ہے اور اس کا اثر ہے۔

(۱۵) تیسری چیونٹی نے کہا کہ وہ بازو کی وجہ سے ہے کیونکہ کمزور انگلی نے اپنی طاقت سے یہ نقش و نگار نہیں کیا ہے۔

(۱۶) بات اسی طرح اوپر چلتی گئی۔ یہاں تک کہ چیونٹیوں کی ایک سردار جو کچھ سمجھدار تھی۔

(۱۷) اس نے کہا اس کو جسم کا ہنر مت سمجھو کیونکہ وہ تو نیند اور موت میں بے خبر ہو جاتا ہے۔

(۱۸) جسم تو لباس اور لاٹھی کی طرح ہے۔ عقل اور جان کے بغیر یہ نقش نہیں بن سکتے ہیں۔ (ت)

(۱؎ مثنوی معنوی دفتر چہارم رفتن ذوالقرنین بکوہ قاف، موسسۃ انتشارات اسلامی لاہور ۴ / ۵۱-۳۵۰)

(۲؎ مثنوی معنوی دفتر چہارم بیان آنکہ مورے بر کاغذی رفت الخ، موسسۃ انتشارات اسلامی لاہور، ۴ / ۳۵۲)

فتاوی رضویہ جلد ۲۷ ص ۹۷

سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟

یونہی صدہا احادیث ارشاد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خصوصاً حدیث صحیح بخاری ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ لابی ذر حین غربت الشمس اتدری این تذھب قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانھا تذھب حتی تسجد تحت العرش فتستأذن فیؤذن لھا ویوشک ان تسجد فلا یقبل منھا وتستأذن فلا یؤذن لھا یقال لھا ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربھا فذلک قولہ تعالی والشمس تجری لمستقر لھا ذٰلک تقدیر العزیز العلیم.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا جب کہ سورج غروب ہو چکا تھا کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ حضرت ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں تو آپ نے فرمایا: وہ جاتا ہے تا کہ عرش کے نیچے سجدہ کرے۔ چنانچہ وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اس کو اجازت دے دی جاتی ہے قریب ہے کہ وہ سجدہ

کرے، وہ سجدہ اس کی طرف سے قبول نہ کیا جائے اور وہ اجازت طلب کرے تو اس کو سجدہ کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور اسے کہا جائے کہ تو لوٹ جہاں سے آیا ہے۔ پھر وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ یہی معنی ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے، یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔

(صحیح البخاری کتاب بدء الخلق قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ / ۴۵۴)

فتاوی رضویہ جلد ۲۷ ص ۲۲۲

انسان کو کہاں بیٹھنا چاہیے؟

زید بن اسلم الامام مولی امیر المومنین الفاروق الذی کان الامام الاجل زین العابدین یجلس الیہ ویتخطی مجالس قومہ فقال لہ نافع ابن جبیر بن مطعم تخطی مجالس قومک الی عبد عمر بن الخطاب؟ فقال رضی اللہ تعالی عنہ انما یجلس الرجل الی من ینفعہ فی دینہ، زید ھذا حدث بحدیث فقال لہ رجل یا ابا اسامۃ عمن ھذا فقال یا ابن اخی ما کنا نجالس السفھاء

امام زید بن اسلم جو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے ان کے پاس امام جلیل زین العابدین بیٹھا کرتے تھے اور اپنی قوم کی مجلس چھوڑ دیتے تھے نافع بن جبیر بن مطعم نے آپ سے کہا آپ اپنے لوگوں کی مجلس چھوڑ کر عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے غلام کی محفل میں بیٹھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا آدمی وہیں بیٹھتا ہے کہ جہاں اس کے دین کا فائدہ ہوتا ہے (تاریخ بخاری) انہیں زید نے ایک حدیث بیان کی ایک آدمی نے ان سے کہا ابا اسامہ یہ کس سے آپ بیان کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اے بھتیجے! ہم سفہاء کے ساتھ نہیں بیٹھتے

(تاریخ البخاری باب الالف ترجمہ زین بن اسلم ۱۲۸۷ دار الباز للنشر والتوزیع مکۃ المکرمۃ ۳ / ۳۸۷)

حضرت غوثِ اعظم دین کو زندہ کرنے والے ہیں

قال رجعت من بعض سیاحاتی مرة فی یوم جمعة فی سنة احدی عشرة وخمسمائة الی بغداد حافیا.فمررت بشخص مریض متغیر اللون نحیف البدن.فقال لی السلام علیك یا عبدالقادر.فرددت علیه السلام. فقال ادن منی فدنوت منه.فقال لی اجلسنی فاجلسته فنما جسدة وحسنت صورة وصفا لونه فخفت منه.فقال اتعرفنی. فقلت لا.قال انا الدین و کنت دثرت کمارأیتنی وقد احیانی الله تعالیٰ بك وانت محی الدین. فترکته وانصرفت الی الجامع فلقینی رجل ووضع لی نعلاً وقال یا سید ی محی الدین. فلما قضیت الصلوٰة اهرع الناس الی یقبلون یدی ویقولون یا محی الدین. وما دعیت به من قبل۔:

ترجمہ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا حضور! آپ کا لقب محی الدین کیسے ہوا؟ آپ نے جواب دیا میں ۵۱۱ھ میں اپنی کسی سیاحت سے جمعہ کے دن بغداد لوٹ رہا تھا اس وقت میرے پاؤں میں جوتے بھی نہ تھے راستے میں ایک کمزور اور نحیف، رنگ بریدہ مریض آدمی پڑا ہوا ملا، اس نے مجھے عبدالقادر کہہ کر سلام کیا میں نے اس کا جواب دیا تو اس نے مجھے اپنے قریب بلایا اور مجھ سے کہا کہ آپ مجھے بٹھا دیجئے۔ میرے بٹھاتے ہی اس کا جسم تروتازہ ہوگیا سورت نکھر آئی اور رنگ چمک اٹھا مجھے اس سے خوف معلوم ہوا، تو اس نے کہا مجھے پہچانتے ہو، میں نے لاعلمی ظاہر کی، تو اس نے بتایا میں ہی دین اسلام ہوں اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے مجھے زندگی دی، اور آپ محی الدین ہیں۔ میں وہاں سے جامع مسجد کی طرف چلا، ایک آدمی نے آگے بڑھ کر جوتے پیش کئے اور مجھے محی الدین کہہ کر پکارا، میں نماز پڑھ چکا تو لوگ چہار جانب سے مجھ پر ٹوٹ پڑے میرا ہاتھ چومتے اور مجھے محی الدین کہتے۔ اس سے قبل مجھے کسی نے محی الدین نہیں کہا تھا۔"

بہجۃ الاسرار دار الکتب العلمیۃ بیروت ص۱۰۹) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۲۵۸

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ حاضری

کتاب تفریح الخاطر مناقب الشیخ عبدالقادر میں ہے:

ذکروا ان الغوث الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه جاء مرة الی المدینة المنورة وقرأبقرب الحجرة الشریفه هٰذین البیتین (فذکرهما کما مر وقال)فظهرت یده صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصافحها ووضعها علی رأسه رضی الله تعالیٰ عنه

یعنی راویوں نے ذکر کیا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایک بار حاضر سرکار مدینۂ نور بار ہوکر روضۂ انور کے قریب وہ دونوں شعر پڑھے اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست انور ظاہر ہوا حضرت غوث نے مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اور اپنے سر مبارک پر رکھا۔

(تفریح الخاطر سنی دار الاشاعت فیصل آباد ص۵۶ و۵۷) فتاوی رضوی جلد ۲۸ ص ۲۶۹

سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی مدینہ منورہ حاضری

لما وقف سید احمد الرفاعی تجاه الحجرة الشریفة قال:

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها — تقبل الارض عنی وهی نائبتی
وهذه دولة الاشباح قد حضرت — فامدد یمینك کی تحظی بها شفتی

فخرجت الیه الید الشریفة فقبلها

ترجمہ جب سید احمد رفاعی حجرہ شریفہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو یوں کہا: جب میں دور ہوتا تو اپنی روح کو بھیجتا تھا جو میری نائب ہوکر میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی، یہ زیارت کا وقت ہے میں خود حاضر ہوا ہوں اپنا دست اقدس بڑھائیں تاکہ میری ہونٹ دست بوسی کی سعادت پائیں۔ چنانچہ حضور انور ﷺ کا ہاتھ مبارک آپ کی طرف نکلا جس کو آپ نے چوما۔

الحاوی للفتاوی تنویر الحلک فی امکان رؤیة النبی والملک دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۶۱

فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۶۹

مرغ زندہ فرمادیا

ایک بی بی اپنا بیٹا خدمت اقدس سرکار غوثیت میں چھوڑ گئیں کہ اس کا دل حضور سے گرویدہ ہے میں اللہ کے لئے اور حضور کے لئے اس پر اپنے حقوق سے درگزری، حضور نے اسے قبول فرما کر مجاہدے پر لگادیا ایک روز اس کی ماں آئیں دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت زار نزار زرد رنگ ہوگیا ہے اور اسے جَو کی روٹی کھاتے دیکھا، جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں دیکھا حضور کے سامنے ایک برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہیں جسے حضور نے تناول فرمایا ہے ،عرض کی اے میرے مولی! حضور تو مرغ کھائیں اور میرا بچہ جَو کی روٹی ۔ یہ سن کر حضور پر نور نے اپنا دست اقدس ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا: قومی باذن اللہ تعالی الذی یحیی العظام جی اٹھ اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو جلائے گا۔

یہ فرمانا تھا کہ مرغی فوراً زندہ صحیح سالم کھڑی ہوکر آواز کرنے لگی، حضور اقدس نے فرمایا: جب تیرا بیٹا ایسا ہوجائے وہ جو چاہے کھائے

مرأة الجنان سنۃ احدی وستین وخمس مائۃ ذکر نسبہ ومولدہ الخ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲۶۸/ ۳) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۷۶

چیل کے ساتھ کیا بنا؟

ایک بار حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ پر ایک چیل چلاتی ہوئی گزری اس کی آواز سے حاضرین کے دل مشوش ہوئے یعنی تشویش پیدا ہوئی حضور نے ہوا کو حکم دیا: اس چیل کا سر لے۔ فوراً چیل ایک طرف گری اور اس کا سر دوسری طرف۔ پھر حضور نے کرسی وعظ سے اتر کر اس چیل کو اٹھا کر اس پر دست اقدس پھیرا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا فوراً وہ چیل زندہ ہوکر سب کے سامنے اڑتی چلی گئی۔ ع

قادر اقدرت تو داری ہرچہ خواہی آں کنی   مردہ را جانے دہی وزندہ را بے جاں کنی

(اے قادر! تو قدرت رکھتا ہے جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، مردہ کو تو جان دیتا ہے اور زندہ کو بے جان کرتا ہے۔ت)

بہجۃ الاسرار فصول من کلامہ مرصعا بشیء من عجائب احوالہ مختصراً مصطفی البابی مصر ص ۶۵

فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۷۶

سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے گردن جھکادی

ابوالفرج عبدالرحیم وابوالحسن علی ابنا اخت الشیخ القدوۃ احمد الرفاعی رضی اللہ تعالی عنہ ،قالا کنا عند شیخنا الشیخ احمد بن الرفاعی بزاویتہ بام عبیدۃ فمد عنقہ وقال علی رقبتی ،فسئلناہ عن ذلک فقال قد قال الشیخ عبدالقادر الآن ببغداد قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ

ترجمہ مصنف رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ہم سے ابو محمد سالم بن علی دمیاطی نے حدیث بیان کی، کہا ہم کو چھ مشائخ کرام پیشوایان عراق حضرت ابو طاہر صرصری وابوالحسن خفاف وابوحفص بریدی وابوالقاسم عمر وابوالبدر زید وابوعمرو عثمان بن سلیمان نے خبر دی ان سب نے فرمایا کہ ہم کو حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالی عنہ کے دونوں بھانجوں حضرت ابوالفرج عبدالرحیم وابوالحسن علی نے خبر دی کہ ہم اپنے شیخ حضرت رفاعی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ان کی خانقاہ مبارک میں ام عبیدہ میں ہے حاضر تھے حضرت رفاعی نے اپنی گردن مبارک بڑھائی اور فرمایا: علی رقبتی میری گردن پر۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا، فرمایا: اسی وقت حضرت شیخ عبدالقادر نے بغداد میں فرمایا ہے کہ میرا یہ پاؤں تمام اولیاء اللہ کی گردن پر۔

بہجۃ الاسرار ذکر من حنا راسہ من المشائخ عند ما قال ذلک الشیخ الخ مصطفی البابی مصر ص ۱۳)

فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۸۱

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خلعت بھیجی

اخبرنا الفقیہ الجلیل ابو غالب رزق اللہ ابن ابی عبداللہ محمد بن یوسف

الرقی قال اخبرنا الشیخ الصالح ابو اسحٰق ابراھیم الرقی قال اخبرنا منصور قال اخبرنا القدوۃ الشیخ ابو عبداللہ محمد بن ماجد الرقی ح واخبرنا عالیا ابو الفتوح نصر اللہ بن یوسف بن خلیل البغدادی المحدث قال اخبرنا الشیخ ابو العباس احمد بن اسمٰعیل بن حمزۃ الازجی قال اخبرنا الشیخان ابو المظفر منصور بن المبارک والامام ابو محمد عبداللہ بن ابی الحسن الاصبھانی قالوا سمعنا السید الشریف الشیخ القدوۃ ابا سعید القیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لما قال الشیخ عبدالقادر قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ تجلی الحق عزوجل علی قلبہ وجاء تہ خلعۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم علی ید طائفۃ من الملئکۃ المقربین والبسھا بمحضر من جمیع الاولیاء من تقدم منھم وما تاخر الاحیاء باجسادھم والاموات بارواحھم وکانت الملئکۃ ورجال الغیب حافین بمجلسہ واقفین فی الھوأ صفوفا حتی استد الافق بھم ولم یبق ولی فی الارض الا حنا عنقہ

ترجمہ مصنف قدس سرہٗ نے کہا کہ ہم سے فقیہ جلیل القدر رزق اللہ بن ابو عبداللہ محمد بن یوسف رقی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو شیخ صالح ابو اسحٰق ابراہیم رقی نے خبر دی کہ ہم کو شیخ امام ابو عبداللہ محمد بن ماجد رقی نے خبر دی۔ نیز ہمیں سند عالی سے ابو الفتح نصر اللہ بن یوسف بن خلیل بغدادی محدث نے خبر دی کہ ہم کو شیخ او العباس احمد بن اسمٰعیل بن حمزہ ازجی نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابو المظفر منصور بن مبارک و امام ابو محمد عبداللہ بن ابی الحسن اصبہانی نے خبر دی ان سب حضرات نے فرمایا کہ ہم نے سید شریف شیخ امام ابو سعید قیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اس وقت اللہ عزوجل نے ان کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گروہ ملائکہ مقربین کے ہاتھ انکے لیے خلعت بھیجی اور تمام اولیائے اولین و آخرین کا مجمع ہوا، جو زندہ تھے وہ بدن کے ساتھ

حاضر ہوئے اور جو انتقال فرما گئے تھے ان کی ارواح طیبہ آئیں، ان سب کے سامنے وہ خلعت حضرت غوثیت کو پہنایا گیا، ملائکہ اور رجال الغیب کا اس وقت ہجوم تھا ہوا میں پرے باندھے کھڑے تھے، تمام افق ان سے بھر گیا تھا اور روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہ تھا جس نے گردن نہ جھکا دی ہو۔

بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ بالکشف عن ہیئۃ الحال حین قال ذٰلک مصطفی البابی مصر ص ۸ و ۹)
فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۸۳

میں نگہبان ہوں عبدالقادر کا

اخبرنا ابو محمد الحسن بن احمد بن محمد وخلف بن احمد بن محمد الحریمی قال اخبرنا جدی محمد بن دنف قال اخبرنا الشیخ ابو القاسم بن ابی بکر بن احمد قال سمعت الشیخ خلیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکان کثیرا الرؤیا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت لہ یارسول اللہ لقد قال الشیخ عبدالقادر قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ . فقال صدق الشیخ عبدالقادر وکفی لا وھو القطب وانا ارعاہ ترجمہ مصنف نے ہم کو ابو محمد حسن بن احمد بن محمد اور خلف بن احمد بن محمد حریمی نے خبر دی کہ ہم کو میرے جد محمد بن دنف نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابو القاسم بن ابی بکر احمد نے خبر دی کہ میں نے شیخ خلیفہ اکبر ملکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار مبارک سے بکثرت مشرف ہوا کرتے تھے فرمایا خدا کی قسم بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا عرض کی یارسول اللہ! شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عبدالقادر نے سچ کہا اور کیوں نہ ہو کہ وہی قطب ہیں اور میں ان کا نگہبان۔"

بہجۃ الاسرار مصطفی البابی مصر ص ۱۰) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۸۵

میری مثل کون ہے ؟

قال الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول الانس لهم مشائخ والملئکة لهم مشائخ وانا شیخ الکل، قال وسمعته فی مرض موته یقول لاولاده بینی وبینکم وبین الخلق کلهم بعد مابین السماء والارض لاتقیسونی باحد ولا تقیسوا علیّ احدا

ترجمہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آدمیوں کے لئے پیر ہیں، قوم جن کے لئے پیر ہیں، فرشتوں کے لئے پیر ہیں، اور میں سب کا پیر ہوں، اور میں نے حضور کو اس مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس ہوا سنا کہ اپنے شاہزادگان کرام سے فرماتے تھے: مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوقات زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان وزمین میں۔ مجھ سے کسی کو نسبت نہ دو اور مجھے کسی پر قیاس نہ کرو۔ اے ہمارے آقا! آپ نے سچ کہا، خدا کی قسم! آپ صادق مصدوق ہیں۔ب

بہجۃ الاسرار مصطفی البابی مصر ص ۲۲ و ۲۳) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۸۶

حضرت خضر علیہ السلام کی گواہی

سئل رجل ابا محمد بن عبد البصری بھا یقول وقد سئل عن الخضر علیه الصلوٰة والسلام أحی هو ام میت قال اجتمعت بابی العباس الخضر علیه الصلوٰة والسلام وقلت اخبرنی عن حال الشیخ عبدالقادر قال هو فرد الاحباب وقطب الاولیاء فی هذا الوقت وما والله تعالیٰ ولیا الی مقام الا وکان الشیخ عبدالقادر اعلاہ ولا سقی الله حبیبًا کأسا من حبه الا وکان للشیخ عبدالقادر اهناه . ولا وهب الله لمقرب حالا الا وکان الشیخ عبدالقادر اجلهٔ . وقد اودعه الله تعالیٰ سرا من اسراره سبق به جمهور

الاولیاء وما اتخذ الله ولیا کان اول یکون الا وهو متأدب معه الی یوم القیمة ترجمہ شیخ امام جمال الملۃ والدین حضرت ابو محمد بن عبد بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا تھا کسی نے کہ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں یا انتقال ہو گیا؟ فرمایا: میں حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملا اور عرض کی: مجھے حضرت شیخ عبدالقادر کے حال سے خبر دیجئے۔ حضرت خضر نے فرمایا: وہ آج تمام محبوبوں میں یکتا اور تمام اولیاء کے قطب ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی ولی کو کسی مقام تک نہ پہنچایا جس سے اعلیٰ مقام شیخ عبدالقادر کو نہ دیا ہو نہ کسی حبیب کو اپنا جام محبت پلایا جس سے خوشگوار تر شیخ عبدالقادر نے نہ پیا ہو، نہ کسی مقرب کو کوئی حال بخشا کہ شیخ عبدالقادر اس سے بزرگ تر نہ ہوں۔ اللہ نے ان میں اپنا وہ راز ودیعت رکھا ہے جس سے وہ جمہور اولیاء پر سبقت لے گئے، اللہ نے جتنوں کو ولایت دی اور جتنوں کو قیامت تک دے سب شیخ عبدالقادر کے حضور ادب کئے ہوئے ہیں۔

بہجۃ الاسرا مصطفی البابی مصر ص ۱۷۳) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۸۸

سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرادی

الشریف ابو عبداللہ محمد بن الخضر الحسینی الموصلی، قال سمعت ابی یقول کنت یوما جالسا بین یدی سیدی الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی الله تعالیٰ عنه فخطر فی قلبی زیارة الشیخ احمد رفاعی رضی الله عنه فقال لی الشیخ احمد؟ قلت نعم فاطرق یسیرًا. ثم قال لی یاخضر ها الشیخ احمد فاذا انا بجانبه فرأیت شیخًا مهابا فقمت الیه وسلمت علیه. فقال لی یاخضر و من یری مثل الشیخ عبدالقادر سید الاولیاء یتمنی رؤیة مثلی وهل انا الا من رعیته ثم غاب وبعد وفاة الشیخ انحدرت من بغداد الی ام عبیدة لازوره . فلما قدمت علیه اذا هو الشیخ الذی رأیته فی جانب الشیخ عبدالقادر رضی الله تعالیٰ عنه فی ذٰلك الوقت لم تجدد رؤیته

عندی زیادة معرفة به فقال لی یاخضر الم تکفك الاولی ترجمہ سید حسینی ابو عبداللہ محمد بن خضر موصلی نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے سنا کہ ایک روز میں حضرت سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر تھا میرے دل میں خطرہ آیا کہ شیخ احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کروں، حضور نے فرمایا: کیا شیخ احمد کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ حضور تھوڑی دیر سر مبارک جھکایا پھر مجھ سے فرمایا: اے خضر! لو یہ ہیں شیخ احمد۔ اب جو میں دیکھوں تو اپنے آپ کو حضرت احمد رفاعی کے پہلو میں پایا اور میں نے اُن کو دیکھا کہ رعب دار شخص ہیں میں کھڑا ہوا اور انہیں سلام کیا۔ اس پر حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا: اے خضر! وہ جو شیخ عبداللہ کو دیکھے جو تمام اولیاء کے سردار ہیں وہ میرے دیکھنے کی تمنا میں تو انہیں کی رعیت میں سے ہوں۔ یہ فرما کر میری نظر سے غائب ہوگئے پھر حضور سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال اقدس کے بعد بغداد شریف سے حضرت سیدی احمد رفاعی کی زیارت کو ام عبیدہ گیا انہیں دیکھا تو وہی شیخ تھے جن کو میں نے اس دن حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دیکھا تھا۔ اس وقت کے دیکھنے نے کوئی اور زیادہ ان کی شناخت مجھے نہ دی۔ حضرت رفاعی نے فرمایا: اے خضر! کیا پہلی تمہیں کافی نہ تھی!

بہجۃ الاسرار مصطفی البابی مصر ص ۲۳۸،۲۳۷) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۸۸

مزارِ غوث کی زیارت

اخبرنا ابو القاسم محمد بن عبادة الانصاری الحلبی قال سمعت الشیخ العارف ابا اسحٰق ابراهیم بن محمود البعلبکی المقری قال سمعت شیخنا الامام ابا عبدالله محمد البطائحی. قال انحدرت فی حیاة سید الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی الله تعالیٰ عنه الی ام عبیدة. واقمت برواق الشیخ احمد رضی الله تعالیٰ عنه ایاماً فقال لی الشیخ احمد یوماً اذکر لی شیئاً من مناقب الشیخ عبدالقادر وصفاته فذکرت له شیئاً منها. فجاء رجل فی

اثناء حدیثی فقال لی مه لا تذکر عندنا مناقب غیر مناقب هذا. اواشار الی الشیخ احمد فنظر الیه الشیخ احمد مغضباً. فرفع الرجل من بین یدیه میتاً ثم قال ومن یستطع وصف مناقب الشیخ عبدالقادر ومن یبلغ مبلغ الشیخ عبدالقادر ذلك رجل بحر الشرعة عن یمینه. وبحر الحقیقة عن یساره. من ایهما شاء اغترف الشیخ عبدالقادر لا ثانی له فی عصرنا هذا. قال وسمعته یوماً یوصی اولاد اخته واکابر اصحابه. وقد جاء رجل یودعه مسافراً الی بغداد قال له اذا دخلت الی بغداد فلا تقدم علی زیارة الشیخ عبدالقادر شیئاً ان کان حیاً ولا علی زیارة قبره ان کان میتاً. فقد اخذ له العهد ایما رجل من اصحاب الاحوال دخل بغداد ولم یزره سلب حاله ولو قبیل الموت. ثم قال والشیخ محی الدین عبدالقادر حسرة علی من لم یره رضی الله عنه ترجمہ مصنف نے کہا (اللہ تعالیٰ ہمیں اور اسے یوم محشر کو غوث اعظم کے جھنڈے کے نیچے جمع فرمائے) کہ ہم کو ابو القاسم محمد بن عبادہ انصاری حلبی نے خبر دی کہ میں نے شیخ عارف باللہ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمود بعلبکی مقری کو فرماتے سنا، کہا میں نے اپنے مرشد امام ابو عبداللہ بطائحی کو سنا کہ فرماتے تھے: میں حضور سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ام عبیدہ گیا اور حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ میں چند روز مقیم رہا ایک روز حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا ہمیں حضرت شیخ عبدالقادر کے کچھ مناقب و اوصاف سناؤ، میں نے کچھ مناقب شریف ان کے سامنے بیان کئے میرے اثنائے بیان میں ایک شخص آیا اور اس نے مجھ سے کہا کیا ہے اور حضرت سید رفاعی کی طرف اشارہ کر کے کہا ہمارے سامنے ان کے سوا کسی کے مناقب ذکر نہ کرو، یہ سنتے ہی حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو ایک غضب کی نگاہ سے دیکھا کہ فوراً اس کا دم نکل گیا لوگ اس کی لاش اٹھا کر لے گئے، پھر حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شیخ عبدالقادر کے مناقب کون بیان کر سکتا ہے، شیخ عبدالقادر کے مرتبہ کو کون پہنچ سکتا ہے،

شریعت کا دریا ان کے دہنے ہاتھ پر ہے اور حقیقت کا دریا ان کے بائیں ہاتھ پر جس میں سے چاہیں پانی پی لیں، ہمارے اس وقت میں شیخ عبدالقادر کا کوئی ثانی نہیں۔ امام ابوعبداللہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے حضرت رفاعی کو سنا کہ اپنے بھانجوں اور اکابر مریدین کو وصیت فرماتے تھے ایک شخص بغداد مقدس کے ارادے سے ان سے رخصت ہونے آیا تھا فرمایا جب بغداد پہنچو تو حضرت شیخ عبدالقادر اگر دنیا میں تشریف فرما ہوں تو ان کی زیارت اور پردہ فرما جائیں تو ان کے مزار مبارک کی زیارت سے پہلے کوئی کام نہ کرنا کہ اللہ عزوجل نے ان سے عہد فرما رکھا ہے کہ جو کوئی صاحب حال بغداد آئے اور ان کی زیارت کو نہ حاضر ہو اس کا حال سلب ہو جائے اگرچہ اس کے مرتے وقت پھر حضرت رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شیخ عبدالقادر حسرت ہیں اس پر جسے انکا دیدار نہ ملا

بہجۃ الاسرار مصطفی البابی مصر ص ۲۳۸) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۹۰

عالم کا ادب

وعن عبداللہ بن علی بن عصرون التمیمی الشافعی قال دخلت وانا شاب الی بغداد فی طلب العلم وکان ابن السقا یومئذ رفیقی فی الاشتغال بالنظامیة وکنا نتعبد ونزور الصالحین وکان رجل ببغداد یقال له الغوث، وکان یقال عنه انه یظهر اذا شاء وخفی اذا شاء فقصدت انا وابن السقا والشیخ عبدالقادر الجیلانی وهو شاب یومئذ الی زیارته فقال ابن السقا ونحن فی الطریق الیوم اسأله عن مسئلة لایدری لها جوابا. فقلت وانا اسئله (نزهة الخاطر والفاتر فی ترجمة سید الشریف عبدالقادر (قلمی نسخه) ص۳۰) عن مسئلة فانظر ماذا یقول فیها وقال سیدی الشیخ عبدالقادر قدس سره الباهر معاذا لله ان اسأله شیئا. وانا بین یه اذا انظر برکات رویته فلما دخلنا علیه لم نره فی مکانه فمکثنا ساعة فاذا هو جالس فنظر الی ابن

السقا مغضبا وقال له ویلك یا ابن السقا تسألنی عن مسئلة لم أردلها جوابا هی کذا وجوابها کذا. انی لاری نار الکفر تلهب فیك. ثم نظر الی وقال یاعبدالله تسألنی عن مسألة لتنظر مااقول فیها هی کذا وجوابها کذا لتخرن علیك الدنیا الی شحمتی اذنیك باساءة ادبك. ثم نظر الی سید عبدالقادر وادناه منه واکرمه وقال له یا عبدالقادر لقد ارضیت الله ورسوله بادبك کانّی اراك ببغداد وقد صعدت علی الکرسی متکلما علی الملا وقلت قدمی هٰذه علی رقبة کل ولی الله. وکانّی اری الاولیاء فی وقتك وقد حنوا رقبهم اجلالا لك. ثم غاب عنا لوقته فلم نره بعد ذٰلك. قال

واما سیدی الشیخ عبدالقادر فانه ظهرت امارة قربه من الله عزوجل واجتمع علیه الخاص والعام. وقال قدمی هٰذه علی رقبة کل ولی الله واقرت الاولیاء بفضله فی وقته واما ابن السقا فرأی بنتا للملك حسینة ففتن بها وسأل ان یزوجها به فابٰی الا ان یتنصّر فاجابه الی ذٰلك. والعیاذبالله تعالٰی. واما انا فجئت الی دمشق واحضرنی السلطان نور الدین الشهید وولانی علی الاوقات فولیتها واقبلت علی الدنیا اقبالا کثیرا فقد صدق کلام الغوث فینا کلنا۔ ترجمہ امام عبداللہ بن علی بن عصرون تمیمی شافعی سے روایت ہے میں جوانی میں طلب علم کے لئے بغداد گیا اس زمانے میں ابن السقا مدرسہ نظامیہ میں میرے ساتھ پڑھا کرتا تھا، ہم عبادت اور صالحین کی زیارت کرتے تھے، بغداد میں ایک صاحب کو غوث کہتے، اور ان کی یہ کرامت مشہور تھی کہ جب چاہیں ظاہر ہوں جب چاہیں نظروں سے چھپ جائیں، ایک دن میں اور ابن السقا اور اپنی نوعمری کی حالت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ان غوث کی زیارت کو گئے، راستے میں ابن السقا نے کہا آج ان سے وہ مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب انہیں نہ آئے گا۔ میں نے کہا میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا دیکھوں کیا جواب دیتے ہیں، حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ

الاعلی نے فرمایا معاذ اللہ کہ میں ان کے سامنے ان سے کچھ پوچھوں میں تو انکے دیدار کی برکتوں کا نظارہ کروں گا۔ جب ہم ان غوث کے یہاں حاضر ہوئے ان کو اپنی جگہ نہ دیکھا تھوڑی دیر میں دیکھا تشریف فرما ہیں ابن السقا کی طرف نگاہ غضب کی اور فرمایا: تیری خرابی اے ابن السقا! تو مجھ سے وہ مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہ آئے تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، بے شک میں کفر کی آگ تجھ میں بھڑکتی دیکھ رہا ہوں۔ پھر میری طرف نظر کی اور فرمایا اے عبد اللہ! تم مجھ سے مسئلہ پوچھو گے کہ میں کیا جواب دیتا ہوں تمہارا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ، ضرور تم پر دنیا اتنا گوبر کرے گی کہ کان کی لو تک اس میں غرق ہوگے، بدلہ تمہاری بے ادبی کا۔ پھر حضرت شیخ عبد القادر کی طرف نظر کی اور حضور کو اپنے نزدیک کیا اور حضور کا اعزاز کیا اور فرمایا: اے عبد القادر! بے شک آپ نے اپنے حسن ادب سے اللہ و رسول کو راضی کیا گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجمع بغداد میں کرسی وعظ پر تشریف لے گئے اور فرما رہے ہیں کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر، اور تمام اولیائے وقت نے آپکی تعظیم کیلئے گردنیں جھکائی ہیں۔ وہ غوث یہ فرما کر ہماری نگاہوں سے غائب ہوگئے پھر ہم نے انہیں نہ دیکھا۔ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تو نشان قرب ظاہر ہوئے کہ وہ اللہ عزوجل کے قرب میں ہیں خاص وعام ان پر جمع ہوئے اور انہوں نے فرمایا: میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اور اولیاء وقت نے اس کا ان کے لئے اقرار کیا، اور ابن السقا ایک نصرانی بادشاہ کی خوبصورت بیٹی پر عاشق ہوا اس سے نکاح کی درخواست کی اس نے نہ مانا مگر یہ نصرانی ہوجائے، اس نے یہ نصرانی ہونا قبول کرلیا، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ رہا میں، میرا دمشق جانا ہوا وہاں سلطان نور الدین شہید نے مجھے افسر اوقاف کیا اور دنیا بکثرت میری طرف آئی۔ غوث کا ارشاد ہم سب کے بارے میں جو کچھ تھا صادق آیا۔

اولیاء وقت میں حضرت رفاعی بھی ہیں۔ یہ مبارک روایت بہجۃ الاسرار شریف اے میں دو سندوں سے ہے، اور ایک یہی کیا۔ علامہ علی قاری نے اس کتاب میں چالیس روایات اور بہت کلمات کہ ذکر کئے سب بہجۃ الاسرار شریف سے ماخوذ ہیں، یونہی اکابر ہمیشہ اس کتاب

مبارک کی احادیث سے استناد کرتے آئے مگر محروم محروم۔

(بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ منہ بذلک مصطفی البابی مصر ص ۶) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۹۴

معراج کی رات

فاضل عبد القادر قادری (عہ) بن شیخ محی الدین اربلی، تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھتے ہیں کہ جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب حرز العاشقین میں فرماتے ہیں: ان لیلۃ المعراج جاء جبرئیل علیہ السلام ببراق الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسرع من البرق الخاطف الظاہر، ونعل رجلہ کالہلال الباہر، ومسمارہ کالانجم الظواہر، ولم یأخذہ السکون والتمکین لیرکب علیہ النبی الامین. فقال لہ النبی ﷺ لم لم تسکن یابراق حتی ارکب علی ظہرك. فقال روحی فداء لتراب نعلك یارسول اللہ اتمنی ان تعاہدنی ان لاترکب یوم القیمۃ علی غیر حین دخولك الجنۃ، فقال النبی ﷺ یکون لك ماتمنیت. فقال البراق التمس ان تضرب یدك المبارکۃ علی رقبتی لیکون علامۃ لی یوم القیمۃ. فضرب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدہ علی رقبۃ البراق، ففرح البراق فرحاً حتی لم یسع جسدہ روحہ ونمی اربعین ذراعامن فرحہ وتوقف فی رکوبہ لحظۃ لحکمۃ خفیۃ ازلیۃ، فظہرت روح الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال یا سیدی ضع قدمك علی رقبتی وارکب، فوضع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدمہ علی رقبتہ ورکب، فقال قدمی علی رقبتك وقدمك علی رقبۃ کل اولیاء اللہ تعالیٰ ترجمہ۔ یعنی شب معراج جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام خدمت اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں براق حاضر لائے کہ چمکتی اُچک لے جانیوالی بجلی سے زیادہ شتاب رو تھا، اور اس کے پاؤں کا نعل آنکھوں میں چکا چوند

ڈالنے والا ہلال اور اس کی کیلیں جیسے روشن تارے۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے لئے اسے قرار و سکون نہ ہوا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے سبب پوچھا: بولا: میری جان حضور کی خاکِ نعل پر قربان، میری آرزو یہ ہے کہ حضور مجھ سے وعدہ فرمالیں کہ روز قیامت مجھی پر سوار ہوکر جنت میں تشریف لے جائیں۔ حضور معلّٰی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ براق نے عرض کی: میں چاہتا ہوں حضور میری گردن پر دست مبارک لگادیں کہ وہ روز قیامت میرے لیے علامت ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔ دست اقدس لگتے ہی براق کو وہ فرحت وشادمانی ہوئی کہ روح اس مقدار جسم میں نہ سمائی اور طرب سے پھول کر چالیس ہاتھ اونچا ہوگیا۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک حکمت نہانی ازلی کے باعث ایک لحظہ سواری میں توقف ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مطہر نے حاضر ہوکر عرض کی: اے میرے آقا! حضور اپنا قدم پاک میری گردن پر رکھ کر سوار ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن مبارک پر قدم اقدس رکھ کر سوار ہوئے اور ارشاد فرمایا: "میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر۔"

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص ۲۵، ۲۴)

جلد ۲۸ ص ۴۰۶

حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی عظمت

رواہ احمد ومسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابراھیم ابنی وانہ مات فی الثدی وانہ لہ ظئرین یکملان رضاعہ فی الجنۃ اس کو امام احمد ومسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابراہیم میرا بیٹا جو شیر خوارگی کی عمر میں وصال فرما گیا ہے بیشک جنت میں اس کیلئے دو دایہ ہیں جو اس کی مدت رضاعت پوری کریں گی۔

روح کے جسم سے جدا ہونے کے بعد کی حالت اور جسم سے متعلق ہونے سے پہلے کی حالت میں کوئی فرق نہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال الخ قدیمی کتب خانہ ۲/ ۲۵۴)

(مسند احمد بن حنبل عن انس بن مالک المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۱۱۲)

فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۴۱۹

موت ٹل گئی

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب لواقح الانوار میں حالات حضرت سیدی شیخ محمد شربینی قدس سرہٗ میں لکھتے ہیں: لما ضعف ولدہ احمد واشرف علی الموت وحضر عزرائیل لقبض روحہ قال لہ الشیخ، ارجع الی ربك فراجعہ فان الامر نسخ فرجع عزرائیل وشفی احمد من تلك الضعفۃ وعاش بعدھا ثلاثین عاما یعنی جب ان کے صاحبزادے احمد ناتواں ہوکر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے اس سے پوچھ لیجئے کہ حکم موت منسوخ ہوچکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پلٹ گئے، صاحبزادے نے شفا پائی اور اس کے بعد تیس برس زندہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الطبقات الکبریٰ دارالفکر بیروت ۲/ ۱۸۵) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۳۲۰

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے چلنے کی آواز جنت میں

مسلم اپنی صحیح اور ابوداود طیالسی مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری اور عبد بن حمید بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ودخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ماھذہ قالوا ھذا بلال ثم دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ماھذہ قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان میں

جب جنت میں داخل ہوا تو ایک پچل سنی، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ملائکہ نے عرض کی: یہ بلال ہیں۔ پھر تشریف لے گیا، پچل سنی، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا: غمیصاء بنت ملحان، یعنی ام سلیم مادرِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(کنز العمال موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۶۵۳) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۴۲۱

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بت کو سجدہ نہ کیا

چند برس کی عمر شریف ہوئی کہ پرتوشانِ خلیل اللہی بت خانہ میں بت شکنی فرمائی۔ ان کے والد ماجد سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کہ وہ بھی صحابی ہوئے) اس زمانہ جاہلیت میں انہیں بت خانے لے گئے اور بتوں کو دکھا کر کہا: ھٰذہٖ الھتك الشم العلی فاسجدلھا یہ تمہارے بلند و بالا خدا ہیں انہیں سجدہ کرو۔ وہ تو یہ کہہ کر باہر گئے، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قضائے مبرم کی طرح بت کے سامنے تشریف لائے اور براہ اظہار عجز صنم وجہل صنم پرست ارشاد فرمایا: انی جائع فاطعمنی میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے۔ وہ کچھ نہ بولا۔ فرمایا: انی عار فاکسنی میں ننگا ہوں مجھے کپڑا پہنا۔ وہ کچھ نہ بولا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر فرمایا: میں تجھ پر پتھر ڈالتا ہوں۔ فان کنت الٰھا فامنع نفسک اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا۔ وہ اب بھی نرا بت بنا رہا۔ آخر بقوت صدیقی پتھر پھینکا کہ وہ خدائے گمراہاں منہ کے بل گرا۔ والد ماجد واپس آتے تھے یہ ماجرا دیکھا، کہا: اے میرے بچے! یہ کیا کیا؟ فرمایا: وہی جو آپ دیکھ رہے ہیں؟ وہ انہیں ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس (کہ وہ صحابیہ ہوئیں) لے کر آئے اور سارا واقعہ ان سے بیان کیا انہوں نے فرمایا: اس بچے سے کچھ نہ کہو، جس رات یہ پیدا ہوئے میرے پاس کوئی نہ تھا، میں نے سنا کہ ہاتف کہہ رہا ہے۔ یا امۃ اللہ علی التحقیق: ابشری بالولد العتیق: اسمہ فی السماء الصدیق: لمحمد صاحب ورفیق: رواہ القاضی ابوالحسین احمد بن محمد ن الزبیدی بسندہ فی "معالی الفرش الی عوالی العرش" وقد ذکرنا الحدیث بطولہ فی کتابنا المبارک ان شاء اللہ تعالیٰ مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ

العمرین۔ اے اللہ کی سچی لونڈی! تجھے خوشخبری ہو اس آزاد بچے کی، اس کا نام آسمانوں میں صدیق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یار و رفیق ہے۔ (اسے قاضی ابوالحسین احمد بن محمد زبیدی نے "معالی الفرش الی عوالی العرش" میں اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ہم نے پوری حدیث طویل اپنی کتاب "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین" میں بیان کیا ہے جو بابرکت (کتاب) ہے اگر اللہ نے چاہا۔ ت)

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ۶/ ۱۸۷، ۱۸۸) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۴۵۶

زکوۃ کس کو جمع کرائیں؟

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے بنی المصطلق نے خدمت حضور سید المرسلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا گیا حضور سے دریافت کروں حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوۃ کس کے پاس بھیجیں، فرمایا ابوبکر کے پاس۔ عرض کی اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آجائے تو کسے دیں؟ فرمایا عمر کو۔ عرض کی جب ان کا بھی واقعہ ہو۔ فرمایا عثمان کو۔

(المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۷۷/۳)

فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۴۷۵

ابوبکر صدیق کے پاس آنا

جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہو۔ انہوں نے عرض کی آؤں اور حضور کو نہ پاؤں۔ فرمایا مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا۔۔۔۔

صحیح البخاری قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۱۶) فتاوی رضو جلد ۲۸ ص ۴۷۵

صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کی افضلیت

امام ابوالقاسم اسمٰعیل بن محمد بن الفضل الطلحی کتاب السنۃ میں راوی: اخبرنا ابوبکر بن

مردویہ ثنا سلیمن بن احمد ثنا الحسن بن المنصور الرمانی ثنا داؤد بن معاذ ثنا ابو سلمۃ العتکی عبداللہ بن عبدالرحمن عن سعید بن ابی عروبۃ عن منصور بن المعتمر عن ابراھیم عن علقمۃ قال بلغ علیا ان اقواما یفضلونہ علی ابی بکر و عمر فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ایھا الناس انہ بلغنی ان قسوما یفضلونی علی ابی بکر و عمر ولو کنت نقدمت فیہ لعاقبت فیہ فمن سمعتہ بعد ھذا الیوم یقول ھذا فھو مفتر علیہ حد المفتری ثم قال ان خیر ھذا الامۃ بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر . ثم اللہ اعلم بالخیر بعد . قال وفی المجلس الحسن بن علی فقال واللہ لو سمی الثالث لسمی عثمان ترجمہ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین کرم اللہ تعالی وجہہ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ انہیں حضرات صدیق وفاروق رضی اللہ تعالی عنہما سے افضل بتاتے ہیں، یہ سن کر منبر پر جلوہ فرما ہوئے حمد وثناء الہی بجالائے، پھر فرمایا: اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل کہتے ہیں اس بارہ میں اگر میں نے پہلے سے حکم سنادیا ہوتا تو بے شک سزا دیتا آج سے جسے ایسا کہتے سنوں گا وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد یعنی اسی کوڑے لازم ہیں۔ پھر فرمایا: بے شک نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد کون سب سے بہتر ہے۔ علقمہ فرماتے ہیں مجلس میں سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ بھی تشریف فرما تھے انہوں نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء سہیل اکیڈمی لاہور ۱ / ۶۸)

فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۴۸۱

مفتری کی سزا کس کو لگے گی؟

امام دار قطنی سنن میں اور ابو عمر بن عبدالبر استیعاب میں حکم بن حجل سے راوی حضرت

مولی کرم اللہ تعالی وجہہ فرماتے ہیں: لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ حد المفتری میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل کہتا ہے اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

(الصواعق المحرقۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت ص ۹۱) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۴۸۴

نسب پر فخر کرنا جائز نہیں

قال ابن عباس نزلت فی ثابت بن قیس وقولہ للرجل الذی لم یفسح لہ " ابن فلانۃ یعیرہ بامہ قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من الذا کر فلانہ "؟ فقال ثابت انا یا رسول اللہ . فقال انظر فی وجوہ القوم . فنظر . فقال ما رایت یا ثابت ؟ قال رایت احمر وابیض واسود . قال فانک لا تفضلہ الا فی الدین والتقوی " فنزلت فی ثابت ھذہ الایۃ و فی الذی لم یتفسح لہ "یایھا الذین امنو اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا" وقال مقاتل لما کان یوم فتح مکۃ امر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بلالا حتی علا علی ظھر الکعبۃ واذن . فقال عتاب بن اسید بن ابی العیص . الحمد للہ الذی قبض ابی حتی لم یر ھذا الیوم . وقال الحارث بن ھشام اما وجد محمد غیر ھذا الغراب الاسود موذنا . وقال سھل بن عمرو ان یرد اللہ شیئا یغیرہ . وقال ابوسفیان انی لا اقول شیئا اخاف ان یخبر بہ رب السماء فاتی جبریل فاخبر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بما قالو فدعا ھم وسالھم عما قالوا فاقروا فانزل اللہ تعالی ھذہ الایۃ وزجرھم عن التفاخر بالانساب والتکاثر بالاموال والازراء بالفقراء

امام بغوی نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالی عنہما) نے فرمایا یہ آیت حضرت ثابت بن قیس (رضی اللہ تعالی عنہ) کے بارے میں اور ان کے اس شخص سے جس نے ان کے لئے مجلس

ہیں جگہ کشادہ نہ کی فلانی کا بیٹا کہنے کے باب میں اتری تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کون ہے جس نے فلانی کو یاد کیا؟ حضرت ثابت نے عرض کیا وہ میں ہوں یا رسول اللہ! تو حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا: لوگوں کے چہروں میں بغور دیکھو۔ تو انہوں نے دیکھا۔ پھر فرمایا: اے ثابت! تم نے کیا دیکھا؟ عرض کی: میں نے لال، سفید اور کالے چہرے دیکھے۔ سرکار (علیہ السلام والتحیۃ المدرار) نے فرمایا: تو بے شک تمہیں ان پر فضیلت نہیں مگر دین اور تقوی میں۔ تو حضرت ثابت کے لئے یہ آیت اتری اور جنہوں نے مجلس میں کشادگی نہ کی تھی ان کے حق میں ارشاد نازل ہوا: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو۔ اور مقاتل کا قول ہے کہ جس دن مکہ فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا (کہ اذان دیں) تو وہ کعبہ کی چھت پر چڑھے اور انہوں نے اذان کہی، تو عتاب بن اسید بن ابی العیص نے کہا: اللہ کے لئے حمد ہے جس نے میرے باپ کو اٹھالیا ورانہوں نے یہ دن نہ دیکھا۔ اور حارث بن ہشام نے کہا: کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس کالے کوے کے سوا کوئی اذان دینے والا نہ ملا۔ اور سہل بن عمرو نے کہا: اللہ کو اگر کوئی چیز ناپسند ہوگی وہ اسے بدل دے گا۔ اور ابوسفیان بولے: میں کچھ نہیں کہتا مجھے خوف ہے کہ آسمان کا رب انہیں خبر دار کردے گا۔ تو جبریل (علی نبینا وعلیہ السلام) نازل ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان لوگوں کی باتیں بتادیں تو حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے ان سے ان کے اقوال کی بابت پوچھا تو انہوں نے اقرار کیا، تو اللہ نے یہ آیت اتاری اور انہیں نسب پر فخر اور اموال پر گھمنڈ اور فقراء کی تحقیر سے منع فرمایا۔

(معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الایۃ ۴۹/ ۱۳ دار الکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۱۹۵)
فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۵۰۲

ایک غلام کی کیا خواہش تھی؟

قال العلامۃ النسفی فی المدارک تبعا للزمخشری فی الکشاف عن یزید بن شجرۃ مر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سوق المدینۃ فرای

غلاما اسود یقول من اشترانی فعلی شرط ان لا یمنعی من الصلوات الخمس خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فاشتراہ بعضھم فمرض فعادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ثم توفی فحضر دفنہ فقالوا فی ذلک شیئا فنزلت لامہ نسفی نے زمخشری کی اتباع کرتے ہوئے مدارک میں فرمایا یزید بن شجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے بازار میں گزرے تو ایک سیاہ فام غلام دیکھا جو کہتا تھا مجھے جو خریدے تو اس شرط پر خریدے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ وسلم کے پیچھے پنجگانہ نماز سے نہ روکے گا۔ تو اسے کسی نے خرید لیا۔ پھر وہ بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی عیادت کو تشریف لائے، پھر اس کی وفات ہوگئی تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دفن میں رونق افروز ہوئے تو لوگوں نے اس بارے میں کچھ کہا تو یہ آیت اتری۔

(مدارک التنزیل تفسیر النسفی ۴/ ۱۷۳) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۵۰۴

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدماتِ دینی

قال البغوی قال ابن الزبیر وکان ابو بکر یبتاع الضعفۃ فیعتقھم، فقال ابوہ: ای بنی لو کنت تبتاع من یمنع ظھرک؛ قال منع ظھری ارید، فنزل "وسیجنبھا الاتقی" الی اخر السورۃ. وذکر محمد بن اسحق قال کان بلال لبعض بنی جمع وھو بلال بن رباح واسم امہ حمامۃ وکان صادق الاسلام وطاھر القلب وکان امیۃ بن خلف یخرجہ اذا حمیت الظھیرۃ فیطرحہ علی ظھرہ ببطحاء مکۃ. ثم یامر بالصخرۃ العظیمۃ فتوضع علی صدرہ. ثم یقول لہ لا تزال ھکذا حتی تموت او تکفر بمحمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ویقول وھو فی ذلک البلاء احد احد. وقال محمد بن اسحاق عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال مربہ ابوبکر یوما وھو یضنعون بہ ذلک و کانت دار ابی

بکر فی بنی جمع فقال لامیة لاتتقی فی هذا المسکین ؛ قال : انت افسدته فانقذه مما تری . قال ابوبکر افعل عندی غلام اسود واجلدمنه واقوی علی دینك اعطیکه ؛ قال قدفعلت فاعطاه ابوبکر غلامه واخذه فاعتقه، ثم اعتق معه علی الاسلام قبل ان یهاجر ست رقاب بلال سابعهم، عامر بن فهیرة (رضی الله تعالی عنه) شهد بدرا و أُحُدا وقتل یوم بئر معونة شهیدا . وام عمیس و زهرة فاصیب بصرها و اعتقها فقال قریش ما اذهب بصرها الا اللات والعزی فقالت : کذبوا وبیت الله ما تضر اللات و العزی وما تنفعان . فرد الله تعالی الیها بصرها و اعتق النهدیة وابنتها وکانتا لامراة من بنی عبد الدار فمر بهما وقد بعثتهما سیدتهما تطحنان لها وهی تقول والله لا اعتقکما ابدا فقال ابوبکر کلا یا ام فلان، فقالت کلا انت افسدتهما فاعتقهما . قال فبکم ؛ بکذا و کذا قال قد اخذتهما وهما حرتان . ومر بجاریة بنی المؤمل وهی تعذب فابتاعها فاعتقها۔

بغوی نے فرمایا کہ ابن الزبیر کا قول ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمزوروں کو خریدتے پھر انہیں آزاد کر دیتے۔ تو ان سے ان کے والدین نے کہا: اے بیٹے! ایسے غلاموں کو خریدتے ہوتے جو تمہاری حفاظت کرتے۔ ابوبکر نے فرمایا میں اپنی حفاظت ہی چاہتا ہوں۔ تو یہ آیت تا آخر سورت نازل ہوئی۔ اور محمد بن اسحٰق نے ذکر کیا بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قبیلہ بنی جمح کے غلام تھے اور ان کا نام بلال بن رباح ہے اور ان کی ماں کا نام حمامہ ہے اور بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اسلام میں سچے تھے اور پاک دل تھے، اور امیہ بن خلف انہیں باہر لاتا جب گرم دوپہر ہوتی تو انہیں پیٹھ کے بل مکہ کے ریتلے میدان میں ڈال دیتا پھر بڑی چٹان لانے کا حکم دیتا تو ان کے سینہ پر رکھدی جاتی پھر کہتا، تم ایسے ہی پڑے رہو گے یہاں تک کہ مرجاؤ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کافر ہو۔ اور

حضرت بلال احد احد فرماتے حالانکہ وہ اس بلا میں ہوتے۔ اور محمد بن اسحٰق نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے فرمایا ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا گزر ایک دن بلال (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے ہوا اور وہ لوگ بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یہی برتاؤ کر رہے تھے اور ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا گھر بنو جمح میں تھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو (امیہ بن خلف) اس بیچارے کے معاملہ میں اللہ سے نہیں ڈرتا، تو امیہ نے کہا آپ نے اسے بگاڑا ہے تو آپ اس گت سے اسے بچالیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: میں بچائے لیتا ہوں میرے پاس ایک غلام ہے سیاہ فام جو بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے زیادہ اور طاقتور ہے اور تیرے دین پر ہے وہ تجھے دے دوں۔ امیہ بولا: مجھے منظور ہے تو ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو لے لیا تو انہیں آزاد کر دیا پھر ان کے ساتھ اسلام کی شرط پر ہجرت سے پہلے چھ غلامون کو آزاد کیا، انکے ساتویں بلال ہیں، عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو جنگ بدر واحد میں شریک ہوئے اور بئر معونہ کی جنگ میں قتل ہو کر شہید ہوئے، اور ام عمیس وزہرہ کی آنکھ جاتی رہی، جب انہیں ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے آزاد فرمایا، تو قریش بولے کہ انہیں لات وعزی نے اندھا کیا ہے، تو آپ بولیں: قریش، کعبہ کی قسم جھوٹے ہیں لات وعزی نہ ضرر دے سکیں نہ فائدہ پہنچا سکیں۔ تو اللہ نے انہیں ان کی بینائی پھیر دی۔ اور نہدیہ اور اس کی بیٹی کو آزاد کیا اور یہ دونوں بنی عبدالدار کی ایک عورت کی لونڈیاں تھیں، تو صدیق اکبر (رضی ال لہ تعالیٰ عنہ) ان کے پاس سے گزرے اور ان کی آقا عورت نے انہیں بھیجا تھا کہ اس کا آٹا پیسیں اور وہ عورت کہتی تھی کہ خدا کی قسم! تمہیں کبھی آزاد نہ کروں گی۔ تو ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: اے ام فلان ! ہرگز نہیں۔ وہ بولی: ہرگز نہیں، آپ نے ان دونوں کو بگاڑا ہے تو آپ آزاد کریں۔ صدیق نے فرمایا: تو کتنے دام پر بیچتی ہے؟ وہ بولی: اتنے اور اتنے دام پر۔ ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: میں نے ان دونوں کو لیا اور یہ دونوں آزاد ہیں، اور آپ کا گزر بنو مؤمل کی ایک لونڈی کے پاس سے ہوا جب اس پر ظلم ہو رہا تھا تو اسے خرید کر اسے آزاد کر دیا،

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خریدا

وقال سعید بن المسیب بلغنی ان امیة بن خلف قال لابی بکر فی بلال حین قال اتبیعه ؟ قال نعم ابیعه بنسطاس وکان نسطاس عبد الابی بکر صاحب عشرة الاف دینار . غلمان وجوار و مواش وکان مشر کا حمله ابوبکر علی الاسلام ان یکون ماله له . فابی فابغضه ابو بکر . فلما قال له امیة ابیعه بغلامك نسطاس . اغتنمه ابوبکر وباعه منه فقال المشرکون ما فعل ذلك ابوبکر الا لید . کانت لبلال عنده فانزل الله تعالی وما لاحد عنده من نعمة تجزی اور سعید بن المسیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ مجھے خبر پہنچی کہ امیہ بن خلف نے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بلال کے معاملہ میں اس وقت جب انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا بلال کو فروخت کرے گا؟ کہا: ہاں میں اسے نسطاس سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام جو دس ہزار دینار اور بہت سے لونڈی اور غلام اور چوپایوں کا مالک تھا کے بدلے بیچتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاہا تھا کہ نسطاس اسلام لے آئے اور اس کا مال اسی کا رہے، تو وہ نہ مانا تو حضرت ابوبکر نے اس کو مبغوض جانا، پھر جب امیہ نے کہا: بلال کو میں آپ کے غلام کے بدلے دیتا ہوں۔ ابوبکر نے اس بات کو غنیمت جانا اور نسطاس کو امیہ کے ہاتھ بیچ دیا، تو مشرکین بولے، ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ایسا صرف اس لئے کیا ہے کہ بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ان پر کوئی احسان ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری" وما لاحد عندہ" الخ یعنی اور اس پر کسی کا کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔

(معالم التنزیل ۴/ ۶۴ـ ۴۶۳) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۵۰۶

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے

ولقد کان یتبرك بالنبی صلی الله تعالی علیه وسلم ویتوسل به الی الله تعالی فی الدعاء کما یدل علیه ماروی العلماء من سنة قریش وحدیث

الاستسقا وقد حث الناس علی اتباعه صلی الله تعالی علیه وسلم واخبر عن امور لم تقع فصدق سبحنه وتعالی ظنه ووقع کمثل اخبارہ فوقع ولقد له موقع عظیم فی قلب النبی الکریم علیه افضل الصلوة والتسلیم حتی انه صلی الله تعالی علیه وسلم لما جاءہ اعرابی فقال یا رسول الله اتیناك وما لنا صبی یغط ولا بعیر یئط وانشد ابیاتا فقام صلی الله تعالی علیه وسلم یجر رداءہ حتی صعد المنبر ورفع یدیه الی السماء فوالله ما رد یدیه بکر یمتین حتی التقت السماء بأبر اقها وجاءوا یضجون الغرق . فضحك صلی الله تعالی علیه وسلم حتی بدت نواجذه وتذکر قول ابی طالب فی مدحه حیث یقولا وبیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل ولقد کان یتبرك بالنبی صلی الله تعالی علیه وسلم ویتوسل به الی الله تعالی فی الدعاء کما یدل علیه ماروی العلماء من سنة قریش وحدیث الاستسقا وقد حث الناس علی اتباعه صلی الله تعالی علیه وسلم واخبر عن امور لم تقع فصدق سبحنه وتعالی ظنه ووقع کمثل اخبارہ فوقع ولقد له موقع عظیم فی قلب النبی الکریم علیه افضل الصلوة والتسلیم حتی انه صلی الله تعالی علیه وسلم لما جاءہ اعرابی فقال یا رسول الله اتیناك وما لنا صبی یغط ولا بعیر یئط وانشد ابیاتا فقام صلی الله تعالی علیه وسلم یجر رداءہ حتی صعد المنبر ورفع یدیه الی السماء فوالله ما رد یدیه بکر یمتین حتی التقت السماء بأبر اقها وجاءوا یضجون الغرق . فضحك صلی الله تعالی علیه وسلم حتی بدت نواجذه وتذکر قول ابی طالب فی مدحه حیث یقولا وبیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل فقال لله در ابی طالب لو کان حیا لقرت عیناه من

ینشد نا قوله . فقال علی کرم الله تعالی وجهه یا رسول کانك ترید قوله وابیض یستسقی، و ذکر ابیاتا فقال صلی الله تعالی علیه وسلم اجل کما اخرجه البیهقی فی دلائل النبوة عن سیدنا انس رضی الله تعالی عنه فانظر الی قوله صلی الله تعالی علیه وسلم " لله در ابی طالب" وقوله صلی الله تعالی علیه وسلم "لوکان حیا لقرت عیناه" وقوله صلی الله تعالی علیه وسلم من ینشد نا قوله" ولم ینقل عنه مرة انه رد علی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وکذبه فیه بل هو القائل فی تلك القصیدة مخاطبا لقریش

لقد علموا ان ابننا لا مکذب — لدینا ولا یعنی بقول الاباطل

اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے برکت طلب کرتے اور دعا میں آنجناب علیہ الصلوۃ والسلام کو وسیلہ بناتے چنانچہ اس پر قریش کی قحط سالی اور سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کے وسیلہ سے بارش طلب کرنے کا واقعہ جسے علماء نے روایت فرمایا ہے دلالت کرتا ہے اور بے شک ابوطالب نے لوگوں کو سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی اتباع پر ابھارا اور ان باتوں کی خبر دی جو واقع نہ ہوئی تھیں تو ایسا ہی ہوا جیسا انہوں نے خبر دی اور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے دل میں ان کے لئے مقام عظیم تھا یہاں تک کہ جب سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں ایک اعرابی نے آکر عرض کی کہ ہم سرکار کے پاس آئے ہیں اور حال یہ ہے کہ ضعف سے ہمارے بچوں کی آواز نہیں نکلتی اور ہمارے اونٹ لاغری سے کراہتے نہیں اور اس اعرابی نے سرکار کی مدح میں کچھ اشعار پڑھے تو سرکار علیہ الصلاۃ والسلام چادر اقدس کو گھسیٹتے ہوئے اٹھے اور منبر پر صعود فرمایا اور آسمان کی جانب اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تو خدا کی قسم ابھی سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ہاتھ نیچے نہ کئے تھے کہ آسمان بجلیوں سے بھر گیا اور اس قدر بارش ہوئی کہ لوگ پکارتے ہوئے آئے کہ ہم ڈوبے، توسرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ دندان اقدس چمکے اور آپ کو اپنی تعریف

میں ابوطالب کا قول یاد آیا جب انہوں نے عرض کیا تھا کہ

سرکار گورے ہیں جن کے چہرے سے بارش طلب کی جاتی ہے جو یتیموں کی ٹیک اور بیواؤں کا سہارا ہیں۔

پھر سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کے لئے ابوطالب کی خوبی ہے اگر وہ زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتیں کون ہمیں ان کے شعر سنائے گا۔ تو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کیا گویا سرکار کی مراد ان کا وہ قصیدہ ہے جسمیں انہوں نے عرض کیا وہ گورے رنگ والے جن کے چہرے کے ذریعہ بارش طلب کی جاتی ہے۔ اور سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے چند شعر پڑھے تو سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہاں میں یہی چاہتا تھا۔ جیسا کہ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا تو سرکار ابد قرار علیہ الصلوۃ والسلام کے قول للہ در ابی طالب (اللہ کے لئے ابوطالب کی خوبی ہے) کو دیکھو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان کو دیکھو کہ اگر ابوطالب زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتیں، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر نظر کرو کہ ہمیں کون ابوطالب کے شعر سنائے گا۔ اور ایک بار بھی منقول نہ ہوا کہ ابوطالب نے سرکار کی کسی بات کو رد کیا ہو یا سرکار کو جھٹلایا ہو، بلکہ خود اسی قصیدہ میں قریش سے مخاطب ہوکر کہتے ہیں کہ خدا کی قسم لوگ جانتے ہیں کہ ہمارا فرزند ہمارے نزدیک ایسا نہیں کہ جھٹلایا جائے اور نہ اسے جھوٹی باتوں سے کام ہے۔

صحیح البخاری ۱/۱۳۷) فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۵۸۲

بدمذہب کو نکال دیا

یحیٰی بن یحیٰی فرماتے ہیں: کنا عند مالك بن انس فجاء رجل فقال یا ابا عبد الله الرحمن علی العرش استوی فکیف استوٰی؟ قال فاطرق مالك راسه حتی علاه الرحضاء ثم قال الاستواء غیر مجهول والکیف غیر معقول والایمان به واجب، والمسؤل عنه بدعة، وما اراك الا مبتدعا فامر به ان

یخرج ترجمہ ہم امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی اے ابو عبداللہ! رحمن نے عرش پر استواء فرمایا یہ استواء کس طرح ہے؟ اس کے سنتے ہی امام نے سر مبارک جھکالیا یہاں تک کہ بدن مقدس پسینہ پسینہ ہوگیا، پھر فرمایا: استواء مجہول نہیں اور کیفیت معقول نہیں اور اس پر ایمان فرض اور اس سے استفسار بدعت اور میرے خیال میں تو ضرور بدمذہب ہے، پھر حکم دیا کہ اسے نکال دو۔

کتاب الاسماء والصفات ۲/ ۱۵۰ و ۱۵۱) فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۱۳۱

یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو سزا

ایک شخص نے یزید کو امیر المومنین کہا تو حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس کو بیس تازیانے لگائے

فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۲۱۹

مسئلہ تقدیر کا بیان

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار، وہ امیر المؤمنین مولی علی رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی: انہ خطب الناس یوما (فذکر خطبتہ ثم قال) فقام الیہ رجل ممن کان شھد معہ الجمل. فقال یاامیر المؤمنین اخبرنا عن القدر. فقال بحر عمیق فلا تلجہ. قال یا امیر المؤمنین اخبرنا عن القدر. قال سر اللہ فلا تتکلفہ. قال یا امیر المؤمنین اخبرنا عن القدر. قال اما اذا ابیت فانہ امر بین امرین لا جبر ولا تفویض. قال یا امیر المؤمنین ان فلانا یقول بالاستطاعۃ. وھو حاضرک. فقال علی بہ فاقاموہ. فلما راٰہ سل سیفہ قدر اربع اصابع. فقال الاستطاعۃ تملکھا مع اللہ او من دون اللہ؟ وایاک ان تقول احدھما فترتد فاضرب عنقک. قال فما اقول یا امیر المؤمنین قال قل املکھا باللہ الذی ان شاء ملکنیھا. ترجمہ یعنی ایک دن امیر

المؤمنین خطبہ فرمارہے تھے، ایک شخص نے کہ واقعہ جمل میں امیر المؤمنین کے ساتھ تھے کھڑے ہو کر عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے، فرمایا: گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ، عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اللہ کا راز ہے زبردستی اس کا بوجھ نہ اٹھا۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین ہمیں خبر دیجئے فرمایا: اگر نہیں مانتا تو ایک امر ہے دو امروں کے درمیان، نہ آدمی مجبور محض ہے نہ اختیار اسے سپرد ہے۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین فلاں شخص کہتا ہے کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے، اور وہ حضور میں حاضر ہے، مولی علی فرمایا: میرے سامنے لاؤ، لوگوں نے اسے کھڑا کیا۔ جب امیر المؤمنین نے اسے دیکھا تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا: کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے یا خدا سے جدا مالک ہے؟ اور سنتا ہے خبردار ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہو جائیگا اور میں تیری گردن ماردوں گا۔ اس نے کہا: یا امیر المؤمنین! پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا: یوں کہہ کہ اس خدا کے دیے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے بے اس کی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں

فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۲۹۸

مولا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں، قال قیل لعلی بن ابی طالب ان ھھنا رجلا یتکلم فی المشیئۃ فقال لہ علی یا عبداللہ خلقک اللہ لما یشاء او لما شئت؟ قال بل لما یشاء قال فیمرضک اذا شاء أو اذا شئت؟ قال بل اذا شاء. قال فیمیتک اذا شاء او اذا شئت؟ قال اذا شاء. قال فیدخلک حیث شاء او حیث شئت؟ قسال بل حیث یشاء. قال واللہ لو قلت غیر ذلک لضربت الذی فیہ عیناک بالسیف. ثم تلا علی: وماتشاؤون الا ان یشاء اللہ ھو اھل التقوی واھل المغفرۃ ترجمہ مولی علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے، مولی علی نے اس سے

فرمایا، اے خدا کے بندے! خدا نے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا؟ کہا: جس لئے اس نے چاہا، فرمایا: تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے یا جب تو چاہے؟ کہا: بلکہ جب وہ چاہے۔ فرمایا: تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے؟ کہا جب وہ چاہے۔ فرمایا: تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے؟ کہا: جہاں وہ چاہے، فرمایا: خدا کی قسم تو اس کے سوا کچھ اور کہتا تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں (یعنی تیرا سر) تلوار سے مار دیتا۔ پھر مولی علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: "اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے وہ تقوی کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔"

الدر المنثور ۶/ ۱۸ و ۱۹) فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۳۰۰

آج کل تو بہت زیادہ لوگ تقدیر کے بارے میں ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں الامان الحفیظ اللہ تعالی سب کا ایمان محفوظ رکھے یہ اب مسلمان ہوا ہے ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ایک شخص نے آکر امیر المؤمنین مولی علی سے عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے۔ فرمایا: تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے۔ فرمایا: گہرا سمندر ہے اور اس میں قدم نہ رکھ، عرض کی: یا امیر المؤمنین! فرمایا اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول، عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے۔ فرمایا: " ان اللہ خالقك کما شاء او کما شئت اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا یا جیسا تو نے چاہا؟ عرض کی: جیسا اس نے چاہا: فرمایا: " فیستعملك کما شاء او کما شئت "تو تجھ سے کام ویسا لے گا جیسا وہ چاہے یا جیسا تو چاہے؟ عرض کی: جیسا وہ چاہے۔ فرمایا: "فیبعثک یوم القیمۃ کما شاء او کما شئت" تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے گا اٹھائے گا یا جس طرح تو چاہے؟۔ کہا: جس طرح وہ چاہے۔ فرمایا: "ایها السائل تقول لا حول ولا قوۃ الا بمن" اے سائل! تو کہتا ہے کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟۔ کہا: اللہ علی عظیم کی ذات سے۔ فرمایا تو اس کی تفسیر جانتا ہے؟۔ عرض کی "امیر المؤمنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں۔ فرمایا:

"ان تفسیرها لا یقدر علی طاعة الله ولا یکون قوة فی معصیة الله فی الامرین جمیعا الا بالله اس کی تفسیر یہ ہے کہ نہ طاعت کی طاقت، نہ معصیت کی قوت دونوں اللہ ہی کے دیے سے ہیں۔ پھر فرمایا:" ایها السائل الك مع الله مشیة او دون الله مشیة. فان قلت ان لك دون الله مشیة. فقد اکتفیت بها عن مشیة الله وان زعمت ان لك فوق الله مشیة فقد ادعیت مع الله شرکا فی مشیته " اے سائل: تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا بے خدا کے؟ اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے تو تو نے ارادہ الٰہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی، جو چاہے خود اپنے ارادے سے کر لے گا، خدا چاہے یا نہ چاہے، اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعوی کیا۔ پھر فرمایا: ایها السائل الله یشج ویداوی فمنه الداء ومنه الدواء اعقلت عن الله امره " ۔ اے سائل: بیشک اللہ زخم پہنچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا، کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا؟۔ اس نے عرض کی: ہاں ۔حاضرین سے فرمایا: الأن اسلم اخو کم فقوموا فصافحوا " اب تمھارا یہ بھائی مسلمان ہوا، کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔ پھر فرمایا: لو ان عندی رجلا من القدریة لاخذت برقبته ثم لا ازال اجرها حتی اقطعها فانهم یهود هذه الامة ونصاراها ومجوسها اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الٰہی سے وقوع طاقت ومعصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں، اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی اور نصرانی و مجوسی ہیں۔

یہودی اس لئے فرمایا کہ ان پر خدا کا غضب ہے اور یہود مغضوب علیہم ہیں، اور نصرانی ومجوسی اس لئے فرمایا کہ نصاری تین خدا مانتے ہیں، مجوسی یزدان واہرمن دو خالق مانتے ہیں، یہ بے شمار خالقوں پر ایمان لا رہے ہیں کہ ہر جن وانس کو اپنے افعال خالق گا رہے ہیں، و العیاذ باللہ رب العالمین۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۳۰۱

حضرت مولا علی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باہمی عقیدت

جنگ جمل ختم ہونے کے بعد حضرت مولیٰ علی مرتضی نے حضرت عائشہ کے برادر معظم محمد بن ابی بکر کو حکم دیا کہ وہ جائیں اور دیکھیں کہ حضرت عائشہ کو خدانخواستہ کوئی زخم وغیرہ تو نہیں پہنچا۔ بلکہ بعجلت تمام خود بھی تشریف لے گئے اور پوچھا۔ آپ کا مزاج کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا الحمدللہ اچھی ہوں۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرمائے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا اور تمہاری بھی۔ پھر مقتولین کی تجہیز وتکفین سے فارغ ہوکر حضرت مولیٰ علی نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی واپسی کا انتظام کیا اور پورے اعزاز واکرام کے ساتھ محمد بن ابی بکر کی نگرانی میں چالیس معزز عورتوں کے جھرمٹ میں ان کو جانب حجاز رخصت کیا۔ خود حضرت علی نے دور تک مشایعت کی، ہمراہ رہے، امام حسن میلوں تک ساتھ گئے۔ چلتے وقت حضرت صدیقہ نے مجمع میں اقرار فرمایا کہ مجھ کو علی سے نہ کسی قسم کی کدورت پہلے تھی اور نہ اب ہے۔ ہاں ساس، داماد (یا دیور، بھاوج) میں کبھی کبھی جو بات ہوجایا کرتی ہے اس سے مجھے انکار نہیں۔

حضرت علی نے یہ سن کر ارشاد فرمایا لوگو! حضرت عائشہ سچ کہہ رہی ہیں خدا کی قسم مجھ میں اور ان میں اس سے زیادہ اختلاف نہیں ہے، بہر حال خواہ کچھ ہو یہ دنیا وآخرت میں تمہارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں (اور ام المومنین)۔

اللہ اللہ! ان یارانِ پیکر صدق وصفا میں باہمی یہ رفق ومودت اور عزت واکرام اور ایک دوسرے کے ساتھ یہ معاملہ تعظیم واحترام، اور ان عقل سے بیگانوں اور نادان دوستوں کی حمایت علی کا یہ عالم کہ ان پر لعن طعن کو اپنا مذہب اور اپنا شعار بنائیں اور ان سے کدورت ودشمنی کو مولیٰ علی سے محبت وعقیدت ٹھہرائیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۳۷۹

پوچھو کیا پوچھتے ہو؟

امام ابن الانباری کتاب المصاحف میں اور امام ابو عمر بن عبدالبر کتاب العلم میں ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی: قال شھدت علی بن ابی طالب یخطب فقال فی خطبته سلونی فو اللہ لاتسألونی عن شیئ الی یوم القیمة الا حدثتکم به ترجمہ میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ، کے خطبہ میں حاضر تھا امیر المومنین نے خطبہ میں ارشاد فرمایا مجھ سے دریافت کرو خدا کی قسم قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے مجھ سے پوچھو میں بتادوں گا۔

جامع بیان العلم وفضلہ دار الفکر بیروت ۱/ ۱۳۸) فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۴۶۵

قیامت تک کا علم ظاہر فرمادیا

صحیحین بخاری ومسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاماً ماترك شیئا یکون فی مقامه ذلك الی قیام الساعة الاحدث به حفظه من حفظه ونسیه من نسیه"

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہوکر ابتدائے آفرینش سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرمادیا، کوئی چیز نہ چھوڑی، جسے یاد رہا یاد رہا، جو بھول گیا بھول گیا۔

صحیح مسلم کتاب الفتن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۹۰) فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۴۹۲

اہلِ جنت واہل نار کا معاملہ بیان فرمادیا

صحیح بخاری شریف میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:" قام فینا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتی

دخل اهل الجنة منازلهم و اهل النار منازلهم حفظ ذٰلك من حفظه ونسيه من نسيه ترجمہ ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہوکر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرمادیا۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا

صحیح البخاری قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۵۳) فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۴۹۴

علم کلی کیسے عطا کیا گیا؟

جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرۂ آئمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فرأيته عزّوجل وضع كفّه بين كتفّی فوجدت بردانامله بين ثدّی فتجلّٰی لی كل شيئ وعرفت۔ میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا اس نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا

(سنن الترمذی دارالفکر بیروت ۵/۱۶۰) فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۴۹۴

قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان کردیا

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی: لقد تركنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وما يحّرك طائر جناحيه فى السمآء الّا ذكر لنا منه علما ترجمہ۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نہ فرمادیا ہو۔

مسند احمد بن حنبل المکتب الاسلامی بیروت ۵/۱۵۳) فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۴۹۴

ساری کائنات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کردی گئی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ان الله قدرفع لی الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيامة كانّما انظر الى كفى هذه جليان من الله جلاّه لنبيّه كما جلاّه لنبيّين من قبله

بے شک میرے سامنے اللہ عزوجل نے دنیا اٹھالی ہے اور میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، اس روشنی کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے روشن فرمائی جیسے محمد سے پہلے انبیاء کے لیے روشن کی تھی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(کنز العمال موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۳۷۸ و ۴۲۰) فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۴۹۵

نگاہِ اولیاء کرام

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: زمین در نظر ایں طائفہ چو سفرہ ایست اس گروہ کی نظر میں زمین دسترخوان کی طرح ہے۔

نفحات الانس ص ۳۸۷) فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۴۶۹

سای زمین سامنے

حضرت خواجہ بہاؤ الحق والدین نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کلامِ پاک نقل کرکے فرماتے: و ما می گوئیم چوں روئے ناخنے ست ہیچ چیز از نظر ایشاں غائب نیست ہم کہتے ہیں کہ ناخن کی سطح کی طرح ہے، کوئی چیز ان کی نظر سے غائب نہیں۔

(نفحات الانس ص ۳۸۷۔۸۸) فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۴۶۹

لطیفہ

سلطان اورنگزیب محی الدین عالمگیر انار اللہ تعالیٰ برھانہ کی حکایت مشہور ہے کہ کسی مدعی ولایت کا شہرہ سن کر اس کے پاس تشریف لے گئے، اس کی عمر طویل بتائی جاتی تھی۔ سلطان نے پوچھا۔ جناب کی عمر شریف کس قدر ہے؟ کہا مجھے تحقیق تو یاد نہیں مگر جس زمانے مین سکندر ذوالقرنین امیر تیمور سے لڑ رہا تھا میں جوان تھا سلطان نے فرمایا: علاوہ کشف وکرامات درفن تاریخ ہم کمالے دارند (کشف وکرامات کے علاوہ فنِ تاریخ میں بھی کمال رکھتے ہیں۔ت)

فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۵۱۷

امت کے اعمال سے اب بھی باخبر ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مسند حارث میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: حیاتی خیر لکم تحدثون وتحدث لکم فاذا انامت کانت وفاتی خیرالکم تعرض علیّ اعمالکم فان رأیت خیرا حمدت اللہ وان رأیت شرا ذٰلك استغفرت اللہ لکم میری جینا تمہارے لیے بہتر ہی مجھ سے باتیں کرتے ہو اور ہم تمہارے نفع کی باتیں تم سے فرماتے ہیں، جب میں انتقال فرماؤں گا تو میری وفات تمہارے لیے خیر ہوگی، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جائیں گے اگر نیکی دیکھوں گا حمد الٰہی کروں گا اور دوسری بات پاؤں گا تو تمہاری مغفرت طلب کروں گا۔

(الطبقات الکبریٰ دار صادر بیروت ۲ / ۱۰۴)

فتنہ ہی ختم ہو جاتا

ابن ابی شیبہ وابویعلی وبزار وبیہقی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: قال ذکروا رجلا عند النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فذکروا قوتہ فی الجھاد واجتھادہ فی العبادۃ فاذا ھم بالرجل مقبل فقال النبی صلی اللہ

تعالٰی علیہ و الہ وسلم انی لاجدفی وجھہ سفعۃ من الشیطان فلمادنی فسلم فقال لہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ھل حدثت نفسك بانہ لیس فی القوم احد خیر منك؟ قال نعم، ثم ذھب فاختط مسجدا و وقف یصلی، فقال رسول اللہ ایکم یقوم فیقتلہ؟ فقام ابوبکر فانطلق، فوجدہ یصلی، فرجع، فقال وجدتہ قائماً یصلی، نھبت ان اقتلہ؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ایکم یقوم فیقتلہ؟ فقال عمر فصنع کما صنع ابوبکر، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ایکم یقوم فیقتلہ؟ فقال علی انا قال انت ان ادرکتہ فذھب فوجدہ قد انصرف فرجع، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ھذا اول قرن خرج فی امتی لوقتلتہ مااختلف اثنان بعدہ من امتی ۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایک شخص کی تعریف کی کہ جہاد میں ایسی قوت رکھتا ہے اور عبادت میں ایسی کوشش کرتا ہے، اتنے میں وہ سامنے سے گزرا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس کے چہرے پر شیطان کا داغ پاتا ہوں۔ اس نے پاس آکر سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے دل کی بات بتائی کہ کیوں تو نے اپنے دل میں کہا کہ اس قوم میں تجھ سے بہتر کوئی نہیں۔ کہا ہاں، پھر چلا گیا اور ایک مسجد مقرر کرکے نماز پڑھنے کھڑا ہوا، حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو اٹھ کر جائے اور اسے قتل کردے؟ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے، دیکھا وہ نماز پڑھتا ہے واپس آئے اور عرض کیا کہ میں نے اسے نماز میں دیکھا مجھے قتل کرتے خوف آیا۔ حضور نے پھر فرمایا تم میں کون ایسا ہے کہ اٹھ کر جائے اور اُسے قتل کردے؟ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اور نماز پڑھتا دیکھ کر چھوڑ آئے اور وہی عذر کیا۔ حضور نے پھر فرمایا۔ تم میں کون ایسا ہے جو اٹھ کر جائے اور اسے قتل کردے؟ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی میں حضور نے فرمایا: ہاں تم اگر اسے پاؤ۔ یہ گئے وہ جا چکا تھا۔ حضور اقدس صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میری امت سے پہلی سینگ نکلا تھا اگر یہ قتل ہو جاتا تو آئندہ امت میں کچھ اختلاف نہ پڑتا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ۶/۲۸۷و۲۸۸) فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۵۳۰

نگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال

ابو یعلٰی اور شاشی اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک میں، ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں محمد بن حاطب اور حاکم مستدرک میں بافادہ تصحیح ان کے بھائی حارث بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی: قال اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلص فامر بقتلہ فقیل انہ سرق فقال اقطعوہ ثم جیئ بہ بعد ذٰلک الی ابی بکر وقد قطعت قوائمہ فقال ابوبکر ماجدلک شیئا الاماقضی فیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم امر بقتلک فانہ کان اعلم بک فامر بقتلہ
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو، عرض کی گئی کہ اس نے چوری ہی تو کی ہے، فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ دو پھر اسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس حال میں لایا گیا کہ اس کے تمام ہاتھ پاؤں کاٹے جا چکے تھے۔ تو آپ نے فرمایا میں اس کے بغیر تیرا علاج نہیں جانتا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیرے بارے میں فیصلہ فرمایا تھا کہ اس کو قتل کر دو وہ تیرا حال خوب جانتے تھے۔ چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔

(کنز العمال ۵/۵۳۸) فتاوی رضویہ جلد ۲۹ ص ۵۳۱

اللہ والے مدد کرتے ہیں

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ ربانی "فرماتے ہیں: سیدی محمد غمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لیے جاتے تھے ان کے جانور کا پاؤں پھسلا، با آواز پکارا یا سیدی محمد یا غمری، ادھر ابن عمر حاکم صعید کو بحکم سلطان چقمق قید کیے لیے

جاتے تھے، ابن عمر نے فقیر کا نداء کرنا سنا، پوچھا یہ سیدی محمد کون ہیں؟ کہا میرے شیخ کہا میں ذلیل بھی کہتا ہوں، یا سیدی یا غمری لاحظنی اے میرے سردار اے محمد غمری! مجھ پر نظر عنایت کرو، ان کا یہ کہنا کہ حضرت سیّدی محمد غمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور مدد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں کی جان پر بن گئی، مجبورانہ ابن عمر کو خلعت دے کر رخصت کیا

(لواقح الانوار فی طبقات الاخیار مصطفی البابی مصر ۲/۸۸)

اللہ والے کی طاقت

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ ربانی "فرماتے ہیں: سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حجرہ خلوت میں وضو فرما رہے تھے ناگاہ ایک کھڑاؤں ہوا پر پھینکی کہ غائب ہوگئی حالانکہ حجرے میں کوئی راہ اس کے ہوا پر جانے کی نہ تھی۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو عطا فرمائی کہ اسے اپنے پاس رہنے دے جب تک وہ پہلی واپس آئے، ایک مدت کے بعد ملکِ شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع اور ہدایا کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے جب چور میرے سینہ پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا "یا سیدی محمد یا حنفی" اُسی وقت یہ کھڑاؤں غیب سے آکر اس کے سینہ پر لگی کہ غش کھا کر الٹا ہو گیا اور مجھے یہ برکتِ حضرت اللہ عزوجل نے نجات بخشی

(لواقح الانوار فی طبقات الاخیار مصر ۲/۹۵)

نگاہِ ولی سے بیماری ختم

سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ مقدسہ بیماری سے قریبِ مرگ ہوئیں تو وہ یوں ندا کرتی تھیں: " یاسیدی احمد یا بدوی خاطرک معی" اے میرے سردار اے احمد بدوی! حضرت کی توجہ میرے ساتھ ہے۔ ایک دن حضرت سیدی احمد کبیر بدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں، کب تک مجھے پکارے گی اور مجھ سے فریاد کرے گی تو جانتی نہیں کہ تو ایک بڑے صاحبِ تمکین (یعنی اپنے شوہر) کی حمایت میں ہے، اور جو کسی ولی کبیر کی درگاہ

میں ہوتا ہے ہم اس کی نداء پر اجابت نہیں کرتے، یوں کہہ یا سیدی محمد یا حنفی کہ یہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ تجھے عافیت بخشے گا۔ ان بی بی نے یونہی کہا، صبح کو خاصی تندرست اُٹھیں، گویا کبھی مرض نہ تھا

(لواقح الانوار فی طبقات الاخیا مصر ۲/۹۶)

جب تم بلی کی بولی نہیں جانتے

محمد شاہ بادشاہ دہلی کے حضور مجمع علماء تھا بعض کلمات منسوبہ باولیاء پر رائے زنی ہو رہی تھی، ہر ایک اپنی سی کہتا اور اعتراض کرتا ایک صاحب کہ اس جماعت میں سب سے اعلم تھے خاموش تھے، بادشاہ نے عرض کی: آپ کچھ نہیں فرماتے، فرمایا: یہ سب صاحب میرے ایک سوال کا جواب دیں تو میں کچھ کہوں۔ سب ان عالم کی طرف متوجہ ہوئے، انہوں نے فرمایا: آپ حضرات بولی کتے کی سمجھتے ہیں؟ سب نے کہا: نہ کہا بلی کی؟ کہا: نہ۔ کہا: سبحان اللہ تم مقر ہو کہ ارذل خلق اللہ کی بولی تم نہیں سمجھتے اولیاء کہ افضل خلق ہیں ان کا کلام کیونکر سمجھ لوگے۔

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۸۹

اے میرے بندے کے بندو

امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

علمائے مصر جمع ہو کر ایک مجذوب کی زیارت کو گئے انہوں نے انہیں دیکھتے ہی فرمایا: مرحبا بعبید عبدی۔ مرحبا میرے بندے کے بندے کو۔ سب پریشان ہو کر لوٹ آئے، ایک صاحب جامع ظاہر و باطن سے ملے اور شکایت کی، انہوں نے فرمایا: ٹھیک تو ہے تم سمجھے نہیں، تم خواہش نفس کے بندے ہو رہے ہو اور انہوں نے خواہش نفس کو اپنا بندہ کر لیا ہے تو انکے بندے کے بندے ہوئے۔

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۸۹

ایک قادری کی کیفیت

حضور پرنور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے جب سجدے میں گئے مقتدیوں میں سے ایک مرید کا جسم گھلنا شروع ہوا یہاں تک کہ گوشت، پوست، استخواں کسی کا نام ونشان نہ رہا صرف ایک قطرہ پانی رہ گیا۔ حضور نے بعد سلام روئی کے پھوئے میں اٹھا کر دفن فرمایا اور فرمایا: سبحان اللہ! ایک تجلی میں اپنی اصل کی طرف پلٹ گیا۔

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۹۱

ہر جگہ اسم مبارک

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لما اقترف اٰدم الخطیئۃ قال رب اسئلك بحق محمد لما غفرت لی، قال و کیف عرفت محمدا قال لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك قال صدقت یاٰدم ولو لا محمد ما خلقتك وفی روایۃ عند الحاکم فقال اللہ تعالیٰ صدقت یاٰدم انہ لاحب الخلق الی اما اذا سئلتنی بحقہ فقد غفرت لك ولو لا محمد ما غفرت وما خلقتك یعنی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطا کا ارتکاب کیا تو انہوں نے اپنے رب سے عرض کی، اے رب میرے! صدقہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما۔ رب العٰلمین نے فرمایا: تو نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو کیونکر پہچانا؟ عرض کی: جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا پایا، جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا بے شک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے، اب کہ تو نے اس کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں، اور

اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ ہوتا تو میں تیری مغفرت نہ کرتا، نہ تجھے بناتا۔

(کنز العمال ۱۱/ ۴۱۵) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۱۸۸

اللہ تعالیٰ کی وحی

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی: اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسیٰ یا عیسیٰ اٰمن بمحمد وأمر من ادرک من امتک ان یؤمنوا بہ فلولا محمد ما خلقت آدم ولولا محمد ما خلقت الجنة ولا النار ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیه لا اله الا الله محمد رسول الله فسکن۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی اے عیسیٰ! ایمان لا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور تیری امت سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں انہیں حکم کر کہ اس پر ایمان لائیں کہ اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ ہوتا میں آدم کو نہ پیدا کرتا، نہ جنت دوزخ بناتا، جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اسے جنبش تھی میں نے اس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا، پس ٹھہر گیا۔

المستدرک للحاکم دار الفکر بیروت ۲/ ۶۱۵) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۱۹۱

شانِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا، عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا۔ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا۔ آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا۔ فوراً جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نازل ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے: ان کنت اتخذت ابراهیم خلیلاً فقد اتخذتک من قبل حبیباً وان کنت کلمت موسیٰ فی الارض تکلیماً فقد کلمتک فی السماء۔ وان کنت خلقت عیسیٰ من روح القدس فقد خلقت اسمک من قبل ان اخلق الخلق بألفی سنة ولقد وطئت فی السماء موطئاً لم یطأه احد قبلک ولا یطأه احد

بعدک۔ وان کنت اصطفیت آدم فقد ختمت بک الانبیاء وما خلقت خلقاً اکرم علی منک (وساق الحدیث الی ان قال) ظلّ عرشی فی القیامة علیک ممدود وتاج الحمد علی رأسک معقود وقرنت اسمک مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی۔ ولقد خلقت الدنیا واهلها لاعرفهم کرامتک ومنزلتک عندی، ولولاک ما خلقت الدنیا۔ اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا، تمہیں حبیب کیا۔ اور اگر موسیٰ سے زمین میں کلام فرمایا، تم سے آسمان میں کلام کیا۔ اور اگر عیسیٰ کو روح القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینشِ خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔ اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کو رسائی ہو۔ اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تمہیں ختم الانبیاء کیا اور تم سے زیادہ عزت وکرامت والا کسی کو نہ بنایا، قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گسترده، اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میری یاد نہ ہو، جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ اور بیشک میں نے دنیا واہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت ومنزلت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

تاریخ دمشق الکبیر دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۹۶، ۲۹۷)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۱۹۳

حضرت داؤد علیہ السلام اور شانِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم:

اوحی فی الزبور یا داؤد انه سیأتی بعدک من اسمه احمد و محمد صادقاً نبیاً لا اغضب علیه ابداً ولا یغضبنی ابداً (الی قوله) امته مرحومة اعطیتهم من النوافل مثل ما اعطیت الانبیاء وافترضت علیهم الفرائض التی افترضت علی الانبیاء والرسل حتی یأتونی یوم القیامة نورهم مثل نور الانبیاء (الی ان قال) یا داؤد فانی فضلت محمداً وامته علی الامم کلها۔ اللہ

تعالیٰ نے زبور مقدس میں وحی بھیجی: اے داؤد عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد و محمد ہے، میں کبھی اس سے ناراض نہ ہوں گا اور نہ وہ کبھی میری نافرمانی کرے گا۔ اس کی امت امت مرحومہ ہے، میں نے انھیں وہ نوافل عطا کئے جو پیغمبروں کو دیے، اور ان پر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیاء اور رسل پر فرض تھے، یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہوں گے کہ ان کا نور مثل نور انبیاء کے ہوگا۔ اے داؤد! میں نے محمد کو سب سے افضل کیا۔ اور اس کی امت کو تمام امتوں پر فضلیت بخشی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(دلائل النبوۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/۳۸۰) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۱۹۳

قیامت کا منظر یوں بھی بیان کرو:

حاکم و بیہقی کتاب الرؤیۃ میں عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انا سید الناس یوم القیامۃ ولا فخر ما من احد الا وھو تحت لوائی یوم القیامۃ ینتظر الفرج وان معی لواء الحمد انا مشی ویمشی الناس معی حتی اتی باب الجنۃ فاستفتح فیقال من ھذا ؟فاقول محمد، فیقال مرحبا بمحمد، فاذا رایت ربی خررت لہ ساجدا انظر الیہ میں روز قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں اور کچھ افتخار نہیں، ہر شخص قیامت میں میرے ہی نشان کے نیچے کشائش کا انتظار کرتا ہوگا، اور میرے ہی ساتھ لوائے حمد ہوگا، میں جاؤں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے، یہاں تک کہ در جنت پر تشریف لے جاکر کھلواؤں گا پوچھا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا محمد کہا جائے گا: مرحبا محمد کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا اس کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا اس کے وجہ کریم کی طرف نظر کرتا۔

کنز العمال ۱۱/۴۳۴) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۰۱

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اونٹنی پر سوار ہوں گے

ابن زنجویہ فضائل الاعمال میں کثیر بن مرہ حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تبعث ناقۃ ثمود لصالح فیرکبھا من عند قبرہ حتی توافی بہ المحشر قال معاذ اذن ترکب العضباء یارسول اللہ! قال لا ترکبھا ابنتی وانا علی البراق اختصصت بہ من دون الانبیاء یومئذ ویبعث بلال علی ناقۃ من نوق الجنۃ ینادی علی ظھرھا بالاذان فاذا سمعت الانبیاء وامھا اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ قالوا ونحن نشھد علی ذٰلک یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صالح علیہ الصلوۃ والسلام کیلئے ناقہ ثمود اٹھایا جائے گا وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہوکر میدان محشر میں آئیں گے (فقیر کہتا ہے غفراللہ تعالیٰ لہ عشاق کی عادت ہے کہ جب کسی جمیل باعزت کی کوئی خوبی سنتے ہیں فوراً ان کی نظر اپنے محبوب کی طرف جاتی ہے کہ اس کے مقابل اس کے لیے کیا ہے۔) اسی بناء پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کی: اور یارسول اللہ! حضور اپنے ناقہ مقدسہ عضباء پر سوار ہوں گے۔ فرمایا: نہ، اس پر تو میری صاحبزادی سوار ہوگی اور میں براق پر تشریف رکھوں گا کہ اس روز سب انبیاء سے الگ خاص مجھی کو عطا ہوگا، اور ایک جنتی اونٹنی پر بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا حشر ہوگا کہ عرصاتِ محشر میں اس کی پشت پر اذان دے گا۔ جب انبیاء اور ان کی امتیں اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ سنیں گے سب بول اٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں۔

تہذیب تاریخ دمشق الکبیر دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۳۱۲)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۱۴

سارے نبی تیرے در کے سوالی

امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فرماتے ہیں: انی لقائم انتظر امتی تعبر الصراط اذا جاء عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال ھٰذہ الانبیاء قدجاء تک یا محمد یسألون اوقال یجتمعون الیک یدعوا اللہ ان یفرق بین جمیع الامم الی حیث یشاء اللہ لعظم ماھم فیہ فالخلق ملجمون فی العرق فاما المؤمن فھو علیہ کالز کمۃ واما الکافر فیتغشاہ الموت قال قال یا عیسٰی انتظر حتی ارجع الیک قال فذھب نبی اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقام تحت العرش فلقی مالم یلق ملک مصطفی ولا نبی مرسل۔ میں کھڑا ہوا اپنی امت کا انتظار کرتا ہوں گا کہ صراط پر گزر جائے، اتنے میں عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر عرض کریں گے کہ اے محمد! یہ انبیاء اللہ حضور کے پاس التماس لے کر آئے ہیں کہ حضور اللہ تعالٰی سے عرض کردیں وہ امتوں کی اس جماعت کو جہاں چاہے تفریق کردے کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں، پسینہ لگا کی مانند ہوگیا ہے (حدیث میں فرمایا) مسلمان پر تو مثل زکام کے ہوگا، اور کافروں کو اس سے موت گھیر لے گی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرمائیں گے: اے عیسٰی! آپ انتظار کریں یہاں تک کہ میں واپس آؤں۔ پھر حضور زیر عرش جاکر کھڑے ہوں گے وہاں وہ پائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملا نہ کسی نبی مرسل نے پایا۔

(مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۷۸

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۲۶

نورانی منبر پر جلوہ گر ہوں گے

صحیح ابن حبان میں انھیں سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان لکل نبی یوم القیامۃ منبر من نور وانی لعلی اطولھا وانورھا فیجیئ منادٍ ینادی این النبی الامی؟ قال فیقول الانبیاء کلنا نبی امی فالی اینا ارسل فیرجع الثانیۃ فیقول این النبی الامی العربی قال فینزل محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حتی یاتی باب الجنۃ فیقرعہ (وساق الحدیث الی ان

قال) فیفتح لہ فیدخل فیتجلی لہ الرب تبارک وتعالٰی ولا یتجلی لشیئ قبلہ فیخرلہ ساجدا قیامت میں ہر نبی کے لئے ایک منبر نور کا ہوگا، اور میں سب سے زیادہ بلند ونورانی منبر پر ہوں گا، منادی آکر ندا کرے گا کہاں ہیں نہ نبی امی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ انبیاء کہیں گے ہم سب نبی امی ہیں کسے یاد فرمایا ہے، منادی واپس جائے گا، دوبارہ آکر یوں ندا کرے گا: کہاں ہیں نبی امی عربی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے منبر اطہر سے اتر کر جنت کو تشریف لے جائیں گے، دروازہ کھلوا کر اندر جائیں گے، رب عز جلالہ ان کے لئے تجلی فرمائے گا اور ان سے پہلے کسی پر تجلی نہ کرے گا۔ حضور اپنے رب کے لئے سجدہ میں گریں گے۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(موارد الظمان ص ۶۴۳ و ۶۴۴) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۲۸

یارسول اللہ المدد:

صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور تصانیف طبرانی وابن ابی حاتم وابن مردویہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: یقوم المؤمنون حتی تزلف لھم الجنۃ فیأتون اٰدم فیقولون یا ابانا استفتح لنا الجنۃ فیقول وھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذٰلک ولکن اذھبوا الی بنی ابراھیم خلیل اللہ قال فیقول ابراھیم لست بصاحب ذٰلک انما کنت خلیلا من وراء وراء اعمدوا الی موسٰی الذی کلمہ اللہ تکلیما قال فیأتون موسٰی فیقول لست بصاحب ذٰلک اذھبوا الی عیسی کلمۃ اللہ وروحہ فیقول عیسٰی لست بصاحب ذٰلک فیأتون محمدا فیقوم فیؤذن لہ الحدیث. ھذا حدیث مسلم وعند الباقین اذا جمع اللہ الاولین والاٰخرین وقطی بینھم وفرغ من القضاء یقول المؤمنون قد قطی بیننا ربنا وفرغ من القضاء یقول

المومنون فمن یشفع لنا الی ربنا فیقولون قد قجی ربنا وفرغ من القضاء قم انت فاشفع لنا الی ربنا ائتوا نوحا (وساق الحدیث الی ان قال) فیاعیسٰی فیقول ادلکم علی العربی الامّی فیأتونی فیأذن اللہ لی ان اقوم الیہ فیثور مجلسی من اطیب ریح شمّھا احد قط حتی اٰتی ربی فیشفعنی ویجعل لی نورا من شعور أسی الی ظفر قدمی یعنی جب مسلمانوں کا حساب کتاب اور ان کا فیصلہ ہوچکے گا، جنت ان سے نزدیک کی جائیگی۔ مسلمان آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے کہ ہمارا حساب ہوچکا آپ حق سبحانہ، سے عرض کرکے ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوا دیجئے۔ آدم علیہ السلام عذر کرینگے اور فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم نوح کے پاس جاؤ۔ وہ بھی انکار کرکے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس بھیجیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم موسیٰ کلیم اللہ کے پاس جاؤ۔ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں مگر تم عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ کے پاس جاؤ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں مگر تمہیں عرب والے نبی امّی کی طرف راہ بتاتا ہوں۔ لوگ میری خدمت میں حاضر آئیں گے، اللہ تعالیٰ مجھے اذن دے گا، میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوشبو مہکے گی جو آج تک کسی دماغ نے نہ سونگھی ہوگی، یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا، وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک نور کردے گا۔

(صحیح مسلم ۱/۱۱۲) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۲۸

یہودی کو تھپڑ ماردیا

اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند اور ابن ابی شیبۃ مصنف میں امام مکحول تابعی سے راوی، امیر المومنین عمر کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس سے فرمایا: قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی، میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔ یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا۔ امیر المومنین نے اس کے طپانچہ مارا۔ یہودی نے بارگاہ رسالت میں نالشی آیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین کو تو حکم دیا تم نے اس کو تھپڑ مارا ہے راضی کرلو،

اور یہودی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا: بل یا یہودی اٰدم مصفی اللہ ابراھیم خلیل اللہ وموسٰی نجی اللہ وعیسٰی روح اللہ وانا حبیب اللہ بل یا یہودی تسمّی اللہ باسمین سمی بھما امتی ھو السلام وسمی بھا امتی المسلمین وھو المؤمن وسمی بھا امتی المؤمنین بل یا یہودی ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی ادخلھا وھی محرمۃ علی الامم حتی تدخلھا امتی بلکہ او یہودی! آدم صفی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ اور عیسیٰ روح اللہ ہیں، اور میں حبیب اللہ ہوں۔ بلکہ او یہودی! اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے۔ اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا، اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا۔ بلکہ او یہودی! بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں تشریف لے جاؤں۔ اور سب امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت داخل ہو۔

(المصنف لابن ابی شیبۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۶/۳۳۱

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۳۱

حسنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حاکم کتاب الکنی اور طبرانی اوسط اور بیہقی وابونعیم دلائل النبوۃ میں، اور ابن عساکر ودیلمی وابن بلال ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: قال لی جبریل قلبت الارض مشارقھا ومغاربھا فلم اجد رجلا افضل من محمد ولم اجد بنی اب افضل من بنی ھاشم۔ جبریل نے مجھ سے عرض کی: میں نے پورب پچھم ساری زمین الٹ پلٹ کر دیکھی کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا۔

(المعجم الاوسط ۷/۱۵۵) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۳۴

ایک فرشتہ حاضر ہوا :

ابونعیم کتاب المعرفہ میں، اور ابن عساکر عبداللہ بن غنم سے راوی، ہم خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر تھے، ناگاہ ایک ابر آیا، حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سلّم علی ملك ثم قال لی، لم ازل استأذن ربی فی لقائك حتی کان ھٰذا او ان اذن لی وانی ابشرك انه لیس احد اکرم علی الله منك۔ مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی: مدت سے میں اپنے رب سے قدمبوسی حضور کی اجازت مانگتا تھا یہاں تک کہ اب اس نے اذن دیا، میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔

(الجامع الصغیر ۲/۲۸۹) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۳۵

کنجیاں عطا کی گئیں

امام ابوزکریا یحیٰی بن عائذ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا قصہ ولادت اقدس میں فرماتی ہیں: مجھے تین شخص نظر آئے گویا آفتاب ان کے چہروں سے طلوع کرتا ہے، ان میں ایک نے حضور کو اٹھا کر ایک ساعت تک اپنے پروں میں چھپایا اور گوش اقدس میں کچھ کہا کہ میری سمجھ میں نہ آیا اتنی بات میں نے بھی سنی کہ عرض کرتا ہے: ابشر یا محمد! فما بقی لنبی علم الا وقد اعطیته فانت اکثرهم علما واشجعهم قلباً معك مفاتیح النصرة قد البست الخوف والرعب لایسمع احد بذکرك الا وجل فؤاده وخاف قلبه وان لم یرك یا خلیفة الله۔ اے محمد! مژدہ ہو کہ کسی نبی کا کوئی علم باقی نہ رہا جو حضور کو نہ ملا ہو، تو حضور ان سب سے علم میں زائد اور شجاعت میں فائق ہیں جو نصرت کی کنجیاں حضور کے ساتھ ہیں، حضور کو رعب دبدبہ کا جامہ پہنایا ہے، جو حضور کا نام پاک سنے گا اس کا جی ڈر جائے گا اور دل سہم جائے گا اگرچہ حضور کو دیکھا نہ ہو اے اللہ کے نائب ابن عباس فرماتے ہیں: کان ذٰلك رضوان خازن الجنان یہ رضوان

داروغہ جنت تھے، علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(الخصائص الکبرٰی ۱/۴۹) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۳۶

یا اول یا آخر

مولانا فاضل علی قاری شرح شفا میں علامہ تلمسانی سے ناقل، ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے آکر مجھے یوں سلام کیا: السلام علیك یا اول، السلام علیك یاآخر، السلام علیك یا ظاهر، السلام علیك یاباطن۔ اے اول آپ پر سلام، اے آخر آپ پر سلام، اے ظاہر آپ پر سلام، اے باطن آپ پر سلام۔ میں نے کہا: اے جبریل! یہ تو خالق کی صفتیں ہیں مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہیں؟ عرض کی: میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء ومرسلین پر خصوصیت بخشی ہے، اپنے نام وصفت سے حضور کے لئے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں۔ حضور اول نام رکھا ہے کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں۔ اور آخر اس لئے کہ ظہور میں سب سے مؤخر۔ اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں اور باطن اس لئے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کے باپ آدم (علیہ الصلوۃ والسلام) کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔ میں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجا یہاں تک کہ حق جل وعلا نے حضور کو مبعوث کیا۔ خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے۔ اور اللہ تعالٰی کی طرف سے اس کے حکم سے بلاتے اور چراغ تاباں۔ اور ظاہر اس لئے حضور کا نام رکھا کہ اس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا اور حضور کا شرف وفضل سب آسمان وزمین پر آشکارا کیا، تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجا، اللہ تعالٰی حضور پر درود بھیجے، حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد۔ اور حضور کا رب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں۔ یہ عظیم بشارت سن کر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: الحمدلله الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی

اسمی وصفتی ۔حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام اور صفت ہیں۔

شرح الشفاء للملا علی القاری ۱/۵۱۵) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۴۵

درخت بھی رسول اللہ ﷺ کو جانتے ہیں

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راویت فرماتے ہیں ، ابوطالب چند سردارانِ قریش کے ساتھ ملک شام کو گئے ، حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمراہ تشریف فرما تھے، جب صومعہ راہب یعنی بحیرا کے پاس اترے، راہب صومعہ سے نکل کران کے پاس آیا، اور اس سے پہلے جو قافلہ جاتا تھا راہب نہ آتا، نہ اصلا ملتفت ہوتا، اب کی بار خود آیا اور لوگوں کے بیچ گزرتا ہوا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا، حضور اقدس کا دست مبارک تھام کر بولا : ھذا سید العلمین ھذا رسول رب العلمین یبعثه اللہ رحمة للعلمین یہ تمام جہان کے سردار ہیں، یہ رب العالمین کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں تمام عالم کے لئے رحمت بھیجے گا۔ سرداران قریش نے کہا: تجھے کیا معلوم ہے؟ کہا: جب تم اس گھاٹی سے بڑھے کوئی درخت وسنگ نہ تھا جو سجدے میں نہ گرے، اور وہ نبی کے سوا دوسروں کو سجدہ نہیں کرتے، اور میں انہیں مہر نبوت سے پہچانتا ہوں، ان کے استخوانِ شانہ کے نیچے سیب کے مانند ہے۔ پھر راہب واپس گیا اور قافلہ کے لیے کھانا لایا، حضور تشریف نہ رکھتے تھے، آدمی طلب کو گیا، تشریف لائے، ابر سر پر سایہ گستر تھا۔ راہب بولا: انظروا الیه غمامة تظله، وہ دیکھو ابر ان پر سایہ کئے ہے۔ قوم نے پہلے سے درخت کا سایہ گھیر لیا تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جگہ نہ پائی دھوپ میں تشریف فرما ہوئے، فوراً پیڑ کا سایہ حضور پر جھک آیا۔ راہب نے کہا: انظروا الی فیئ الشجرة مال الیه ۔وہ دیکھو پیڑ کا سایہ انکی طرف جھکتا ہے۔

(سنن جامع الترمذی ۳/۳۵۶ و۳۵۷) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۵۶

ہاتفِ غیب

ابونعیم حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ، یہ ایک شب صحرائے شام میں تھے، ہاتف جن نے انہیں بعثت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر دی۔ صبح راہب کے پاس جا کر قصہ بیان کیا، کہا: قد صدقوك يخرج من الحرم ومهاجرة الحرم وهو خير الانبياء ،جنوں نے تجھ سے سچ کہا، حرم سے ظاہر ہونگے اور حرم کو ہجرت فرمائیں گے، اور وہ تمام انبیاء سے بہتر ہیں۔

(الخصائص الکبریٰ ۱/۱۰۷) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۵۷

آسمان پر پہرہ

خرائطی و ابن عساکر مرداس بن قیس دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ، میں خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا حضور کے پاس کہانت کا ذکر تھا کہ بعثت اقدس سے کیونکر متغیر ہوگئی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے یہاں اس کا ایک واقعہ گزرا ہے میں حضور میں عرض کروں۔ ہماری ایک کنیز تھی خاصہ نام، کہ ہمارے علم میں ہر طرح نیک تھی، ایک دن آکر بولی: ایک گروہ دوس! تم مجھ میں کوئی بدی جانتے ہو؟ ہم نے کہا: بات کیا ہے؟ کہا: میں بکریاں چراتی تھی ، دفعۃً ایک اندھیرے نے مجھے گھیرا اور وہ حالت پائی جو عورت مرد سے پاتی ہے مجھے حمل کا گمان ہے، جب ولادت کے دن قریب آئے ایک عجیب الخلق لڑکا جنی جس کے کتے کے سے کان تھے وہ ہمیں غیب کی خبریں دیتا اور جو کچھ کہتا اس میں فرق نہ آتا ، ایک دن لڑکوں میں کھیلتے کھیلتے کودنے لگا اور تہبند پھینک دیا اور بلند آواز سے چلّایا! اے خرابی! خدا کی قسم اس پہاڑ کے پیچھے گھوڑے ہیں ان میں خوبصورت خوبصورت نوعمر۔ یہ سن کر ہم سوار ہوئے ، ویسا ہی پایا۔ سواروں کو بھگایا، غنیمت لوٹی۔ جب حضور کی بعثت ہوئی اس دن سے جو خبریں دیتا جھوٹ ہوتیں۔ ہم نے کہا تیرا برا ہو یہ کیا حال ہے؟ بولا مجھے خبر نہیں کہ جو مجھ سے سچ کہتا تھا اب کیوں جھوٹ بولتا ہے، مجھے اس گھر میں تین دن بند کردو۔ ہم نے ایسا ہی کیا، تین دن پیچھے کھولا،

دیکھیں تو وہ ایک آگ کی چنگاری ہو رہا ہے۔ بولا: اے قوم دوس! حرست السماء وخرج خیر الانبیاء آسمان پر پہرہ مقرر ہوا اور بہترین انبیاء نے ظہور فرمایا۔ ہم نے کہا: کہاں؟ کہا: مکہ میں، اور میں مرنے کو ہوں، مجھے پہاڑ کی چوٹی پر دفن کردینا، مجھ میں آگ بھڑک اٹھے گی، جب ایسا دیکھو باسمك اللهم (تیرے نام سے اے اللہ!) کہہ کر مجھے تین پتھر مارنا میں بجھ جاؤں گا۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ چند روز بعد حاجی لوگ آئے اور ظہور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خبر لائے

(تاریخ دمشق الکبیر دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۱۵۶)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۵۸

امامِ اہلِ سنت کا خواب

الحمد للہ اس رسالہ تجلی الیقین کے زمانہ تصنیف میں مصنف نے خواب دیکھا کہ میں اپنی مسجد میں ہوں، چند دشمنانِ رسول آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی فضیلت مطلقہ میں بحث کرنے لگے۔ مصنف نے دلائل صریحہ سے انہیں ساکت کردیا کہ خائب وخاسر چلے گئے۔ پھر مصنف نے اپنے مکان کا قصد کیا (یہ مسجد شارع عام پر واقع ہے، دروازہ سے نکل کر چند سیڑھیاں ہیں کہ ان سے اتر کر سڑک ملتی ہے، اس کے جنوب کی طرف ہندوؤں کے مندر اور ان کا کنواں ہے) مصنف ابھی اس زینہ سے نہ اترا تھا کہ بائیں ہاتھ کی طرف سے ایک مادہ خوک (خنزیر) اور اس کے ساتھ اس کا بچہ سڑک پر آتے دیکھا، جب زینہ مذکورہ کے قریب آئے اس بچہ نے مصنف پر حملہ کرنا چاہا، اس کی ماں نے اسے دوڑ کر روکا، اور غالباً اس کے منہ پر تپانچہ مارا۔ بہرحال اسے سختی کے ساتھ جھڑکا۔ اور ان بدمذہبوں کی طرف اشارہ کرکے بولی: دیکھتا نہیں کہ یہ تیرے بڑے تو اس شخص سے جیتے نہیں تو اس پر کیا حملہ کرے گا۔ یہ کہہ کر وہ سوئر یا اس کا بچہ دونوں اس ہندو کنویں کی طرف بھاگتے چلے گئے والحمد للہ رب العلمین۔ اس خواب سے مصنف نے بعونہٖ تعالیٰ قبول رسالہ پر استدلال کیا، والحمد للہ۔

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۶۶

بشارتِ عظمیٰ

اس سے کچھ پہلے مصنف نے یعنی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کے پھاٹک کے آگے شارع عام پر کھڑا ہوں، اور بہت دبیر بلور کا ایک فانوس ہاتھ میں ہے، میں اسے روشن کرنا چاہتا ہوں، دو شخص داہنے بائیں کھڑے ہیں وہ پھونک مار کر بجھا دیتے ہیں، اتنے میں مسجد کی طرف سے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے، واللہ العظیم۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی وہ دونوں مخالف ایسے غائب ہوگئے کہ معلوم نہیں آسمان کھا گیا یا زمین میں سما گئے۔ حضور پرنور ملجائے بیکساں مولائے دل وجاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس سگ بارگاہ کے پاس تشریف لائے، اور اتنے قریب رونق افروز ہوئے کہ شاید ایک بالشت یا کم کا فاصلہ ہو، اور بکمال رحمت ارشاد فرمایا: پھونک مار، اللہ روشن کرے گا۔ مصنف نے پھونکا، وہ نور عظیم پیدا ہوا کہ سارا فانوس اس سے بھر گیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۶۶

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا خوفِ خدا

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف وخشیت کا غلبہ تھا، گریہ وزاری فرمارہی تھیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یا ام المومنین! کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں کہ رب العزت جل وعلا نے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا؟ ام المومنین نے فرمایا: فرّجت عنی فرّج الله عنك۔ تم نے میرا غم دور کیا اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کرے۔ خود حدیث میں ہے، حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان الله ابی لی ان اتزوج أو ازوج الا اهل الجنة۔ بے شک اللہ عزوجل نے میرے لئے نہ مانا کہ میں نکاح میں لانے یا نکاح میں دینے کا معاملہ کروں مگر اہل جنت سے۔

تاریخ دمشق الکبیر ۷۳/۱۱۰) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۸۳

ہاتھ پکڑوں گا

حارث سعدی، یہ بھی شرف اسلام وصحبت سے مشرف ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے تھے، راہ میں قریش نے کہا: اے حارث! تم اپنے بیٹے کی سنو، وہ کہتے ہیں مردے جئیں گے، اور اللہ نے دو گھر جنت و نار بنا رکھے ہیں۔ انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ: اے میرے بیٹے! حضور کی قوم حضور کی شاکی ہے۔ فرمایا: ہاں میں ایسا فرماتا ہوں، اور اے میرے باپ! جب وہ دن آئے گا تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتادوں گا کہ دیکھو یہ وہ دن ہے یا نہیں جس کی میں خبر دیتا تھا یعنی روز قیامت۔ حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے: اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو ان شاء اللہ نہ چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہ فرمالیں

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ فی دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۱۴۳)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۹۳

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک

امام ابونعیم دلائل النبوۃ میں بطریق محمد بن شہاب الزہری ام سماعہ اسماء بنت ابی رہم، وہ اپنی والدہ سے راوی ہیں، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے وقت حاضر تھی، محمد صلی اللہ تعالیٰ کم سن بچے کوئی پانچ برس کی عمر شریف، ان کے سرہانے تشریف فرما تھے۔ حضرت خاتون نے اپنے ابن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کی، پھر کہا:۔

بارک فیک اللہ من غلام　　یا ابن الذی من حومۃ الحمام

نجا بعون الملک المنعام　　فودی غداۃ الضرب بالسہام

بمائۃ من ابل سوام　　ان صح ما ابصرت فی المنام

فانت مبعوث الی الانام　　من عند ذی الجلال والاکرام

تبعث فی الحل وفی الحرام　　تبعث فی التحقیق والاسلام

دین ابیک البر ابراہام　　فاللہ انہاک عن الاصنام

ان لا توالیہا مع الاقوام

اے ستھرے لڑکے! اللہ تجھ میں برکت رکھے۔ اے بیٹے ان کے جنہوں نے مرگ کے گھیرے سے نجات پائی بڑے انعام والے بادشاہ اللہ عزوجل کی مدد سے، جس صبح کو قرعہ ڈالا گیا سو بلند اونٹ ان کے فدیہ میں قربان کئے گئے، اگر وہ ٹھیک اترا جو میں نے خواب دیکھا ہے تو تو سارے جہان کی طرف پیغمبر بنایا جائے گا جو تیرے نکوکار باپ ابراہیم کا دین ہے، میں اللہ کی قسم دے کر تجھے بتوں سے منع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا۔

المواہب اللدنیہ بحوالہ دلائل النبوۃ المقصد الاول المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۱۶۹)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۰۱

عالم کو جواب

سید احمد مصری حواشی در میں ناقل کہ ایک عالم رات بھر مسئلہ ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں متفکر رہے کہ کیونکر تطبیق اقوال ہو۔ اسی فکر میں چراغ پر جھک گئے کہ بدن جل گیا۔ صبح ایک لشکری آیا کہ میرے یہاں آپ کی دعوت ہے۔ راہ میں ایک ترہ فروش ملے کہ اپنی دکان کے آگے باٹ ترازو لئے بیٹھے ہیں، انہوں نے اٹھ کر ان عالم کے گھوڑے کی باگ پکڑی اور یہ اشعار پڑھے:

امنت ان ابا النبی وامہ　　احیاہما الحی القدیر الباری

حتی لقد شہدا لہ برسالۃ　　صدق فتلک کرامۃ المختار

وبہ الحدیث ومن یقول بضعفہ　　فہو الضعیف عن الحقیقۃ عاری

یعنی میں ایمان لایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماں باپ کو اس زندہ ابدی قادر مطلق خالق عالم جل جلالہ نے زندہ کیا یہاں تک کہ ان دونوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیغمبری کی گواہی دی، اے شخص اس کی تصدیق کر کہ یہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

اعزاز کے واسطے ہے اور اس باب میں حدیث وارد ہوئی جو اسے ضعیف بتائے وہ آپ ہی ضعیف اور علم حقیقت سے خالی ہے۔

یہ اشعار سنا کر ان عالم سے فرمایا: اے شیخ! انہیں لے اور نہ رات کو جاگ نہ اپنی جان کو فکر میں ڈال کہ تجھے چراغ جلادے، ہاں جہاں جارہا ہے وہاں نہ جا کہ لقمہ حرام کھانے میں نہ آئے۔ ان کے اس فرمانے سے وہ عالم بیخود ہوکر رہ گئے، پھر انہیں تلاش کیا پتا نہ پایا اور دکانداروں سے پوچھا، کسی نے نہ پہچانا، سب بازار والے بولے: یہاں تو کوئی شخص بیٹھتا ہی نہیں۔ وہ عالم اس ربانی ہادی، غیب کی ہدایت سن کر مکان کو واپس آئے لشکری کے یہاں تشریف نہ لے گئے۔

اے شخص! یہ عالم بہ برکت علم، نظر عنایت سے ملحوظ تھے کہ غیب سے کسی ولی کو بھیج کر ہدایت فرمادی خوف کر کہ تو اس ورطہ میں پڑ کر معاذ اللہ کہیں مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا باعث ایذاء نہ ہو جس کا نتیجہ معاذ اللہ بڑی آگ دیکھنا ہو۔ اللہ عزوجل ظاہر و باطن میں مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سچی محبت سچا ادب روزی فرمائے اور اسباب مقت (ناراضگی) وحجاب و بیزاری وعتاب سے بچائے آمین آمین آمین!

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ۲/۸۱) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۰۳

ذکر کرنے والوں کی وجہ سے عذاب دور ہوتا ہے

رب العزت جل وعلا فرماتا ہے: انی لاھم باھل الارض عذاباً فاذا نظرت الی عمار بیوتی والمتحابین فیّ والمستغفرین بالاسحار صرفت عنھم۔ البیھقی فی الشعب عن انس بن مالك رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم قال ان الله تعالی یقول الحدیث میں زمین والوں پر عذاب اتارنا چاہتا ہوں جب میرے گھر آباد کرنے والے اور میرے لئے باہم محبت رکھنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والے دیکھتا ہوں اپنا غضب ان سے پھیر دیتا ہوں۔ (بیہقی نے شعب

الایمان میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہ فرمایا اللہ تعالٰی یہ حدیث بیان فرماتا ہے۔ت)

(شعب الایمان ۶/۵۰۰) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۸۲

بچوں کے سبب عذاب دور

حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لولا عباد لله رکع وصبیة رضع وبھائم رتع تصب علیکم العذاب صبا ثم رض رضا۔ اگر نہ ہوتے اللہ تعالٰی کے نمازی بندے اور دودھ پیتے بچے اور گھاس چرتے چوپائے تو بیشک عذاب تم پر سختی ڈالا جاتا پھر مضبوط ومحکم کردیا جاتا

(السنن الکبری ۳/۳۴۵) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۸۲

۱۰۰ لوگوں سے عذاب دور

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ان الله تعالی لیدفع بالمسلم الصالح عن مائة اھل بیت من جیرانه البلاء بیشک اللہ عزوجل نیک مسلمان کے سبب اس کے ہمسائے میں سوگھروں سے بلا دفع فرماتا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے یہ حدیث روایت فرما کر آیہ کریمہ **ولو لا دفع الله الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض** تلاوت کی۔

(الترغیب والترہیب ۳/۳۶۳) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۸۲

اولیاءِ کرام کی وجہ سے اللہ کا کرم ہوتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لن تخلو الارض من اربعین رجلا مثل ابراھیم خلیل الرحمن فیھم تسقون وبھم تنصرون۔ زمین ہرگز خالی نہ ہوگی چالیس اولیاء سے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرتو پر ہوں گے، انہیں کے سبب تمہیں

مینہ ملے گا اور انہیں کے سبب مدد پاؤ گے

(المعجم الاوسط حدیث ۴۱۱۳ مکتبۃ المعارف ریاض ۵/۶۵)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۸۴

جنکے دل انبیاء علیہم السلام جیسے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فرماتے ہیں

بیشک اللہ تعالیٰ کے لیے خلق میں تین سو اولیاء ہیں کہ ان کے دل قلب آدم پر ہیں، اور چالیس کے دل قلب موسیٰ اور سات کے قلب ابراہیم، اور پانچ کے قلب جبریل، اور تین کے قلب میکائیل، اور ایک کا دل قلب اسرافیل پر ہے علیہم الصلوٰۃ والتسلیم۔ جب وہ ایک مرتا ہے تین میں سے کوئی ایک اس کا قائم مقام ہوتا ہے، اور جب ان میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو پانچ میں سے اس کا بدل کیا جاتا ہے اور پانچ والے کا عوض سات اور سات کا چالیس اور چالیس کا تین سو اور تین سو کا عام مسلمین سے، فبھم یحیی ویمیت ویمطر وینبت ویدفع البلاء۔ انہیں تین سو چھپن اولیاء کے ذریعہ سے خلق کی حیات موت، مینہ کا برسنا، نباتات کا اُگنا، بلاؤں کا دفع ہونا ہوا کرتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء دار الکتاب العربی بیروت ۱/۹)

(فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۸۴)

صحابہ کرام امان ہیں امت کے لئے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فرماتے ہیں النجوم امنۃ للسماء فاذا ذھبت النجوم اتی السماء ما توعد، وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذھبت اتی اصحابی مایوعدون، واصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی مایوعدون۔ ستارے امان ہیں آسمان کے لئے، جب ستارے جاتے رہیں گے آسمان پر وہ آئے گا جس کا اس سے وعدہ ہے یعنی شق ہونا فنا ہو جانا۔ اور میں امان ہوں اپنے اصحاب کے لئے جب میں تشریف

لے جاؤں گا میرے اصحاب پر وہ آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی مشاجرات۔ اور میرے صحابہ امان ہیں میری امت کے لیے، جب میرے صحابہ نہ رہیں گے میری امت پر وہ آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی ظہور کذب ومذاہب فاسدہ وتسلط کفار۔

صحیح مسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۳۸۸) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۸۸

آگیا وہ نور والا جسکا سارا نور ہے

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا: کان من دلالات حمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کل دابۃ کانت لقریش نطقت تلک اللیلۃ وقالت حمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورب الکعبۃ وھو امان الدنیا وسراج اھلھا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حمل مبارک کی نشانیوں سے تھا کہ قریش کے جتنے چوپائے تھے سب نے اس رات کلام کیا اور کہا رب کعبہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حمل میں تشریف فرما ہوئے وہ تمام دنیا کی پناہ اور اہل عالم کے سورج ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(الخصائص الکبریٰ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/۴۷)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۸۹

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پکڑ رکھا ہے

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اللہ عزوجل نے جو حرمت حرام کی اس کے ساتھ یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی جھانکنے والا اسے ضرور جھانکے گا۔ الا وانی ممسک بحجز کم ان تہافتوا فی النار کما تہافت الفراش والذباب۔ سن لو اور میں تمہارے کمر بند پکڑے ہوں کہ کہیں پے در پے آگ میں پھاند نہ پڑو جیسے پروانے اور مکھیاں

(مسند احمد بن حنبل عن ابن مسعود المکتب الاسلامی بیروت ۱/۴۲۴)

(فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۹۵)

دل کھل جائیں گے

عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام لاتے ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: انی لاجد صفتك فی کتاب اللہ یایھا النبی انا ارسلنك شاھداً ومبشراً ونذیراً الی قوله لن یقبضه اللہ حتی یقیم به الملة العوجاء حتی یقولوا لا اله الا اللہ ویفتح به اعینا عمیاً واٰذا ناً صماً وقلوباً غلفاً ۔ بیشک میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی صفت تورات میں پاتا ہوں، اے نبی! یقیناً ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور اپنی امت کے تمام احوال وافعال پر مطلع اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ اللہ عزوجل اس نبی کو نہ اٹھائے گا یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہہ دیں اور اس نبی کے ذریعے سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھل جائیں گے

(دلائل النبوۃ للبیہقی ۱/۳۸۶) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۰۲

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نام عرش خدا پر

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لما خلق اللہ العرش کتب علیه بقلم من نورٍ طول القلم مابین المشرق والمغرب لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ به اٰخذوبه اعطی وامته افضل الامم وافضلها ابوبکرن الصدیق ۔ عن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جب اللہ تعالیٰ نے عرش بنایا اس پر نور کے قلم سے جس کا طول مشرق سے مغرب تک تھا لکھا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں، میں انہیں کے واسطے سے لُوں گا اور انہیں کے وسیلے سے دوں گا، ان کی امت سب امتوں سے افضل ہے اور ان کی امت میں سب سے افضل ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(کنز العمال ۱۱/۵۴۹و۵۵۰) فتاوی رضویہ ۳۰ ص ۴۰۳

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک نہ مانے

علامہ محمد عبدالباقی زرقانی شرح مواہب میں شرحاً وتفسیراً فرماتے ہیں: من لم یرولایة الرسول علیه فی جمیع احواله ویر نفسه فی ملکه لایذوق حلاوة سنته

الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الباب الثانی لزوم محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۲/۱۶) جلد ۳۰ ص ۴۲۵

ولادت کے وقت سجدہ کیا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور مالک غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں: لما خرج من بطنی فنظرت الیه فاذا انابه ساجد ثم رایت سحابة بیضاء قد اقبلت من السماء حتی غشیته فغیب عن وجھی ، ثم تجلت فاذا انابه مدرج فی ثوب صوف ابیض وتحته حریرة خضراء وقد قبض علی ثلثة مفاتیح من اللؤلوء الرطب واذا قائل یقول قبض محمد علی مفاتیح النصرة ومفاتیح الریح ومفاتیح النبوة ثم اقبلت سحابة اخرٰی حتی غشیته فغیب عن عینی ثم تجلت فاذا انابه قد قبض علی حریرة خضراء مطویة واذقائل یقول بخ بخ قبض محمد علی الدنیا کلھا لم یبق خلق من اھلھا الادخل فی قبضته۔ جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا سجدے میں پڑے ہیں، پھر ایک سفید ابر نے آسمان سے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہوگئے، پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضور ایک اونی سفید کپڑے میں لپٹے ہیں اور سبز ریشمیں بچھونا بچھا ہے اور گوہر شاداب کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ نصرت کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں، نبوت کی کنجیاں، سب پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبضہ فرمایا۔ پھر اور ابر نے آکر حضور کو ڈھانپا کہ میری نظر سے چھپ گئے۔ پھر روشن ہوا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے اور کوئی

منادی پکار رہا ہے واہ واہ ساری دنیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مٹھی میں آگئی زمین و آسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے قبضہ میں نہ آئی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(الخصائص الکبریٰ ۱/ ۴۸ فتاویٰ رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۲۹

خازنِ جنت کی آمد

حافظ ابوزکریا یحییٰ بن عائذ اپنی مولد میں بروایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت آمنہ زہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رضوان خازن جنت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعد ولادت حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پروں کے اندر لے کر گوش اقدس میں عرض کی: معك مفاتيح النصرة قد البست الخوف والرعب لا يسمع احد بذكرك الا وجل فؤاده وخاف قلبه وان لم يرك يا خليفة الله۔ حضور کے ساتھ نصرت کی کنیاں ہیں رعب و دبدبہ کا جامہ حضور کو پہنایا گیا ہے جو حضور کا چرچا سنے گا اس کا دل ڈر جائے گا اور جگر کانپ اٹھے گا اگرچہ حضور کو نہ دیکھا ہو اے اللہ کے نائب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(الخصائص الکبریٰ ۱/۴۹) فتاویٰ رضویہ جلد ۲۹ ص ۴۲۹

جنت کی چابی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس ہوگی

ابن عبدربہ کتاب بہجۃ المجالس میں راوی کہ حضور پرنور افضل صلوات اللہ تسلیماتہ علیہ فرماتے ہیں: ینصب الی یوم القیمة منبر علی الصراط وذكر الحديث (الی ان قال) ثم یأتی ملك فیقف علی اول مرقاة من منبری فینادی معاشر المسلمین من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ملك خازن النار ان الله امرنی ان ادفع مفاتیح جهنم الی محمد وان محمداً امرنی ان ادفع الی ابی بکر هاه اشهدوا هاه اشهدوا ثم یقف ملك اٰخر علی ثانی مرقاة من منبری فینادی معاشر المسلمین من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی

فانا رضوان خازن الجنان ان الله امرنی ان ادفع مفاتیح الجنة الی محمد وان محمدا امرنی ان ادفعها الی ابی بکر هاه اشهدوا هاه اشهدوا الحديث۔ روز قیامت صراط کے پاس ایک منبر بچھایا جائیگا پھر ایک فرشتہ آکر اس کے پہلے زینہ پر کھڑا ہوگا اور ندا کرے گا اے گروہ مسلمانان! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا میں مالک داروغہ دوزخ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جہنم کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے سپرد کردوں، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ۔ پھر ایک اور فرشتہ دوسرے زینہ پر کھڑا ہوکر پکارے گا: اے گروہ مسلمین! جس نے مجھے جانا اس نے جانا اور جس نے نہ جانا تو میں رضوان داروغہ جنت ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے سپرد کردوں۔ ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۳۳

جنت کی چابی صدیق وفاروق کے پاس ہوگی

حافظ ابوسعید عبدالملک بن عثمان کتاب شرف النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اذا کان یوم القیمة وجمع الله الاولین والأخرین یؤتی بمنبرین من نور فینصب احدهما عن یمین العرش والأخر عن یساره ویعلوهما شخصان فینادی الذی عن یمین العرش معاشر الخلائق من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا رضوان خازن الجنة ان الله امرنی ان اسلم مفاتیح الجنة الی محمد وان محمدا امرنی ان اسلمها الی ابی بکر و عمر لیدخلا محبیهما الجنة الا فاشهدوا ثم ینادی الذی عن یسار العرش معشر الخلائق من عرفنی فقد عرفنی

ومن لم یعرفنی فانا مالک خازن النار ان اللہ امرنی ان اسلم مفاتیح النار الی محمد ومحمد امرنی ان اسلمھا الی ابی بکر وعمر لیدخلا مبغضیھما النار الا فاشھدوا روز قیامت اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا دو منبر نور کے لاکر عرش کے داہنے بائیں بچھائے جائیں گے ان پر دو شخص چڑھیں گے، داہنے والا پکارے گا: اے جماعات مخلوق! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغہ بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کروں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کودوں کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں۔ سنتے ہو گواہ ہو جاؤ۔ پھر بائیں والا پکارے گا: اے جماعات مخلوق! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ دوزخ کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کروں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کودوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں، سنتے ہو گواہ ہو جاؤ

(مناہل الشفاء ومناہل الصفاء بتحقیق شرف المصطفیٰ بیروت ۵/ ۴۱۹ و ۴۲۰)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۳۲

میں دنیا وآخرت میں ولی ہوں

جب سیدنا حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یتیم بچوں کو خدمت اقدس میں یاد فرمایا وہ حاضر ہوئے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے بیان کر کے فرماتے ہیں: فجاءت امنا فذكرت يتيمنا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم العيلة تخافين عليهم وانا وليهم في الدنيا والأخرة ۔ میری ماں نے حاضر ہو کر حضور پناہ بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہماری یتیمی کی شکایت عرض کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا کیا ان پر محتاجی کا اندیشہ کرتی ہے حالانکہ میں ان کا ولی وکارساز ہوں دنیا وآخرت میں۔

غم نخورد آنکہ حفیظش توئی
والی ومولیٰ و ولیش توئی

(وہ غم نہیں کھاتا جس کا محافظ، والی، آقا اور ولی تو ہے۔ت)

(مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن جعفر المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۲۰۴ و ۲۰۵)

(فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۳۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان

کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز حنین زنان وصبیان بنی ہوازن کو اسیر فرمایا اور اموال وغلام وکنیز مجاہدین پر تقسیم فرمادئے اب سرداران قبیلہ اپنے اہل وعیال واموال حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے مانگنے کو حاضر ہوئے زُہیر بن صرد جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

امنن علينا رسول الله في كرم — فانك المرء نرجوه وندخر
امنن على بيضة قد عاقها قدر — فشتت شملها في دهرها غير
ابقت لنا الدهر هتافا على حزن — على قلوبهم الغماء والغمر
ان لم تداركهم نعماء تنشرها — يا ارجح الناس حلما حين يختبر

(۱) یا رسول اللہ! ہم پر احسان فرمائیے اپنے کرم سے، حضور ہی وہ مرد کامل وجامع فواضل ومحاسن وشمائل ہیں جس سے ہم امید کریں اور جسے وقت مصیبت کے لئے ذخیرہ بنائیں۔

(۲) احسان فرمائیے اس خاندان پر کہ تقدیر جس کے آڑے آئی اس کی جماعت تتر بتر ہوگئی اس کے وقت کی حالتیں بدل گئیں۔

(۳) یہ بدحالیاں ہمیشہ کے لئے ہم میں غم کے وہ مرثیہ خواں باقی رکھیں گی جن کے دلوں پر رنج وغیظ مستولی ہوگا۔

(۴) اور حضور کی نعمتیں جنہیں حضور نے عام فرمادیا ہے ان کی مدد کو نہ پہنچیں تو ان کا کہیں ٹھکانہ نہیں اے تمام جہان سے زیادہ عقل والے! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم)

قال فلما سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھذا الشعر قال ما کان لی ولبنی عبدالمطلب فھو لکم وقالت قریش ما کان لنا فھو للہ ولرسولہ وقالت الانصار ما کان لنا فھو للہ ورسولہ۔ الطبرانی فی ثلاثیات معجمہ الصغیر حدثنا عبید اللہ ابن رماحس القیسی برمادۃ الرمالۃ سنۃ اربع وسبعین ومائتین ثنا ابو عمرو زیاد بن طارق وکان قد اتت علیہ عشرون ومائۃ سنۃ قال سمعت ابا جرول زھیر بن صرد الجشمی یہ اشعار سن کر سید ارحم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ میرے اور بنی عبدالمطلب کے حصے میں آیا وہ میں نے تمہیں بخش دیا۔ قریش نے عرض کی جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا ہے۔ انصار نے عرض کی جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(المعجم الکبیر عن زہیر بن صرد الجشمی حدیث ۵۳۰۳ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۵/ ۲۷۰و۲۶۹)
فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۳۹

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا احسان

کہ اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: انت الرسول الذی ترجیٰ فواضلہ عند القحوط اذا ما اخطاء المطرُ حضور وہ رسول ہیں کہ حضور کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینہ خطا کرے۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ۱/ ۷۵) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۴۱

بارش کی دعا کی تو فوراً بارش ہو

ایک اعرابی نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی:

(۱) اتیناک والعذراء یدمی لبانھا — وقد شغلت ام الصبی عن الطفل

(۲) والقت بکفیھا الفتی لاستکانۃ — من الجوع ضعفا لا یمر ولا یحلی

(۳) ولیس لنا الا الیک فرارنا — واین فرار الخلق الا الی الرسل

(۱) ہم در دولت پر شدت قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ جو کنواری لڑکیاں ہیں (جنہیں ان کے والدین بہت عزیز رکھتے ہیں ناداری کے باعث خادمہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے کام کاج کرتے کرتے ان کے سینے شق ہو گئے) ان کی چھاتیوں سے خون بہہ رہا ہے مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں۔

(۲) جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعف گرسنگی سے عاجزانہ زمین پر ایسا گر پڑتا ہے کہ منہ سے کڑوی میٹھی بات نہیں نکلتی۔

(۳) اور ہمارا حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں، اور خود مخلوق کو جائے پناہ ہے ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وبارک وسلم۔

یہ فریاد سن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنہایت عجلت منبر اطہر پر جلوہ فرما ہوئے اور دونوں دست مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا، ابھی وہ پاک مبارک ہاتھ جھک کر گلوئے پر نور تک نہ آئے تھے کہ آسمان اپنی بجلیوں کے ساتھ اُمڈا اور بیرون شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یارسول اللہ! ہم ڈوبے جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حوالینا لا علینا ہمارے گرد برس ہم پر نہ برس۔ فوراً ابر مدینے پر سے کھل گیا، آس پاس گھرا تھا اور مدینہ طیبہ سے کھلا ہوا۔ یہ ملاحظہ فرما کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خندہ دنداں نما کیا اور فرمایا: اللہ کے لیے ہے خوبی ابو طالب کی، اس وقت وہ زندہ ہوتا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں، کون ہے جو ہمیں اس کے اشعار سنائے۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی: یارسول اللہ! شاید حضور یہ اشعار سننا چاہتے ہیں جو ابو طالب نے نعت اقدس میں عرض کئے تھے:

(۱) وابیض یستسقی الغمام بوجھہ — ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارامل

(۲) تلوذبه الهلاك من ال هاشم   فهم عنده في نعمة وفواضل

(۱) وہ گورے رنگ والے کہ ان کے منہ کے صدقے میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے۔ یتیموں کے جائے پناہ، بیواؤں کے نگہبان۔

(۲) بنی ہاشم (جیسے غیور لوگ) تباہی کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں انکے پاس ان کی نعمت وفضل میں بسر کرتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اجل ذلک اردت۔ ہاں یہی نظم ہمیں مقصود تھی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(فتح الباری شرح صحیح البخاری باب سوال الناس الامام الاستسقاء ۳/ ۴۲۹

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۴۲

اللہ ورسول کا فضل ہم پر زیادہ ہے

کہ جب جعرانہ کے اموال غنیمت حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش ودیگر اقوام عرب کو عطا فرمائے اور انصار کرام نے اس میں سے کوئی شے نہ پائی انھی (اس خیال سے کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم پر اب وہ نظر توجہ وکرم نہ رہی شاید اب اپنی قوم قریش کی طرف زیادہ التفات فرمائیں بمقتضائے سنت عشاق کہ دوسروں پر لطف محبوب زائد دیکھ کر رنجیدہ وکبیدہ ہوتے ہیں) ملال گزرا یہاں تک بعض کی زبان پر بعض کلمات شکایت آمیز آئے حضور اقدس نے سنا، خاطر انور پر ناگوار گزرا، انھیں جمع کر کے ارشاد فرمایا: الم اجد کم ضلالا فهداكم الله الم اجدكم عالة فاغناكم الله۔ کیا میں نے تمھیں نہ پایا گمراہ پس اللہ عزوجل نے تمھیں راہ دکھائی، کیا میں نے تمھیں نہ پایا محتاج پس اللہ عزوجل نے تمھیں تونگری دی۔

(المصنف لابن ابی شیبہ کتاب المغازی غزوہ حنین الخ حدیث ۳۶۹۸۶ دارالکتب العلمیہ بیروت ۷/ ۴۱۹)

بخاری کے الفاظ

اور صحیح بخاری وصحیح مسلم ومسند امام احمد میں یوں ہے: یامعشر الانصار الم اجد کم ضلالا فهداكم الله بي، وكنتم متفرقين فالفكم الله بي، وكنتم عالة فاغناكم الله تعالى بي۔ اے گروہ انصار! کیا میں نے نہ پایا تمہیں گمراہ پس اللہ عزوجل نے تمہیں میرے ذریعے سے ہدایت کی، اور تمہارے آپس میں پھوٹ تھی اللہ تعالیٰ نے میرے وسیلے سے تم میں موافقت کردی، اور تم محتاج تھے اللہ عزوجل نے میرے واسطے سے تمہیں تونگری بخشی۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الطائف قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۶۰)

انصار علیہم الرضوان کی عرض گزاری

انصار کرام ہر کلمے پر عرض کرتے جاتے تھے: نعوذ باللہ من غضب اللہ ومن غضب رسولہ۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غضب اور رسول اللہ کے غضب سے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: الا تجیبون جواب کیوں نہیں دیتے؟ انصار نے عرض کی: اللہ ورسولہ امن وافضل۔ اللہ ورسول کا احسان زائد ہے اور اللہ ورسول کا فضل بڑا ہے۔ حضور نے فرمایا: تم چاہو تو جواب دے سکتے ہو۔ انصار کرام روئے اور باربار عرض کرنے لگے: اللہ ورسولہ امن وافضل۔ اللہ ورسول کا احسان زائد ہے اور اللہ ورسول کا فضل بڑا ہے۔

(المصنف لابن ابی شیبۃ بیروت ۷/ ۴۱۹)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۴۲

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ چاہتا ہوں

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: انه كان يضرب غلامه فجعل يقول اعوذبالله قال فجعل يضربه فقال اعوذبرسول الله. فتركه فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والله اقدرعليك منك عليه قال فاعتقه۔ یعنی وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، غلام نے کہنا شروع کیا، اللہ کی دہائی، اللہ کی دہائی۔ انہوں نے ہاتھ نہ روکا۔ غلام نے کہا: رسول اللہ کی دہائی۔ فوراً چھوڑ دیا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! بے شک اللہ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تو اس غلام پر۔ انہوں نے غلام کو آزاد کر دیا۔

(صحیح مسلم ۲/۵۲) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۴۷

اونٹ کی عرض گزاری

ابن ماجہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں

قال كنا جلوسا عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اقبل بعير تعدوا حتى وقف على هامة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ايها البيعر اسكن فان تك صادقاً فلك صدقك وان تك كاذباً فعليك كذبك مع ان الله تعالى قد امن عائذنا وليس بخائب لائذنا فقلنا يارسول الله مايقول هذا البعير. فقال هذا بعير هم اهله بنحره واكل لحمه فهرب منهم واستغاث بنيكم بينا نحن كذلك اذا قبل صاحبه او قال اصحابه يتعادون فلما نظر اليهم البعير عاد الى هامّة رسول الله ﷺ فلاذبها فقالوا يا رسول الله هذا بعيرناهرب منذثلاثة ايام فلم نلقه الا بين يديك. فقال صلى الله تعالى عليه وسلم اما انه يشكوا لى فبئست الشكاية. فقالو يارسول الله ما يقول؛ قال يقول انه ربي فى امنكم احوالا و كنتم تحملون

عليه فى الصيف الى مواجع الكلاء فاذا كان الشتاء رحلتم الى موضع الدفاء فلما كبر استفخلتم فرزقكم الله ابلاًسائماًفلما ادركته هذه السنة الخصبة هممتم بذبحه واكل لحمه. فقالو ا والله كان ذلك يارسول الله. فقال صلى الله تعالى عليه وسلم ماهذا جزاء المملوك الصالح من مواليه ۔ فقالوا يارسول الله فانا لانبيعه ولا ننحره. فقال صلى الله تعالى عليه وسلم كذبتم قد استغاث بكم فلم تغيثوه وانا اولى بالرحمة منكم فان الله نزع الرحمة من قلوب المنافقين واسكنها فى قلوب المؤمنين ۔ فاشتراه صلى الله تعالى عليه وسلم منهم بمائة درهم وقال يايها البعير!! نطلق فانت حر لوجه الله تعالى. فرغىٰ على هامة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال صلى الله تعالى عليه وسلم امين. ثم رغىٰ فقال امين ۔ ثم رغىٰ الرابعة فبكى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ۔ فقلنا يارسول الله ما يقول هذا البعير؛قال قال جزاك الله ايها النبى عن الاسلام والقراٰن خيراً ۔ فقلت امين. ثم قال سكن الله رعب امتك يوم القيمة كما سكنت رعبى فقلت امين ۔ ثم قال حقن الله دماء امتك من اعدائها كما حقنت دمى فقلت امين. ثم قال لاجعل الله باس امتك بينها فبكيت فان هذه الخصال سألت ربي فاعطانيها ومنعنى هذه واخبرنى جبريل عليه السلام عن الله عز وجل ان فناء امتى بالسيف جرى القلم بما هو كائن ۔ یعنی ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا آیا یہاں تک کہ حضور کے سر مبارک کے قریب آ کر کھڑا ہوا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اونٹ! ٹھہر اگر تو سچا ہے تو تیرے سچ کا پھل تیرے لیے ہے اور جھوٹا ہے تو تیرے جھوٹ کا وبال تجھ پر ہے، اس کے ساتھ یہ بات بیشک کہ جو ہماری پناہ میں آئے اللہ

تعالیٰ نے اس کے لیے امان رکھی ہے اور جو ہمارے حضور التجا لائے وہ نامرادی سے بری ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اونٹ کیا عرض کرتا ہے؟ فرمایا: اس کے مالکوں نے اسے حلال کر کے کھالینا چاہا تھا یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا اور تمہارے نبی کے حضور فریاد لایا۔ ہم یوں ہی بیٹھے تھے کہ اتنے میں اس کا مالک یا کہا اس کے مالک دوڑتے آئے، اونٹ نے جب انہیں دیکھا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر انور کے پاس آگیا اور حضور کی پناہ پکڑی، اس کے مالکوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا اونٹ تین دن سے بھاگا ہوا ہے آج حضور کے پاس ملا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سنتے ہو اس نے میرے حضور نالش کی ہے اور بہت ہی بری نالش ہے۔ وہ بولے: یارسول اللہ! یہ کیا کہتا ہے؟ فرمایا: یہ کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری امان میں پلا گرمی میں اس پر اسباب لاد کر سبزہ ملنے کی جگہ تک جاتے اور جاڑے میں گرم مقام تک کوچ کرتے، جب وہ بڑا ہوا تو تم نے اسے سانڈ بنالیا اللہ تعالیٰ نے اس کے نطفے سے تمہارے بہت اونٹ کردیے جو چرتے پھرتے ہیں، اب جو اسے یہ شاداب برس آیا تم نے اسے ذبح کر کے کھالینا چاہا۔ وہ بولے: یارسول اللہ! خدا کی قسم! یونہی ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیک مملوک کا بدلہ اس کے مالکوں کی طرف سے یہ نہیں ہے۔ وہ بولے: یارسول اللہ! تو ہم اسے نہ بیچیں گے نہ ذبح کریں گے۔ فرمایا: غلط کہتے ہو اس نے تم سے فریاد کی تو تم اس کی فریاد کو نہ پہنچے اور میں تم سے زیادہ اس کا مستحق و لائق ہوں کہ فریادی پر رحم فرماؤں اللہ عزوجل نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی اور ایمان والوں کے دلوں میں رکھی ہے، پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ان سے سو روپے کو خرید لیا اور اس سے ارشاد فرمایا: اے اونٹ! چلا جا کہ تو اللہ عزوجل کے لئے آزاد ہے۔ یہ سن کر اس نے سر اقدس پر اپنی بولی میں کچھ آواز کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آمین کہی۔ اس نے دوبارہ آواز کی حضور نے پھر آمین کہی۔ اس نے سہ بارہ عرض کی حضور نے پھر آمین کہی اس نے چوتھی بار کچھ آواز کی اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ فرمایا۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیا کہتا ہے؟ فرمایا: اس نے کہا

اے نبی اللہ! اللہ عزوجل حضور کو اسلام و قران کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے میں نے کہا آمین، پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور کی امت سے خوف دور کرے جس طرح حضور نے میر خوف دور کیا میں نے کہا آمین۔ پھر اس نے کہا اللہ جل وعلا حضور کی امت کے خون ان کے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھے (کہ کفار کبھی انہیں استیصال نہ کرسکیں) جیسا حضور نے میرا خون بچایا، میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا اللہ سبحانہ امت والا کی سختی انکے آپس میں نہ رکھے (باہمی خونریزی سے دور رہیں)، اس پر میں نے گریہ فرمایا کہ یہ سب مرادیں میں اپنے رب عزوجل سے مانگ چکا اور اس نے مجھے عطا فرمادیں مگر یہ پچھلی منع فرمائی اور مجھے جبرائیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اللہ عزوجل کی طرف سے خبر کردی کہ میری امت کی فنا تلوار سے ہے۔ قلم چل چکا شدنی پر۔

(الترغیب والترھیب ۳/۸ـ۲۰۷) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۵۰

اللہ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھروسہ

عبداللہ بن سلامہ بن عمیر اسلمی صحابی ابن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

تزوجت ابنة سراقة ابن حارثة النجاری وقتل ببدر فلم اصب شیاء من الدنیا کان احب الی من نکاحها واصدقتها مائتی درهم فلم اجد شیئ اسوقه الیها فقلت علی الله ورسوله المعوّل فجئت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاخبرته الحدیث۔ میں نے سراقہ بن حارثہ نجاری شہید غزوہ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیا دنیا کی کوئی چیز میں نے ایسی نہ پائی جو انکے ساتھ شادی ہونے سے مجھے زیادہ پیاری ہو میں نے دو سو روپے ان کا مہر کیا تھا اور پاس کچھ نہ تھا جو انہیں بھیجوں، میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول ہی پر بھروسہ ہے، پس میں خدمت انور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور حال عرض کیا۔ حضور نے ایک جہاد پر انہیں بھیجا اور فرمایا: ارجوا ان یغنیک اللہ مهر زوجتک۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل تمہیں اتنی غنیمت دلا دے گا کہ اپنی

بیوی کا مہر ادا کردو۔ ایسا ہی ہوا، وللہ الحمد۔

(کتاب المغازی ۲/۸۷۔۷۷۷) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۵۳

اگر رسول اللہ ﷺ نہ ہوتے

غزوہ خیبر شریف میں خیبر کو جاتے وقت حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں رجز پڑھتے چلے۔

(۱) اللھم لولا انت ما اھتدینا
ولا تصدقنا ولا صلینا

(۲) فاغفر فداء لك ما ابقینا
والقین سکینة علینا

(۳) وثبت الاقدام ان لاقینا
ونحن عن فضلك ما استغنینا

(۱) خدا گواہ ہے یا رسول اللہ! اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ زکوۃ دیتے نہ نماز پڑھتے۔

(۲) تو بخش دیجئے ہم حضور پر قربان جو گناہ ہمارے رہ گئے ہیں اور ہم پر حضور سکینہ اتاریں۔

(۳) اور جب ہم دشمنوں سے مقابل ہوں تو حضور ہمیں ثابت قدم رکھیں ہم حضور کے فضل سے بے نیاز نہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(صحیح البخاری ۲/۶۰۳) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۵۴

اللہ و رسول ﷺ کی بارگاہ میں توبہ

صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ انہوں نے ایک تصویر دار قالین خریدا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے دروازے پر رونق

افروز رہے اندر قدم کرم نہ رکھا، ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چہرہ انور میں اثر ناراضی پایا (اللہ انہیں ناراض نہ کرے دونوں جہان میں) عرض کرنے لگیں: یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت۔ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔

(صحیح البخاری ۲/۸۸۱) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۵۸

اللہ و رسول ﷺ کے لئے صدقہ

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب ان کی توبہ قبول ہوئی انہوں نے مولائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقة الی اللہ والی رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یا رسول اللہ میری توبہ کی تمامی یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے نکل جاؤں اللہ اور اللہ کے رسول کے لیے صدقہ کرکے۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(صحیح البخاری ۲/۶۳۶) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۶۰

کیا زکوۃ دیتی ہو؟

یمن کی ایک بی بی اور ان کی بیٹی بارگاہ بیکس پناہ محبوب الہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں، دختر کے ہاتھ میں بھاری بھاری کنگن سونے کے تھے، مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تعطین زکوۃ ھذا اس کی زکوۃ دے گی۔ عرض کی: نہ۔ فرمایا: ایسرك ان یسورك اللہ بهما یوم القیمة سوارین من نار۔ کیا تجھے یہ بھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے؟ ان بی بی نے فوراً وہ کنگن اتار کر ڈال دئے اور عرض کی: هما للہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یا رسول اللہ! یہ دونوں اللہ اور اللہ کے رسول کے لیے ہیں جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سنن ابی داود ۱/۲۱۸ فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۶۰

میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ اور خادم ہوں

شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفاء میں بحوالہ روایت ابو حذیفہ اسحٰق بن بشر وکتاب مستطاب الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ناقل کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبے میں برسر منبر فرمایا: کنت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکنت عبدہ وخادمہ میں حضور پر نور آقا ومولائے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھا پس میں حضور کا بندہ اور حضور کا خادم تھا۔

کنز العمال حدیث ۱۴۱۸۴ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۵/ ۶۸۱)

(فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۶۲

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نرمی

سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ عنہم سے روایت کی جب امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے لوگوں پر ان کے شدت جلال سے عجب ہیبت چھائی یہاں تک کہ لوگوں نے باہر بیٹھنا چھوڑ دیا کہ جب تک امیر المومنین کا برتاؤ نہ معلوم ہو متفرق رہو، لوگ بولے صدیق اکبر کی نرمی اس درجہ تھی کہ مسلمانوں کے بچے جب انہیں دیکھتے دوڑتے ہوئے باپ باپ کہتے انکے پاس جاتے وہ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے، اور ان کی ہیبت کی یہ حالت ہے کہ مردوں نے اپنی مجالس چھوڑ دیں۔ جب امیر المومنین کو یہ خبر پہنچی حکم دیا کہ جماعت نماز کے لئے پکار دیں ۔لوگ حاضر ہوئے امیر المومنین منبر پر وہاں بیٹھے جہاں صدیق اکبر اپنے قدم رکھتے تھے اور فرمایا کہ مجھے کافی ہے صدیق کے قدموں کی جگہ بیٹھوں، جب سب جمع ہو لئے امیر المومنین نے منبر اطہر سید ازہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ پر کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا حمد وثنائے الٰہی ودرود رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کہا: یا یھا الناس انی قد علمت انکم کنتم تؤنسون منی شدۃ وغلظۃ وذلك انی کنت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کنت عبدہ وخادمہ ۔ لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی ودرشتی پاتے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ

میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا بندہ اور خدمتگار تھا۔ حضور کی نرمی ورحمت وہ ہے جس کی نظیر نہیں، اللہ عزوجل نے خود اپنے اسمائے کریمہ سے دو نام حضور کو عطا فرمائے رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو میں حضور کے سامنے شمشیر برہنہ تھا وہ چاہتے مجھے نیام میں فرماتے چاہتے چلنے دیتے، میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے راضی تشریف لے گئے، اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت، پھر صدیق مسلمانوں کے کام کے والی ہوئے، ان کی نرمی ورحمت وکرم کی حالت تم سب پر روشن ہے فکنت خادمہ وعونہ میں ان کا خادم اور ان کا سپاہی تھا۔ اپنی شدت ان کی نرمی کے ساتھ لاتا، ان کے سامنے تیغ عریاں تھا وہ چاہتے نیام میں کرتے خواہ رواں فرماتے، میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے راضی ہو گئے، اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت، اب کہ میں تمھارا والی ہوا، جان لو کہ وہ شدت دونی ہوگئی درجوں بڑھ گئی، مگر کس پر ہوگی۔ ان پر جو مسلمانوں پر ظلم وتعدی کریں، اور دینداروں کے لئے تو میں خود ان کے آپس سے بھی زیادہ نرم ومہربان ہوں، جسے ظلم وزیادتی کرتے پاؤں گا اسے نہ چھوڑوں گا اس کا ایک گال زمین پر رکھ کر دوسرے گال پر اپنا پاؤں رکھوں گا یہاں تک کہ حق کو قبول کرلے۔ سعید بن مسیب وابو سلمہ بن عبدالرحمن نے فرمایا: فوفی عمر واللہ بما قال وکان ابا العیال۔ خدا کی قسم عمر نے جو فرمایا پورا کر دکھایا، وہ رعیت کے لئے مہربان باپ تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(کنز العمال ۵/ ۶۸۱ تا ۶۸۳) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۶۴

ہمارے سر پر بال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگائے ہیں

کہ ایک بار امیر المومنین حسن مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وسلم نے کاشانہ خلافت فاروقی پر اذن طلب کیا ابھی اجازت نہ آئی تھی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازے پر حاضر ہو کر اذن مانگا، امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت نہ دی، یہ حال دیکھ کر سیدنا امام مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی

واپس آگئے، امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بلا بھیجا، انھوں نے آکر کہا: یا امیر المومنین! میں نے خیال کیا کہ اپنے صاحبزادے کو تو اذن دیا نہیں مجھے کیوں دیں گے، فرمایا: انت احق بالاذن منہ وھل انبت الشعر فی الراس بعد اللہ الا انتم ۔ آپ ان سے زیادہ مستحق اذن ہیں اور یہ بال سر پر اللہ عزوجل کے بعد کس نے اگائے ہیں سوا تمھارے

الدارقطنی) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۶۷

امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لئے تحفہ

کہ حضرت بتول زہرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ابیہا وعلیہا وعلی بعلہا وابنیہا وبارك وسلم اپنے دونوں شاہزادوں کو لے کر خدمت انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ انحلہما یا رسول اللہ! ان دونوں کو کچھ عطا فرمائیے۔ قال نعم قاسم خزائن الٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں منظور۔ اما الحسن فقد نحلتہ حلمی وھیبتی واما الحسین فقد نحلتہ نجدتی وجودی حسن کو تو میں نے اپنا حلم اور ہیبت عطا کی اور حسین کو اپنی شجاعت اور اپنا کرم بخشا۔

(تاریخ دمشق الکبیر ۱۴/۱۴۱) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۶۷

ایک دینے والا ہے سارا جگ سوالی ہے

توراۃ شریف میں ہے یدہ فوق الجمیع وید الجمیع مبسوطۃ الیہ بالخشوع۔ اس کا ہاتھ سب ہاتھوں پر بلند ہے سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں عاجزی اور گڑگڑانے میں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(تحفہ اثنا عشریہ باب ششم در بحث نبوت وایمان سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۶۹)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۷۷

قبروں کو نور سے بھرتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان ھذہ القبور مملوۃ علی اھلھا ظلمۃ وانی انورھا بصلاتی علیھم ۔ بیشک یہ قبریں ان کے ساکنوں پر اندھیرے سے بھری ہیں اور بے شک میں اپنی نماز سے انہیں روشن کردیتا ہوں

(صحیح مسلم کتاب الجنائز فصل فی الصلوۃ علی القبر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۱۰)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۷۸

اللہ و رسول ﷺ کے سپرد

ام المومنین سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ پہلے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جب انکی وفات ہوئی اور انکی عدت گزری سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پیام نکاح دیا، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھ میں تین باتیں ہیں: انا امرأۃ کبیرۃ۔ میری عمر زائد ہے۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا: انا اکبر منك میں تم سے بڑا ہوں۔ عرض کی: وانا امرأۃ غیور میں رشکناک عورت ہوں۔ (یعنی ازواج مطہرات کے ساتھ شکر رنجی کا اندیشہ ہے۔) فرمایا: ادعو اللہ عزوجل فیذھب عنك غیرتك میں اللہ عزوجل سے دعا کروں گا وہ تمہارا رشک دور فرمائے گا۔ عرض کی: یا رسول اللہ! وانا امرأۃ مصیبۃ یا رسول اللہ اور میرے بچے ہیں (یعنی ان کی پرورش کا خیال ہے۔) فرمایا: ھم الی اللہ والی رسولہ۔ بچے اللہ اور اس کے رسول کے سپرد ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶/۳۲۱)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۷۸

اللہ و رسول ﷺ کافی ہیں

کہ سید المرسلین ﷺ نے ذکر مسیح کذاب میں فرمایا: ابشروا فان یخرج وانا بین

اظھر کم فاللہ کافیکم ورسولہ۔ خوش ہو کہ اگر وہ نکلا اور میں تم میں تشریف فرما ہوا تو اللہ تمہیں کافی ہے اور اللہ کا رسول، جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم۔

المعجم الکبیر حدیث ۴۳۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۴/ ۱۷۰

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۷۸

صدیق کے لئے خدا اور اسکا رسول بس

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا، اتفاق سے ان دنوں میں کافی مالدار تھا میں نے اپنے جی میں کہا اگر کبھی میں ابوبکر سے سبقت لے جاؤں گا تو وہ دن آج ہی ہے، میں اپنا آدھا مال حاضر لایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ما ابقیت لاھلك تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا باقی رکھا؟ میں نے عرض کیا: ابقیت لھم ان کے لئے بھی باقی چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا: ما ابقیت لھم آخر ان کے لیے کتنا چھوڑ آئے ہو؟ عرض کی: مثلہ، اتنا ہی۔ اور صدیق اکبر اپنا سارا مال تمام وکمال لے کر حاضر ہوئے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا ابابکر ما ابقیت لاھلك۔ اے ابوبکر! گھر والوں کے لئے کیا باقی رکھا؟ عرض کی: ابقیت لھم اللہ ورسولہ۔ میں نے گھر والوں کے لئے اللہ ورسول کو باقی رکھا ہے جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم۔ میں نے کہا: میں ابوبکر سے کبھی سبقت نہ لے جاؤں گا۔

(سنن الترمذی دار الفکر بیروت ۵/ ۳۸۰) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۷۹

انا نستعین برسول اللہ ﷺ

جب وفد ہوازن خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اپنے اموال واہل وعیال کہ مسلمان غنیمت میں لائے تھے حضور سے مانگے اور طالب احسان والا ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا صلیتم الظھر فقولوا انا نستعین برسول اللہ علی المؤمنین او المسلمین فی نسائنا وابنائنا۔ جب ظہر کی نماز پڑھ چکو تو کھڑے ہونا

اور یوں کہنا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں مومنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے باب میں

(سنن النسائی ۲/ ۱۳۶) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۸۴

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم مکرم سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: میرے اسلام لانے کا سبب وہ ایک معجزہ ہے جو میں نے دیکھا رایتك فی المھد تناغی القمر والیہ باصبعك فحیث اشرت الیہ مال۔ میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے جس طرح انگشت مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انی کنت احدثہ ویحدثنی ویلھینی عن البکاء واسمع وجبتہ حین یسجد تحت العرش۔

ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھے رونے سے بہلاتا، میں اس کے گرنے کا دھماکہ سنتا تھا جب وہ زیر عرش سجدے میں گرتا۔

(کنز العمال مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۸۳)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۸۶

مرض دور ہوگیا

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مرض ابوطالب فعادہ النبی ﷺ فقال یا ابن اخی ادع ربك والذی بعثك یعافینی فقال اللھم اشف عمی فقام کانما نشط من عقال فقال یا ابن اخی ان ربك الذی تعبدہ لیطیعك فقال وانت یا عماہ لو اطعتہ لیطیعنك۔ ابن عدی یعنی ابوطالب بیمار پڑے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو تشریف لے گئے ابوطالب نے عرض کی: اے بھتیجے میرے! اپنے رب سے جس نے حضور کو بھیجا ہے میری تندرستی کی دعا کیجئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: الٰہی! میرے چچا کو شفا دے۔ یہ

دعا فرماتے ہی ابوطالب اٹھ کھڑے ہوئے جیسے کسی نے بندش کھول دی، حضور سے عرض کی: اے میرے بھتیجے! بیشک حضور کا رب جس کی تم عبادت کرتے ہو حضور کی اطاعت کرتا ہے۔ سید عالم ﷺ نے (اس کلمہ پر انکار نہ فرمایا بلکہ اور تاکیدًا و تائیدًا) ارشاد کیا کہ اے چچا! اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی یونہی معاملہ فرمائے گا۔

(الکامل لابن عدی ترجمہ الہیثم بن جماز دار الفکر بیروت ۷ /۲۵۶۱)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۸۹

رب تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کرنا

اسی باب سے ہے حدیث کہ کریم آقا ﷺ فرماتے ہیں: ان ربی استشارنی فی امتی ماذا افعل بھم بیشک میرے رب نے میری امت کے باب میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں۔ فقلت ماشئت یارب ھم خلقك ادك میں نے عرض کیا کہ اے رب میرے! جو تو چاہے کہ وہ تیری مخلوق اور تیر ہیں۔ فاستشارنی الثانیة اس نے دوبارہ مجھ سے مشورہ پوچھا۔ فقلت لہ کذ نے اب بھی وہی عرض کی۔ فاستشارنی الثالثة اس نے سہ بارہ مجھ سے مشورہ لیا۔ فقلت لہ کذلك میں نے پھر وہی عرض کی۔ فقال تعالیٰ انی لن اخزیك فی امتك یا احمد تو رب عزوجل نے فرمایا: اے احمد! بیشک میں ہرگز تجھے تیری امت کے معاملہ میں رسوا نہ کروں گا۔ وبشرنی ان اول من یدخل الجنة معی من امتی سبعون الفاً مع کل الفٍ سبعون الفاً لیس علیھم حساب اور مجھے بشارت دی کہ میرے ستر ہزار امتی سب سے پہلے میرے ساتھ داخل بہشت ہونگے ان میں ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے جن سے حساب تک نہ لیا جائیگا۔ آگے حدیث اور طویل وجلیل ہے جس میں اپنے اور اپنی امت مرحومہ کے فضائل جلیل ارشاد فرمائے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم آمین

(مسند احمد بن حنبل عن حذیفہ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵ / ۳۹۳)

(کنز العمال بحوالہ حم وابن عساکر حدیث ۳۲۱۰۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱ /۴۴۸)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۹۰

بندہ قادر کا بھی قادر ہے عبدالقادر

کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں خود روایت فرماتے ہیں:

اخبرنا ابو محمد عبدالسلام بن ابی عبداللہ محمد بن عبدالسلام بن ابراھیم بن عبدالسلام البصری الاصل البغدادی المولد والدار بالقاھرة سنة احدٰی وسبعین وستمائة قال اخبرنا الشیخ ابوالحسن علی بن سلیمان البغدادی الخباز ببغداد سنة ثلث وثلثین وستمائة قال اخبرنا الشیخان الشیخ ابو حفص عمر الکیماتی ببغداد وسنة احدٰی وتسعین وخمسمائة قالا کان شیخنا الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمشی فی الھواء علی رؤوس الاشھاد فی مجلسہ ویقول ماتطلع الشمس حتی تسلم علی وتجئی السنة الی وتسلم علی وتخبرنی ما یجری فیھا ویجیء الشھر ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ. ویجیئ الاسبوع ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ ویجیئ الیوم ویسلم علی ویخبرنی بما یجری فیہ وعزة ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ انا غائص فی بحار علم اللہ ومشاھدتہ انا حجة اللہ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ ﷺ ووارثہ فی الارض. صدقت یا سیدی واللہ فانما انت کلمت عن یقین لاشك فیہ ولاوھم یعتریہ انما تنطق فتنطق وتعطی فتفرق وتؤمر فتفعل والحمد للہ رب العالمین۔ یعنی امام اجل حضرت ابوالقاسم عمر بن مسعود وبزار اور حضرت ابوحفص عمر کیماتی رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ہمارے شیخ حضور سیدنا عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں برملا زمین سے بلند کرہ ہوا پر مشی

فرماتے اور ارشاد کرتے آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرلے نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، نیا دن جو آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم! کہ تمام سعید وشقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے، میں اللہ عزوجل کے علم ومشاہدہ کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں، میں تم سب پر حجت الٰہی ہوں، میں رسول اللہ ﷺ کا نائب اور زمین میں حضور (ﷺ) کا وارث ہوں۔ سچ فرمایا ہے آپ نے اے میرے آقا، بخدا آپ یقین پر مبنی کلام فرماتے ہیں جس میں کوئی شک اور وہم راہ نہیں پاتا۔ بے شک آپ سے کوئی بات کہی جاتی ہے تو آپ کہتے ہیں اور آپ کو عطا ہوتا ہے تو آپ تقسیم فرماتے ہیں۔ آپ کو امر کیا جاتا ہے تو آپ عمل کرتے ہیں۔ اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے۔ (ت)

(بہجۃ الاسرار ذکر کلما اخبر بہا عن نفسہ الخ دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۵۰)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۹۲

سل ربیعہ

صحیح مسلم شریف وسنن ابی داود وسنن ابن ماجہ ومعجم کبیر طبرانی میں سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: قال کنت ابیت مع رسول اللہ ﷺ فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لی سل (ولفظ الطبرانی فقال یوماً یا ربیعۃ سلنی فاعطیك رجعنا الی لفظ مسلم) قال فقلت اسألك مرافقتك فی الجنۃ فقال اوغیر ذٰلك قلت ھو ذاك قال فاعنی علی نفسك بکثرۃ السجود۔ میں حضور پرنور سید المرسلین ﷺ کے پاس رات کو حاضر رہتا ایک شب حضور کے لیے آب وضو وغیرہ ضروریات لایا (رحمت عالم ﷺ کا بحر رحمت جوش میں

آیا) ارشاد فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ میں نے عرض کی: میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں۔ فرمایا: کچھ اور؟ میں نے عرض کی: میری مراد تو صرف یہی ہے۔ فرمایا: تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے۔ سائل ہوں تر

امانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو معلوم ہے اقرار کی عادت تری مجھ کو

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل السجود والحث علیہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۹۳)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۴۹۳

کفارہ ادا ہوگیا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا۔ فرمایا: کیا ہوا ہے؟ عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی۔ فرمایا: غلام آزاد کرسکتا ہے؟ عرض کی: نہ فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی: نہ۔ فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاسکتا ہے؟ عرض کی: نہ۔ اتنے میں خرمے خدمت اقدس میں لائے گئے حضور نے فرمایا: انہیں خیرات کردے۔ عرض کی: اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں ۔ فضحك النبی ﷺ حتی بدت نواجذہ وقال اذھب فاطعمہ اھلك۔ رحمت عالم ﷺ یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے، اور فرمایا: جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب اذا جامع فی رمضان الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۵۹)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۵۳۱

ریشم مرد کو حرام مگر

صحاح ستہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے: ان النبی ﷺ رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبیر فی لبس الحریر لحکمۃ کانت بھما یعنی عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں خشک خارش تھی حضور سید عالم ﷺ نے انہیں ریشمی کپڑے پہننے

کی اجازت دے دی۔

(صحیح البخاری کتاب اللباس باب ما یرخص للرجال الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۶۸)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۵۳۵

سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام مگر جس کو رسول اللہ ﷺ اجازت دیں

حدثنا ابو عبدالرحمٰن ثنا ابورجاء ثنا محمد بن مالك قال رأیت علی البراء خاتماً من ذھبٍ وکان الناس یقولون له لم تختم بالذھب وقد نھی عنه النبی ﷺ وبین یدیه غنیمة یقسمها سبی وخرثی قال فقسمها حتی بقی ھذا الخاتم فرفع طرفه فنظر الی اصحابه ثم خفض ثم رفع طرفه ثم خفض ثم طرفه. فنظر الیھم قال ای براء فجئته حتی قعدت بین یدیه فاخذ الخاتم فقبض علی کرسوعی ثم قال خذ البس ما کساك الله ورسوله یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا لوگ ان سے کہتے تھے آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم حضور سید عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام ومتاع حاضر تھے حضور تقسیم فرمارہے تھے سب اونٹ بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہ گئی حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کرلی پھر نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کرلی پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا اے براء! میں حاضر ہو کر حضور کے سامنے بیٹھ گیا سید اکرم ﷺ نے انگوٹھی لے کر میری کلائی تھامی، پھر فرمایا پہن لے جو کچھ تجھے اللہ ورسول پہناتے ہیں ﷺ۔

(مسند احمد بن حنبل المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۲۹۴)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۵۵۶

رسول اللہ ﷺ نے دو نمازیں معاف فرمادیں

مسند امام احمد میں بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے: حدثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن قتادة عن نصر بن عاصم عن رجل منھم رضی الله تعالی عنه انه اتی النبی ﷺ فاسلم علی انه لایصلی الا صلوتین فقبل ذٰلك منه۔ یعنی ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم ﷺ میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، نبی ﷺ نے قبول فرمالیا۔

(مسند احمد بن حنبل المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۲۵ و ۳۶۳)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۵۴۶

ایک کی گواہی دو کے برابر

صحیح بخاری میں زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آیت سورہ احزاب کی نسبت ہے: وجدتھا مع خزیمة الذی جعل رسول الله ﷺ شھادته بشھادتین۔ وہ میں نے لکھی ہوئی خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پائی جن کی گواہی رسول اللہ ﷺ نے دو گواہوں کے برابر فرمائی۔

(صحیح البخاری کتاب الجہاد باب قول اللہ تعالیٰ من المؤمنین رجال الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۹۴)

(صحیح کتاب التفسیر سورۃ احزاب قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۰۵) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۵۵۷

کن جانوروں پر رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ معاف فرمادی؟

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: قد عفوت عن الخیل والرقیق فھاتوا صدقة الرقة من کل اربعین درھماً درھم۔ گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ تو میں نے معاف

کردی روپوں کی زکوٰۃ دو ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔

(سنن ابی داود کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ السائمۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۲۲۱)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۵۵۹

نعت خواں کو جبہ عطا فرمایا

معافی نے کتاب الجلیس والانیس میں بطریق حرمازی ابو عبیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، مالک بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ رئیس ہوازن اسلام لاکر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اپنا وہ قصیدہ نعتیہ سنایا (جس میں اسی مضمون کے شعر ذکر کیے) فقال لہ خیراً و کساہ حلّۃ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے حق میں کلمہ خیر فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ دار الفکر بیروت ۵/۴۵) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۵۷۶

موسیٰ علیہ السلام نے جنت دے دی

کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہوازن کی غنیمتیں حنین میں تقسیم فرما رہے تھے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! حضور نے مجھ سے کچھ وعدہ فرمایا تھا۔ ارشاد ہوا: صدقت فاحتکم ماشئت تو نے سچ کہا اچھا جو جی میں آئے گا حکم لگادے۔ عرض کی: اسی دنبے اور ان کا چرانے والا غلام عطا ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تجھے عطا ہوا اور تو نے بہت تھوڑی چیز مانگی ولصاحبۃ موسٰی التی دلتہ علی عظام یوسف کانت افہم منک حین حکمہا موسٰی فقالت حکمی ان تردنی شابۃ وادخل معک الجنۃ اور بیشک موسیٰ جس نے انہیں یوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام کا تابوت بتایا تھا تجھ سے زیادہ دانشمند تھی جبکہ اسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار دیا تھا کہ جو چاہے مانگ لے، اس نے کہا: میں قطعی طور پر یہی مانگتی ہوں کہ آپ میری جوانی واپس کردیں اور میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں۔ یونہی ہوا کہ وہ ضعیفہ فوراً نوجوان ہوگئی اس کا حسن و جمال واپس آیا اور جنت میں بھی

معیت کا وعدہ کلیم کریم نے عطا فرمایا۔ ابن حبان والحاکم فی المستدرک مع اختلاف عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ یہاں جوانی بھی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھیر دی۔

(المستدرک للحاکم کتاب التفسیر سورۃ الشعراء دار الفکر بیروت ۲/۴۰۴)

(اتحاف السادۃ المتقین بحوالہ ابن حبان والحاکم کتاب آفات اللسان الخ دار الفکر بیروت ۷/۵۰۹)

حضرت موسی علیہ السلام مددگار ہیں

کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب عزوجل نے وحی بھیجی: یاموسٰی کن للفقراء کنزاً وللضعیف حصناً وللمستجیر غیثاً اے موسیٰ! فقیروں کے لئے خزانہ ہوجا اور کمزور کے لیے قلعہ اور پناہ مانگنے والے کے لیے فریادرس

(کنز العمال مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۶/۴۸۷) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۶۰۵

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی عمر دے دی

ترمذی و حاکم حضرت ابوہریرہ اور امام احمد وابو داود طیالسی وابن سعد وطبرانی وبیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب حضرت عزت جل وعلا نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا کیا ان کی پیٹھ کو مسح فرمایا جس قدر لوگ ان کی نسل سے قیامت تک پیدا ہونے والے تھے سب ظاہر ہوگئے۔ رب عزوجل نے ہر ایک کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک نور چمکایا پھر انہیں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش فرمایا۔ عرض کی: الٰہی! یہ کون ہیں؟ فرمایا: تیری اولاد ہیں۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان میں ایک مرد کو دیکھا ان کی پیشانی کا نور ان کو بہت بھایا، عرکی: الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیری اولاد سے پچھلی امتوں میں ایک شخص داود نام ہے۔ عرض کی: الٰہی! اس کی عمر کتنی ہے؟ فرمایا: ساٹھ برس۔ عرض کی: الٰہی! اس کی عرم زیادہ فرما۔ رب جل وعلا نے فرمایا: لا الا ان تزید انت من عمرک میں

زیادہ نہ فرماؤں گا مگر یہ کہ تو اپنی عمر سے اس کی عمر میں زیادت کردے۔ (آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام کی عمر کے ہزار برس تھے۔) عرض کی: تو میری عمر سے چالیس سال اس کی عمر میں بڑھا دے۔ فرمایا: ایسا ہے تو لکھ لیا جائے گا اور مہر کر دی جائیگی اور پھر بدلے گا نہیں (نوشتہ لکھ کر ملائکہ کی گواہیاں کرائی گئیں) فلما انقضی عمر ادم الا اربعین جاءہ ملك الموت فقال ادم اولم یبق من عمری اربعون سنة قال اولم تعطها ابنك داؤد جب آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام کی عمر سے صرف چالیس برس باقی رہے یعنی نو سو ساٹھ برس گزر گئے ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام ان کے پاس آئے۔ فرمایا: کیا میری عمر سے ابھی چالیس سال باقی نہیں؟ کہا: کیا آپ اپنے بیٹے داود علیہ الصلٰوۃ والسلام کو نہ دے چکے (پھر اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام کے لیے ہزار اور داود علیہ الصلٰوۃ والسلام کے لئے سو برس پورے کردیے)

(سنن الترمذی کتاب التفسیر سورۃ الاعراف حدیث ۳۰۸۷ دار الفکر بیروت ۵ / ۵۳)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۰۶

ولی سے مدد مانگنے کا حکم

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

اذا ضل احکم شیأً واراد عوناً وهو بارضٍ لیس بها انیس فلیقل یا عبدالله اعینونی یا عبادالله اعینونی یا عبادالله اعینونی. فان لله عباداً لایراهم۔ جب تم میں کسی کی کوئی چیز گم جائے اور مدد مانگنی چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہئے یوں پکارے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔ وہ اس کی مدد کریں گے۔ والحمد للہ رب العالمین

(المعجم الاکبیر عن عتبہ بن غزوان حدیث ۲۹۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷ / ۱۱۷ و ۱۱۸)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۰۷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جہنم سے بچانے والے ہیں

ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه دعا ام کلثوم بنت علی ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنهما و كانت تحته، فوجدها تبكی فقال مایبكیك، فقال یا امیر المومنین هذا الیهودی یعنی كعب الاحبار یقول انك علی باب من ابواب جهنم فقال عمر ماشاء الله والله انی لارجو ان یكون ربی خلقنی سعیدا ثم ارسل الی كعب فدعاه فلما جاءه كعب قال یا امیر المومنین لاتعجل علی والذی نفسی بیده لاینسلخ ذوالحجة حتی تدخل الجنة فقال عمر ای شیئ هذا مرة فی الجنة مرةً فی النار فقال یا امیر المومنین والذی نفسی بیده انا لنجدك فی كتاب الله عزوجل علی باب من ابواب جهنم تمنع الناس ان یقعوا فیها فاذا مت لم یزالوا یقتحمون فیها الی یوم القیمة۔

یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ حضرت ام کلثوم دختر امیر المومنین مولی علی و بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا انہیں روتے پایا سبب پوچھا، کہا یا امیر المومنین یہ یہودی کعب احبار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجلہ ائمہ تابعین وعلمائے کتابین واعلم علمائے توراۃ سے ہیں پہلے یہودی تھے خلافت فاروقی میں مشرف باسلام ہوئے، شاہزادی کا اس وقت حالت غضب میں انہیں اس لفظ سے تعبیر فرمانا بر بنائے نازک مزاجی تھا کہ لازمہ شاہزادگی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) یہ کہتا ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہیں، امیر المومنین نے فرمایا جو خدا چاہے خدا کی قسم بیشک مجھے امید ہے کہ میرے رب نے مجھے سعید پیدا کی ہو، پھر حضرت کعب کو بلا بھیجا، انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی: امیر المومنین! مجھ پر جلدی نہ فرمائیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ذی الحجۃ کا مہینہ ختم نہ ہونے پائے گا کہ آپ جنت میں تشریف لے جائیں گے۔ فرمایا: یہ کیا بات ہے کبھی جنت میں کبھی نار میں؟ عرض کی: یا امیر المومنین! قسم اس کی

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ کو کتاب اللہ میں جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر پاتے ہیں کہ آپ لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکے ہوئے ہیں جب آپ انتقال فرمائیں گے قیامت تک لوگ نار میں گرا کریں گے۔

(کنز العمال بحوالہ ابن سعد وابی القاسم بن بشران حدیث ۳۵۷۸۷ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۵۷۰ و ۵۷۱)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۶۱۲

غزوہ تبوک کے وقت استعانۃ

بعث النبی ﷺ الی عثمان یستعینہ فی جیش العسرۃ فبعث الیہ عثمٰن بعشرۃ آلاف دینار۔ یعنی جب حضور اقدس ﷺ نے غزوہ تبوک کے لئے لشکر اسلام کو تیاری کا حکم دیا مسلمانوں پر بہت حالت تنگی وعُسرت تھی اس باب میں حضور اقدس ﷺ نے امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے استعانت فرمائی ان سے مدد چاہی، ذوالنورین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دس ہزار اشرفیاں حاضر کیں حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: اے عثمٰن! اللہ تیری چھپی اور ظاہر خطائیں اور آج سے قیامت تک جو کچھ تجھ سے واقع ہو سب کی مغفرت فرمائے، اس کے بعد عثمٰن کو کچھ پرواہ نہیں کوئی عمل کرے۔

(کنز العمال بحوالہ عد، قط حدیث ۳۶۱۸۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۳۸)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۶۱۳

حاکم ایسا ہو تو نظام ٹھیک ہو سکتا ہے

ایک مصری نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا امیر المومنین عائذ بک من الظلم۔ امیر المومنین! میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے۔ امیر المومنین نے فرمایا: عذت معاذاً، تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی۔ ہمارا مطلب تو حدیث کے اتنے ہی لفظوں سے ہو گیا، پناہ لینے والوں نے امیر المومنین کی

دہائی دی اور امیر المومنین نے اپنی بارگاہ کو سچی جائے پناہ فرمایا، مگر تتمہ حدیث بھی ذکر کریں کہ اس میں امیر المومنین کے کمال عدل کا ذکر ہے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ مصر پر امیر المومنین کے صوبیدار تھے، یہ فریادی مصری عرض کرتا ہے کہ میں نے ان کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ لگائی میں آگے نکل گیا صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دو معزز وکریم والدین کا بیٹا ہوں۔ اس کی فریاد پر امیر المومنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے۔ امیر المومنین نے مصری کو حکم دیا: کوڑا لے اور مار۔ اس نے بدلہ لینا شروع کیا۔ اور امیر المومنین فرماتے جاتے ہیں: مار دو لئیموں کے بیٹے کو۔ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب اس فریاد نے مارنا شروع کیا ہمارا جی یہ چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے۔ اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش! اپنا ہاتھ اٹھا لے۔ جب مصری فارغ ہوا امیر المومنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو بن عاص کی چندیا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی: یا امیر المومنین !ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لے چکا۔

امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: مذ کم تعبدتم الناس وولدتھم امھاتھم احرارا۔ تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنا لیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔

عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: یا امیر المومنین! نہ مجھے کوئی خبر ہوئی نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا

(کنز العمال بحوالہ ابن عبد الحکم حدیث ۳۶۰۱۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۶۶۰ و ۶۶۱)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۶۱۴

مدینہ منورہ میں قحط

خلافتِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک سال مدینہ میں قحط عظیم پڑا اس سال کا عالم الرمادہ نام رکھا گیا یعنی ہلاک وتباہی جان ومال کا سا۔ امیر المومنین نے عمرو بن العاص کو مصر میں فرمان بھیجا: یہ شقہ ہے بندہ خدا عمر امیر المومنین کی طرف سے ابن عاص کے نام سلام اما بعد فلعمری یا عمرو ما تبالی اذا شبعت انت ومن معك ان اهلك انا ومن معی فیاغوثاه ثم یاغوثاه یرددقوله. سلام کے بعد واضح ہو مجھے اپنی جان کی قسم! اے عمرو! جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ملک والے ہلاک ہو جائیں ارے فریاد کو پہنچ ارے فریاد کو پہنچ۔ اور اس کلمے کو بار بار تحریر فرمایا۔

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب حاضر کیا: یہ عرضی بندہ خدا امیر المومنین عمر کو عمرو بن عاص کی طرف سے اما بعد فیالبیك ثم یالبیك وقد بعثت الیك بعیرا اولها عندك واخرها عندی والسلام علیك ورحمة الله وبركاته . بعد سلام معروض حضور میں بار بار خدمت کو حاضر ہوں پھر بار بار خدمت کو حاضر ہوں میں نے حضور میں وہ کارواں روانہ کیا ہے جس کا اول حضور کے پاس ہوگا اور آخر میرے پاس اور حضور پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں۔ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کارواں حاضر کیا کہ مدینہ طیبہ سے مصر تک یہ تمام منزلہائے دوراز اونٹوں سے بھری ہوئی تھیں یہاں سے وہاں تک ایک قطار تھی جس کا پہلا اونٹ مدینہ طیبہ میں تھا اور پچھلا مصر میں، سب پر اناج تھا، امیر المومنین نے وہ تمام اونٹ تقسیم فرمادیے ہر گھر کو ایک ایک اونٹ مع اپنے بار کے عطا ہوا کہ اناج کھاؤ اور اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت کھاؤ، چربی کھاؤ، کھال کے جوتے بناؤ، جس کپڑے میں اناج بھرا تھا اسکا لحاف وغیرہ بناؤ۔ یوں اللہ عزوجل نے لوگوں کی مشکل دفع کی، امیر المومنین حمد بجالائے۔

(المستدرک للحاکم کتاب الزکوۃ دار الفکر بیروت ۱/۴۰۵)

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۶۱۵

ایمان والدین مصطفی ﷺ ورضی اللہ عنہما

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہوا، حجۃ الوداع میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب عقبہ حجون پر گزر ہوا حضور اشکبار ورنجیدہ ومغموم ہوئے، پھر تشریف لے گئے، جب لوٹ کر آئے چہرہ بشاش تھا اور لب تبسم ریز، میں نے سبب پوچھا، فرمایا، میں اپنی ماں کی قبر پر گیا اور خدا سے عرض کیا کہ انہیں زندہ کر دے، وہ قبول ہوئی، اور وہ زندہ ہو کر ایمان لائیں اور پھر قبر میں آرام کیا۔ عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت حج بنا رسول الله ﷺ فمر بی علی عقبة الحجون وهو باك حزین مغتم ثم ذهب وعاد وهو فرح متبسم فسألته فقال ذهبت الی قبر امی فسألت الله ان یحییها فأمنت بی وردها الله . حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ہمراہ حج کیا، جب عقبہ حجون پر پہنچے تو رو رہے تھے اور غمگین تھے، پھر آپ کہیں تشریف لے گئے، جب واپس آئے تو مسرور تھے اور تبسم فرما رہے تھے۔ فرماتی ہیں میں نے سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: میں اپنی ماں کی قبر پر گیا تھا، میں نے اپنے اللہ سے سوال کیا، اس نے ان کو زندہ کیا، وہ ایمان لائیں اور پھر انتقال فرما گئیں۔

(الخصائص الکبریٰ بحوالہ الخطیب باب ماوقع فی حجۃ الوداع الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۲/۴۰) فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۲۳۷

امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ماننے کے ساتھ آپ کے عقائد کو مانیں تو کام بنے گا الحمد للہ عزوجل یہ کتاب ۲ بج کر ۱۰ منٹ پر رات کو ختم ہوئی ۲۷ جولائی ۲۰۱۶ اللہ تبارک وتعالی کی پاک

بارگاہ میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کو نیست و نابود فرمائے اور ساری دنیا کے اہلِ اسلام کی حفاظت فرمائے۔

الصلوۃ و السلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ وعلی آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی مرۃ
فتح اللہ لہ بابا من العافیہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ھدایت پہ لاکھوں سلام

صلو علی الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ ضیاء احمد القادری الرضوی

ناشر
طلع البدر علینا

مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام   شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

درود شریف پڑھنا ایک ایسی عبادت ہے جو قبول ہی قبول ہے جب کہ پڑھنے والا عاشق ہو اگر درود بھی پڑھے اور رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی خاموشی سے سن لے تو اس کا درود پڑھا ہو امردود ہے مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم نے جو بھی حاصل کیا وہ درود کے وسیلے سے کیا ہے امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ استغفار پڑھا جائے یا درود؟ تو آپ نے فرمایا اگر استغفار پڑھو گے تو گناہ معاف ہوں گے اگر درود پڑھو گے تو ایک با درود پڑھنے پر ۱۰ گناہ معاف اور ۱۰ درجے بلند ہوں گے اور ۱۰ بار اللہ تعالی کی طرف سے رحمت نازل ہوگی سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ کیا وجہ ہے جب درود پڑھتے ہیں جنت [illegible]تی ہے؟ تو آپ نے جواب دیا جنت رسول اللہ ﷺ کے نور مبارک سے پیدا ہوئی ہے جب [illegible]نتی ہے تو خوشی سے وسیع ہو جاتی ہے، حضرت اسماعیل شاہ صاحب بخاری المعروف کرمانوالے [illegible]کار رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ اسم اعظم کیا ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ درود شریف اسم اعظم ہے

یہ موتی جمع کیسے کئے؟

یہ درود شریف پڑھنے کی ترغیب دلانے والے جملے میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں ایک جگہ اسٹیکر لگا دیکھا تو اس کو لکھ لیا پھر شوق اور زیادہ ہو گیا یہ جملے ہوٹلوں پر دکانوں پر مکہ مکرمہ میں بھی اور مدینہ منورہ میں بھی جہاں کہیں بھی دیکھتا یاد کر لیتا جب مکان پر واپس آتا لکھ لیتا اور کچھ جملے میرے دوست جو کہ عربی ہیں یمن، شام، مصر، ترکی اور مدینہ منورہ کے وہ بھیجتے رہے میں جمع کرتا رہا آج سارے جمع کر کے سب کا ترجمہ کر دیا تاکہ قارئین حضرات بھی لطف اندوز ہو سکیں یہ

سارے جملے عربوں کے ہیں اس سے ان کی جو درود سے محبت ہے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اللہ تعالی ہم کو درود شریف کثرت سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے

صلوٰ علی الحبیب ﷺ

درود پڑھو خوش بخت ہو جاؤ گے

قسما بنور مصطفی وجماله   لم یخلق الرحمن مثل صفاته

یاعاشقین محمدا وجماله   صلوا علیه فتسعدو بصلاته

ترجمہ مجھے قسم ہے نور مصطفی و جمال مصطفی ﷺ کی اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کی مثل پیدا ہی نہ فرمایا اے عاشقان مصطفی و عاشقان جمال مصطفی ﷺ رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ پر[illegible] پڑھو درود کی ہی برکت سے نیک بخت ہو جاؤ گے

صلوا علی الحبیب ﷺ

درود ہی وسیلہ ہے بخشش کا

حب النبی علی الانام فریضة   لاتنسی ذکر الهاشمی الاکرم

ان الصلوة علی النبی وسیلة   فیها النجاة لکل عبد مسلم

صلوا علی القمر المنیر فانه   نور تبدی فی الغمام المظلم

ترجمہ رسول اللہ ﷺ کی محبت لوگوں پر فرض ہے نبی ہاشمی اور سب سے زیادہ عزت والے محبوب ﷺ کو یاد کرنا نہ بھول

نبی مکرم ﷺ پر درود پڑھنا ہر مسلمان کی نجات کا وسیلہ ہے

درود پڑھو نور بانٹنے والے چاند پر بے شک وہی نور ہیں جو گھٹا ٹوپ اندھیروں میں روشنی بانٹتے ہیں

صلوا علی الحبیب ﷺ

درود سے غم ختم ہو جاتے ہیں

اذا ضقت بالعیش الکئیب   فبادر بالصلاۃ علی الحبیب

فما صلی الحزین علیہ الا   اتاہ اللہ بالفرج القریب

ترجمہ اگر زندگی کی پریشانیوں سے تنگ ہو گیا ہے تو جلدی کر حبیب کریم ﷺ پر درود پڑھ جس جس غمگین شخص نے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا ہے اللہ تعالی نے اس کی تمام پریشانیاں دور کر دی ہیں

صلوا علی الحبیب ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے ذکر مبارک سے دل زندہ ہو جاتے ہیں

یاسیدی یارسول اللہ

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب   بمدح الحبیب تحی القلوب

ترجمہ خبردار لوگو اللہ تعالی کے ذکر سے دل اطمنان حاصل کرتے ہیں حبیب کریم ﷺ کی مدح کرنے سے مردہ دل زندہ ہو جاتے ہیں

صلوا علی الحبیب ﷺ

اگر تو پریشان ہے تو درود پڑھ

ان ضاق صدرك بالكدر   صل علی خیر البشر

ترجمہ اگر تیرا سینہ پریشانیوں کی وجہ سے تنگ ہے تو امام الانبیاء ﷺ پر درود پڑھ

صلوا علی الحبیب ﷺ

دن کی ابتداء درود سے کرو

ابداء یومك بالصلوۃ علی النبی لکریم ﷺ

ترجمہ اپنے دن کی ابتداء نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ کر کرو

صلوا علی الحبیب ﷺ

صبح ایسے نہ کرو مگر

لایحلو الصباح الا بالصلوۃ علی النبی الکریم ﷺ

ترجمہ صبح نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ کر کرو

صلوا علی الحبیب ﷺ

اپنی شام کو درود کے ساتھ معطر کرلو

عطرو مسائکم بالصلوۃ علی رسول اللہ ﷺ

ترجمہ   اپنی شام کو رسول اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے ساتھ معطر کرلو

صلوا علی الحبیب ﷺ

دنوں کو معطر کرو درود کے ساتھ

طھروا افواھکم من الغیبۃ بالاستغفار   وطیبوا مجالسکم عن اللغو بالاذکار وعطروا ایامکم بالصلوۃ والسلام علی النبی المختار ﷺ

ترجمہ اپنے مونہوں کو پاک رکھو غیبت سے استغفار کے ساتھ اور مجالس کو پاک رکھو فضول باتوں سے ذکر کے ساتھ اور اپنے دنوں کو خوشبودار رکھو نبی مختار ﷺ پر درود پڑھنے کے ساتھ

درود ایک آفتاب ہے

ان الصلوۃ شمس لاتغیب ترجمہ   درود شریف ایک ایسا آفتاب ہے جو کبھی غروب نہیں ہوتا

صلوا علی الحبیب ﷺ

اے عاشقو

یا احباب رسول اللہ ﷺ صلوا علیہ

اے رسول اللہ ﷺ کے عاشقو رسول اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو

صلّوا علی الحبیب ﷺ

ایک ریڑھی والا

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے باہر ایک بچہ جو ریڑھی پر سودا فروخت کر رہا تھا اس کی ریڑھی پر ایک جملہ لکھا تھا جس نے ایمان کو بہت جلا بخشی صلی علی الحبیب ----قلبك یطیب حبیب پاک ﷺ پر درود پڑھو آپ کا دل خوش ہو جائے گا

صلّوا علی الحبیب ﷺ

ایک خوبصورت دعا

اللهم اجعل ليلة القدر من نصيب من صلى على اشرف الخلق محمد ﷺ ترجمہ یا اللہ لیلۃ القدر اس شخص کے نصیب میں کر دے جو درود پڑھتا ہے رسول اللہ ﷺ پر جو ساری مخلوق میں زیادہ بزرگی وشرف والے ہیں

صلّوا علی الحبیب ﷺ

اس دل کو منور کر دے

اللهم نور قلب من صلى النبي محمد ﷺ

ترجمہ یا اللہ ہر اس شخص کا دل نور سے بھر دے جو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا ہے

صلّوا علی الحبیب ﷺ

اس دل کو نیک بخت کر دے

اللهم اسعد قلب من صلى النبي لكريم ﷺ

ترجمہ اے اللہ اس دل کو نیک بخت کر دے جو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا ہے.

صلّوا علی الحبیب ﷺ

درود لازمی پڑھو

ایک جگہ یہ عبارت دیکھی

انت في القلب يا حبيبي يا رسول الله يا شفيعي يا محمد

یا رسول اللہ یا حبیب اللہ آپ میرے دل میں ہیں اے میری شفاعت فرمانے والے اے اللہ کے رسول

عشاق الحبيب محمد صلوا عليه وسلموا ﷺ التزموا بالصلوة على النبي ﷺ اے حبیب محمد ﷺ کے عاشقو آپ پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو اے نبی کریم ﷺ کے عاشقو آپ درود لازمی پڑھو

صلّوا علی الحبیب ﷺ

درود پڑھو اس محبوب پر

صلوا على من بكى شوقا لرؤيتنا محمد رسول الله ﷺ

ترجمہ درود پڑھو اس ذات گرامی محمد رسول اللہ ﷺ پر جو ہمیں دیکھنے کے شوق میں آنسو بہاتے تھے

صلّوا علی الحبیب ﷺ

درود پڑھو کامیاب ہو جاؤ گے

اکثروا من الصلوة على محمد ﷺ تكونوا من الفائزين

ترجمہ رسول اللہ ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھو کامیاب ہو جاؤ گے

صلّوا علی الحبیب ﷺ

جواب ملتا ہے

مدینہ منورہ میں ایک جگہ اسٹیکر پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی

الرسول ﷺ حی فی قبرہ یرد علیك السلام صلوا علی الحبیب ﷺ

ترجمہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور تیرے سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں

اے غلاموں حبیب کریم ﷺ پر درود پڑھو

یہ پھول درود پڑھنے والوں کے لئے ہیں

ایک جگہ ایک تصویر دیکھی ایک باباجی پھول لئے بیٹھے ہیں اور اوپر لکھا تھا

ھذا الورد للمصلین علی محمد وعلی آل محمد واصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

ترجمہ یہ پھول ان کے لئے ہیں جو رسول اللہ ﷺ پر اور آپکی آل واصحاب پر درود پڑھتا ہے

صلوا علی الحبیب ﷺ

محب بخیل نہیں ہوتا

یامن تحب محمدا اعلیہ تبخل بالصلوۃ؟

اے وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کرتا ہے تو درود پڑھنے میں بخل کیوں کرتا ہے؟

صلوا علی الحبیب ﷺ

ہمارے دلوں کے نور

یا احباب رسول اللہ ﷺ صلوا علی نور قلوبنا محمد ﷺ

ترجمہ اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کرنے والو درود پڑھو محمد ﷺ کی ذات اقدس پر جو ہمارے دلوں کا نور ہیں

صلوا علی الحبیب ﷺ

جس امت کے قائد محمد ﷺ ہوں

لن تھزم امة قائدھا محمد ﷺ یا امة صلی علی قائدك

صلو علی الحبیب ﷺ

وہ امت ہرگز شکست نہیں کھا سکتی جن کے پاس قائد محمد مصطفی ﷺ ہوں اے امت تو درود پڑھ اپنے عظیم قائد پر

صلوا علی الحبیب ﷺ

آج ہی درود پڑھ اس محبوب پر

فی یوم من الایام سیتخلی عنك الجمیع ویاتی رسول اللہ ﷺ یشفع لك فلا تنسی الصلوۃ علیہ

ترجمہ ایک دن آئے گا جب سارے تجھے چھوڑ جائیں گے اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ تیرے پاس آئیں گے اور تیری شفاعت فرمائیں گے پس تجھے بھی چاہئے کہ تو درود پڑھنا نہ بھولے

صلوا علی الحبیب ﷺ

اے عطر تلاش کرنے والے

یامن بحثت من العطور جمیلھا   لیکون عطرك فی الانام نسیما
ھل لی بان اھدیك عطرا فاخرا   وھو الدواء اذا غدوت سقیما
ھو قول رب الخلق فی قرآنہ   صلوا علیہ وسلموا تسلیما

ترجمہ اے وہ شخص جو خوبصورت عطر تلاش کرتا ہے تاکہ تیرا عطر لوگوں میں صبح کی ہوا کی ترح عمدہ ہو مجھے اجازت ہو تو میں تجھے تحفہ میں ایک عطر ایسا کہ جس پر فخر ہو سکے پیش کروں اور عطر بھی ہو اور دواء بھی ہو جب تو بیمار ہو

تو لے سن وہ اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے جو مخلوق کے نام ہے اے ایمان والو نبی پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو

صلوا علی الحبیب ﷺ

ابھی درود پڑھ

ایک جگہ ایک اسٹیکر دیکھا ایک بچے نے انگلی سے اشارہ کیا ہوا ہے اور اوپر لکھا ہوا تھا

صلوا علی النبی حالا

ترجمہ نبی کریم ﷺ پر ابھی درود پڑھو

صلّوا علی الحبیب ﷺ

اے شفاعت کے امیدوارو

یا من ترجون شفاعته صلوا علیه وسلموا تسلیما

ترجمہ اے وہ لوگو جو رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے امیدوار ہو آپ پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجو

صلّوا علی الحبیب ﷺ

اپنے شفاعت فرمانے والے محبوب پر درود پڑھو

صلِّ علی شفیعك یوم القیامة ﷺ

ترجمہ اپنے شفاعت فرمانے والے محبوب پر درود پڑھو

صلّوا علی الحبیب ﷺ

جب تک زندہ رہوں درود پڑھتا رہوں

اللهم وفقنی ما عشت للصلوة علی النبی ﷺ

ترجمہ اے اللہ مجھے توفیق دے جب تک میں زندہ رہوں نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا رہوں

صلّوا علی الحبیب ﷺ

ہمیشہ درود پڑھو

ادم الصلوة علی النبی محمد   فقبولها حتما بدون تردد

اعمالنا بین القبول وردها   الا الصلوة علی النبی محمد

ترجمہ نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ پر درود ہمیشہ پڑھو یہ یقینی طور پر قبول ہے بغیر شک کے ہمارے اعمال ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ قبول ہیں یا مردود ہیں سوائے نبی کریم ﷺ پر پڑھے ہوئے درود کے

صلّوا علی الحبیب ﷺ

اے مدینہ منورہ جانے والو

یا راحین الی المدینه بلغوا منی السلام لاحمد وآله

ترجمہ اے مدینہ منورہ جانے والو میری طرف سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل کو میرا سلام پہنچا دینا

صلّوا علی الحبیب ﷺ

مجھے بہت غم ہوتا ہے

کم احزن عند ما اقول صلوا علی الحبیب فلا اجد احد یصلی علیه

ترجمہ مجھے بہت غم ہوتا ہے جب کہتا ہوں کہ درود پڑھو حبیب ﷺ پر اور کوئی بھی درود نہ پڑھے

صلّوا علی الحبیب ﷺ

کلام کا عطر کیا ہے؟

لو کان للکلام عطر الکانت الصلوة علی النبی اجمل العطور

ترجمہ اگر کلام کا کوئی عطر ہے تو سب سے خوبصورت عطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ہے

صلّو علی الحبیب ﷺ

اے عطار مدینہ منورہ میں مشک و عنبر نہ بیچ

یا بائعا فی ارض طیبة عنبرا   بجوار احمد لا تبیعن عنبرا

ان الصلوة علی النبی تعطر   یشدو بھا من رام ان یتعطرا

اے وہ شخص جو مدینہ منورہ میں مشک و عنبر بیچتا ہے رسول اللہ ﷺ کے پڑوس میں عنبر نہ بیچ بے شک نبی ﷺ پر درود پڑھنا تو خوشبودار کر دیتا ہے

صلو علی الحبیب ﷺ

اپنے جمعہ کو معطر کرو

عطّر جمعتك بالصلوة على النبي ﷺ

ترجمہ اپنے جمعہ کو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ کر خوشبودار کرو

صلو علی الحبیب ﷺ

اپنے منٹوں کو بھی مزین کرلو

زینوا هذه الدقيقة بالصلوة على النبي ﷺ

ترجمہ اپنے ان منٹوں کو مزین کرلو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر

صلو علی الحبیب ﷺ

کیا آج آپ نے درود پڑھا ہے؟

مکہ مکرمہ میں ایک ہوٹل میں دیکھا اسٹیکر پر لکھا تھا

هل صليت على الرسول ﷺ اليوم ؟

ترجمہ کیا آج آپ نے رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھا؟

صلو علی الحبیب ﷺ

کیا کوئی درود پڑھنے والا ہے

مکہ مکرمہ میں ایک دیوار پر اسٹیکر لگا تھا جس پہ لکھا تھا

هل من مصل على رسول الله ﷺ ؟

ترجمہ کیا کوئی رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے والا ہے؟

صلوا علی الحبیب ﷺ

اس امت کے سراج

سراج هذه الامة محمد ﷺ فلا تنسى الصلوة عليه

ترجمہ اس امت کے سراج محمد ﷺ ہیں پس تو آپ پر درود پڑھنا نہ بھول

صلوا علی الحبیب ﷺ

جو مغفرت چاہتا ہے درود پڑھے

من اراد غفران الذنوب وكفاية الهموم فليكثر من الصلوة على النبي ﷺ ترجمہ جو شخص گناہوں کی مغفرت چاہتا ہے اور اور یہ چاہتا ہے کہ غم ختم ہوں تو کثرت کے ساتھ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے

صلوا علی الحبیب ﷺ

اس محبوب پر درود بھیجو

صلوا على من علّمنا حب الله عز وجلّ وصلى الله عليه وسلم

ترجمہ اس ذات گرامی پر درود بھیجو جس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت سکھائی

صلوا علی الحبیب ﷺ

اگر تو برکت چاہتا ہے

ان ترد البركة صل على النبي ﷺ

ترجمہ اگر تو چاہتا ہے کہ برکتہ تجھے حاصل ہو تو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ

صلّوا علی الحبیب ﷺ

درود ہو آپ پر

صلی الله علیك یارسول الله

اسمك فی قلبی مستحیل الزمن یمحیه حتی وانا فی قبری یموت قلبی واسمك فیه ترجمہ اللہ تعالی کا درود ہو آپ پر آپکا نام میرے دل میں ہے یہ ناممکن ہے کہ زمانہ اسے مٹا سکے یہاں تک کہ یارسول اللہ میں مر کر قبر میں چلا گیا تو آپ کا نام مبارک میرے دل میں ہوگا

صلّوا علی الحبیب ﷺ

اے پاک لوگو درود پڑھو

صلوا یا طیبین علی الصادق الامین ﷺ

ترجمہ اے پاک لوگو نبی صادق وامین ﷺ پر درود پڑھو

صلّوا علی الحبیب ﷺ

تو چپ بیٹھا ہوا ہے

انت قاعد ساکت طیب ما تصلی علی النبی ﷺ

ترجمہ آپ چپ بیٹھے ہوئے ہیں کتنا اچھا ہوتا کہ آپ نبی ﷺ پر درود پڑھتے

صلّوا علی الحبیب ﷺ

بخیل نہ بنو

لا تکن ابخل الناس صلِّ علی رسول الله ﷺ

ترجمہ لوگوں میں بڑے بخیل نہ بنو رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ پر درود پڑھو

صلّوا علی الحبیب ﷺ

امتی امتی پکارنے والے محبوب ﷺ پر درود پڑھو

صلوا علی من ینادی یوم القیامة امتی امتی درود پڑھو اس ذات گرامی پر جو قیامت کے دن امتی امتی پکار رہے ہوں گے

صلّوا علی الحبیب ﷺ

تا کہ دل پاک ہو جائے

صلّوا علی الحبیب حتی القلب یطیب

درود پڑھو حبیب کریم ﷺ تا کہ تمہارا دل پاک ہو جائے

صلّوا علی الحبیب ﷺ

اگر تیرے گناہ زیادہ ہو گئے ہیں تو۔۔۔

وان کانت ذنوبك لیس تحصی تکفر بالصلوة علی محمد

ترجمہ اگر تیرے گناہ زیادہ ہو گئے ہیں تو رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھ کر ان کو مٹا دے

صلوا علی الحبیب ﷺ

درود پڑھنے سے نیکیاں دوگنا ہو جاتی ہیں

فما تضاعف الحسنات الا بتکرار الصلوة علی محمد

ترجمہ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے سے ہی نیکیاں دوگنا ہوتی ہیں

صلوا علی الحبیب ﷺ

جب رسول اللہ ﷺ تیرا نام لیکر پکاریں گے

اجمل لحظه حین ما ینادك النبی ﷺ باسمك فتسئله کیف عرفت اسمی یارسول الله فیخبرك بصلوتك علیّ کنت تصلی ترجمہ وہ لمحہ سب سے حسین ہوگا جب رسول اللہ ﷺ تجھے تیرا نام لے کر پکاریں گے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ سے عرض

کرے گا یارسول اللہ آپ مجھ غریب کا نام کیسے جانتے ہیں؟

تو اس وقت رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمائیں گے تیرے اس درود کی وجہ سے جو تو دنیا میں مجھ پر پڑھا کرتا تھا

صلوا علی الحبیب ﷺ

جسکا کوئی پیر نہ ہو

قال الکثیر من ائمة الطرق الصوفية

ان الاشتغال بالصلوة على النبي ﷺ من اعظم اسباب الفتح على العبد وانها تقوم مقام الشيخ فى التربية وقد وصل بها الى معرفة الله تعالى كثيرا من العارفين ولم يكن لهم شيخا غير ذلك

ترجمہ بہت سارے ائمہ صوفیہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے میں مشغول رہنا یہ انسان کے لئے فتح کے عظیم اسباب میں سے ہے اور یہ درود شریف اس شیخ کے قائم مقام ہے جو اپنے مرید کی تربیت کرتا ہے اور بہت سارے اللہ تعالی کے عارف لوگوں کو اللہ تعالی کی معرفت ہی درود کے سبب حاصل ہوئی ہے حالانکہ ان کا کوئی پیر اس کے علاوہ نہ تھا

صلوا علی الحبیب ﷺ

جب تک درود نہ پڑھو۔۔۔۔۔

ایک جگہ ایک دروازے پر ایک اسٹیکر لگا دیکھا جس پر لکھا تھا

ممنوع الدخول قبل ان تصلی علی رسول اللہ ﷺ

ترجمہ اس وقت تک داخل ہونا منع ہے جب تک تم رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھ لو

صلوا علی الحبیب ﷺ

میں تو اپنی صبح ایسے کروں گا

سافتتح صباحی بالصلوة علی اشرف الخلق نبینا محمد ﷺ

ترجمہ میں تو اپنی صبح کا افتتاح ساری مخلوق میں سے بزرگ ترین ہستی ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ پر درود پڑھ کر کروں گا

صلوا علی الحبیب ﷺ

جو شرح صدر چاہتا ہے

من اراد انشراح الصدر وغفران الذنوب وتفريج الكرب وذهاب الهم فاليكثر من الصلوة على النبي ﷺ

ترجمہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ شرح صدر ہو اور گناہ معاف ہوں اور پریشانیاں دور ہوں اور غم ختم ہو جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ کثرت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے

صلوا علی الحبیب ﷺ

اے گھر میں داخل ہونے والے

ایک گھر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا

یاداخل الدار صلّ علی النبی المختار وعلی آله الاطهار وعلی اصحابه الاخیار ترجمہ اے گھر میں داخل ہونے والے درود پڑھ نبی مختار ﷺ پر اور آپ کی پاک آل پر اور صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین پر

صلوا علی الحبیب ﷺ

مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمع بزمِ ھدایت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ کتاب کی دیگر کتب

1	وعظ کرنے والی انگوٹھیاں
2	غزوۂ تبوک
3	اسلام اور عورت
4	اسلام اور کھیل
5	کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟
6	فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہلِ اسلام کے نام اہم پیغام
7	میلادِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
8	قلم کا ادب
9	اعلیٰ حضرت اور ردِ سائنس
10	مسجد ضرار اور اس کے نمازی
11	اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
12	اسلامی معیشت 326
13	طلع البدر علینا
14	قربانی کے فضائل و مسائل

مولانا حافظ ضیاء احمد قادری کی دیگر کتابیں

۱ وعظ کرنے والی انگوٹھیاں
۲ غزوہ تبوک
۳ اسلام اور عورت
۴ اسلام اور کھیل
5 کیا میلاد اور کرسمس ایک ہے
۶ فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام
۷ میلاد سید المرسلین ﷺ
8 قلم کا ادب
9 اعلیٰ حضرت اور سائنس
۱۰ مسجد ضرار اور اسکے نمازی
۱۱ اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
۱۲ اسلامی معیشت
۱۳ طلع البدر علینا
۱۴ اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات
15 قربانی کے فضائل و مسائل

فیلکن ایڈوٹائزر